www.KitaboSunnat.com

مصنف

علامہ غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

نظامیہ کتاب گھر

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اردو میں نحو میر کی معرکۃ الآراء شرح

علماء وطلباء کے لئے یکساں مفید

البشیر

شرح

نحو میر

تالیف

امام النحو حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی قدس سرہ القوی

۱۳۱۷ھ — ۱۳۹۸ھ

۱۹۰۰ء — ۱۹۷۸ء

نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

فون نمبر: 0301-4377868

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب ...... البشیر بشرح نحو میر

تالیف ...... امام النحو حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی قدس سرہ القوی

کمپوزنگ ...... محمد ماجد نقشبندی (0345-6988545)

تعداد 1100

صفحات 404

تاریخ اشاعت ...... اگست 2012ء/رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

ناشر ...... نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

ملنے کے پتے:

☆ مکتبہ اہل سنت جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

☆ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور

☆ شبیر برادرز اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ علامہ فضل حق خیر آبادی دربار مارکیٹ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُسنِ ترتیب (البشیر بشرح نحو میر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

تمام تعریفیں اس ذات والاصفات کے لئے ہیں جو خالق کائنات اور رب العالمین ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو ہر اس چیز کے ساتھ مزین اور خوبصورت بنا دیا ہے جو ان کی شان کے مناسب اور حال کے مطابق تھی۔ اور درود و سلام اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی، ازواج اور صحابہ پر الف الف مرہ ہو۔

امام النحو صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی علیہ الرحمۃ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے ہر میدان میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور اہل سنت و جماعت کو عظیم فائدہ پہنچایا۔ جہاں آپ نے ہزاروں شاگرد اپنی یادگار کے طور پر چھوڑے، وہاں آپ نے کافی کتب بھی یادگار چھوڑیں۔

ان کتب میں سے علم نحو میں مبتدی طالب علموں کے لئے دریکتا "البشیر شرح نحو میر" بھی ہے۔ جو آپ کے علم و فضل کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس میں آپ نے جہاں نحو میر کے مسائل کو آسان فہم بنا دیا ہے، وہاں نحو میر کی بعض اردو شروحات میں اغلاط کی نشاندہی بھی کی ہے اور طلباء کو گمراہ ہونے سے بچا لیا۔

اسی افادیت کے پیش نظر ہم نے اس کتاب کو کمپیوٹرائزڈ اور عمدہ چھپائی سے مزین کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرح علم دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

خادم العلماء والطلباء
حافظ محمد داؤد چترالی

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور صدر العلماء قدس سرہ کے علمی کارنامے

سقراط کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ سڑکوں پر پھرا کرتا تھا اور لوگوں سے مختلف قسموں کے سوالات کرتا تھا۔ لوگ جب اس کے سوالات کا جواب دینے سے اپنا عجز ظاہر کرتے تھے، وہ انہیں خود جواب بتا دیتا تھا۔ اسی طرح وہ اپنی سعی سے ان کی معلومات میں اضافہ کیا کرتا تھا اور اپنے کو "عقل پیدا کرنے والی دائی" کہا کرتا تھا۔

یہ قدیم یونان کی بات ہے۔ آج کے دور میں کون اس طرح خود سڑکوں پر پھرتا ہوا لوگوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے گا؟ آج کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی کسی "عالم" سے ایسا سوال کر بیٹھے جس کا جواب ان کے ذہن میں حاضر نہ ہو تو انہیں فوراً غصہ آجائے۔ اگر کہیں علماء کرام کے درمیان میں کوئی ایسا مسئلہ آجائے جسے وہ "لاینحل" سمجھتے ہوں اور کوئی شخص اس کا حل بتا دے تو فوراً اُن حضرات کے چہروں کا رنگ اتر جائے۔

ایسے ہی زمانے کی بات ہے، جب کوئی طالب علم خواہ وہ مدرسے کا طالب علم ہو یا کوئی عالم دانش جو حضور صدر العلماء استاذ الاساتذہ بحر العلوم علامہ الحاج الشاہ سید غلام جیلانی صاحب قبلہ قدس سرہ کی بارگاہ میں کوئی سوال لے کر پہنچتا تھا، آپ انتہائی شفقت ومحبت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اس کا استقبال فرماتے تھے اور جب اس کے سوال کا جواب دیتے تو معلوم ہوتا تھا کہ کوئی سمندر جوش میں آگیا ہے اور موتی بکھیر رہا ہے۔

آپ بخاری شریف کا درس دینے میں بھی ہمیشہ "کیف" کا لحاظ فرماتے "کم" کے کم ہونے کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے جس انداز پر بخاری شریف کی شرح فرمائی ہے اسی انداز پر بخاری شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا درس ہوتا تھا۔ایک ایک حدیث شریف کا درس ہفتہ ہفتہ بھر، دس دس روز جاری رہتا تھا، کسی روز صرف ونحو پر گفتگو ہورہی ہے تو کسی روز صرف بلاغت پر کسی روز صرف مسائل فقہیہ پر گفتگو ہورہی ہے تو کسی روز صرف تصوف پر، کسی روز اس حدیث سے مذہب اہلسنت کے احقاق پر کلام ہورہا ہے تو کسی روز اس حدیث شریف سے متعلق بدمذہبوں کی تقریر کا رد ہورہا ہے۔

درسی کتب کے مطالعہ کے دوران میں طلبہ کے ذہن میں مختلف شبہات پیدا ہوتے ہیں۔مطالعہ کے وقت شروح وحواشی دیکھنے سے جہاں معلومات میں اضافہ ہوتا ہے، بہت سے اشکالات دفع ہوجاتے ہیں، وہاں بہت سے نئے اشکالات پیدا بھی ہوجاتے ہیں۔ایسے شبہات اور اشکالات کے بارے بوجھل ذہن صبح جب حضور صدر العلماء کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تھا اور درس جاری ہوجاتا تھا، یہ محسوس ہونے لگتا تھا کہ دھوپ میں طویل سفر سے تھکا ہوا مسافر ایک عظیم سایہ دار درخت کے ٹھنڈے سایہ میں آکر سکون وراحت کی سانس لے رہا ہے۔مطالعہ میں آئے ہوئے تمام امور ایک ایک کرکے اس کے سامنے آرہے ہیں۔ذہن کو بوجھل کردینے والے تمام عقدے ایک ایک کرکے حل ہوتے جارہے ہیں اور ایسے ایسے نئے انکشافات سامنے آرہے ہیں جن کی طرف سے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا پڑ رہا ہے۔ جیسے وہ اشارہ حسیہ کو قبول کرنے والے امور ہوں، یہاں نہ حدیث کی تخصیص ہے نہ فقہ کی، نہ نحو کی قید، نہ بلاغت کی، نہ منطق کی شرط، نہ فلسفہ کی۔یہ تھا آپ کے تبحر علم کا عالم۔

اس زمانے کا تو حال یہ ہے کہ اگر کسی مدرس صاحب میں صلاحیت ہوتی بھی ہے تو وہ اپنے طالب علم کو باصلاحیت بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔لیکن حضور صدر العلماء قدس سرہ ہمیشہ اس کے لئے سعی بلیغ فرماتے تھے کہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شاگرد با صلاحیت ہو اور یہی سبب تھا کہ وہ علم نحو کی کتب میں زیادہ محنت کرنے کے لئے ہمیشہ اپنے تلامذہ کو ہدایت فرماتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اس علم کو اچھی طرح حاصل کر لینے سے دوسرے علوم کی طرف ہدایت حاصل ہو جائے گی۔ کیا آپ نے سنا نہیں کہ نحوی فراء یہ کہتے تھے کہ ایک علم کی مہارت سے دوسرے علوم کی تحصیل میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اس پر ان سے حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سوال کیا کہ اگر ایک شخص پر نماز میں ایک بار سجدہ سہو واجب ہو جائے اور سجدہ سہو کرتے ہوئے پھر سجدہ سہو واجب ہو جائے تو وہ دو بار سجدہ سہو کرے گا یا صرف ایک، اس کا ایک ہی بار سجدہ سہو کرنا کفایت کرے گا۔ اس پر امام نحو فراء نے یہ جواب دیا کہ ایک ہی سجدہ کفایت کرے گا۔ اس پر امام محمد صاحب نے یہ دریافت کیا کہ آپ نے علوم عربیہ کے کس مسئلے پر قیاس کر کے یہ فرمایا۔ آپ نے جواب دیا تصغیر کی تصغیر نہیں ہوتی ہے۔

حضور صدر العلماء قدس سرہ کے علم نحو کی صحیح تعلیم پر زور دینے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ اس کے بغیر کلام عربی کے صحیح معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ عربی نحو تو غلط عربی کا مفہوم غلط ہی سمجھتا تھا۔ جاحظ نے البیان والتبیین میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے کسی اعرابی سے کہا کَیْفَ اَھْلِکَ (مراد یہ تھی کہ تمہارے اہل وعیال کیسے ہیں) وہ سائل کی مراد نہ سمجھ سکا بلکہ وہی سمجھا جو ان لفظوں کا مفہوم اس صورت میں ہوتا ہے۔ یعنی میں کیسے مروں۔ چنانچہ اس نے جواب دیا "صلبا" سولی پر چڑھ کر۔

علم نحو پر زیادہ زور دینے کا سب سے اہم سبب یہ تھا کہ اس کے بغیر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا سمجھنا مشکل ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "بدعت بدعت" چلانے والے دیوبندیوں کی سرکوبی کے لئے شامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بدعت کی پانچ قسموں کا ذکر کرتے ہوئے بدعت واجبہ کی مثال میں لکھا ہے، علم نحو کا سیکھنا کہ کتاب وسنت کا مفہم ہے۔اس سے واضح ہو گیا کہ علم نحو کی صحیح تعلیم کے بغیر قرآن وحدیث کا سمجھنا دشوار ہے تو جس کے بغیر سرمایۂ حیات سے محروم ہو جانا پڑے اس پر زور دینا کس قدر اہم ہو گا۔

جیسا کہ حضور صدر العلماء قدس سرہ نے اپنی تصنیفات میں متعدد مقامات پر فرمایا ہے اکابر دیوبند نے اپنے شیخ حضرت الحاج الشاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں گستاخیاں کیں اور اس کی وجہ سے ان پر راہ حق مسدود کر دی گئی۔یہ اکابر اوران کے اصاغر کفر تک تجاوز کر گئے۔ان کے پاس نہ ایمان رہ گیا نہ عقل۔ایسے عالم میں ان لوگوں نے فنون مختلفہ کی کتب پر شروح وحواشی چڑھائے۔نتیجے میں اغلاط در اغلاط میں خود غلطاں پیچاں رہے اور پڑھنے والوں کو بھی ان اغلاط میں غلطاں پیچاں رکھا۔

ان فسادات کو پیش نظر رکھ کر حضور صدر العلماء قدس سرہ نے قلم اٹھایا اور بخاری شریف کی شرح شروع فرمائی۔اگر چہ آپ نے صرف ابتدائی چند احادیث کی شرح فرمائی ہے لیکن انہیں چند احادیث کی شرح میں اپنے اسی انداز پر خوب بسط سے کام لیا ہے۔جس انداز پر آپ بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔علامہ عینی کا طرز ملحوظ ہے۔

اسماء رجال، نحو، معنی، حدیث، مسائل فقہیہ، مُستخرجہ، تصوف وغیرہ پر زبردست بحث فرمائی ہے۔نحو پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور تصوف پر جو بحثیں فرمائی ہیں وہ غالباً بخاری شریف کی دوسری شروح میں اس انداز پر نہ ملیں گی۔علاوہ بریں متعلق حدیث پر اپنی تقریرات میں دیوبندیوں کے شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کشمیری سے جہاں جہاں عظیم سقطات سرزد ہو گئے ہیں وہاں وہاں قلم اشرفی جوش میں آ گیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تحقیقات کے جوہر خوب دکھائے ہیں۔ آپ کی شرح کا نام ''بشیر القاری'' ہے۔

جیسا کہ سطور بالا میں گذرا مفتیان دیو بند نے کتب نحویہ کی بہت سی شروح لکھ ڈالیں لیکن غالباً ان میں اغلاط کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور یہ وہ علم ہے جس میں غلط باتوں کے ذہن نشین ہو جانے کے بعد نہ تو صحیح طور پر زبان عربی کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی صحیح طور پر دوسرے کو اپنا مافی الضمیر عربی میں سمجھایا جا سکتا ہے اور قرآن وحدیث کے سمجھنے سے محروم رہنا پڑتا ہے۔

اسی لئے حضور صدر العلماء قدس سرہ نے شرح مأتہ عامل کی شرح ''البشیر الکامل'' اور کافیہ کی شرح ''بشیر الناجیہ'' تصنیف فرمائی۔ ان تصنیفات میں شرح کتاب اور صحیح ترکیبات کے علاوہ عظیم تحقیقات بھی موجود ہیں۔

دیو بندیوں کے اغلاط کو بھی مقدمات میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ ہر ہر تحریر صاحب تحریر کی نسبت کا جلوہ خوب خوب دکھا رہی ہے۔ صحت اور حقیقت ایک مخصوص نرالے انداز پر روشن کر دی گئی ہے۔ جو دوسری کتب میں مفقود ہے۔

اگر حیات ظاہری حضور صدر العلماء کا اور کچھ روز ساتھ دیتی تو امید تھی کہ اپنے تلامذہ کی گذارشوں کے پیش نظر یا دیو بندیوں کی گمراہ کن سعی کے پیش نظر کچھ اور عظیم تصنیفات فرماتے۔

لیکن جُفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ.

اس دنیائے فانی سے آپ ملک جاودانی کا سفر فرما چکے ہیں۔

اور تاریخ وصال ہے ''نَامَ فَقِیۡہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیۡطٰنِ مِنۡ اَلۡفِ عَابِدٍ۔ (۱۳۹۸ھ)

اپنے آخری وقت سے پہلے آپ نے ایک عظیم تصنیف فرمائی جس کو آپ کی ظاہری آنکھوں نے زیور طبع سے آراستہ نہ دیکھا۔ یہ ہے ''البشیر شرح نحو میر'' جو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھ میں ہے۔

''البشیر الکامل''اور''بشیر الناجیہ'' کی بہ نسبت اس میں حضور صدر العلماء قدس سرہ نے زیادہ کاوش ذہنی صرف فرمائی ہے اور تحقیقات عظیمہ سے حقائق کو واضح فرمادیا ہے۔اس لئے کہ یہ ابتدائی کتاب ہے۔اگر یہاں طالب علم گمراہ ہوجائے گا تو اندیشہ ہے کہ وہ ہمیشہ دھوکے میں رہے۔کتاب نحو میر پر دیوبندیوں نے ''المصباح المنیر ''وغیرہ شروح لکھی ہیں۔''البشیر''میں ان کے اغلاط کو ظاہر کر کے اور حقیقت کو واضح کر کے دیوبند کے''عالمِ علمی''پر قیامت برپا کردی گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صدر العلماء کے مشہور و معروف تلامذہ

☆ حضرت حافظ ملت شیخ الحدیث مولانا حافظ قاری شاہ عبدالعزیز صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارکپور۔

☆ حضرت شمس العلماء مولانا شاہ محمد نظام الدین صاحب قبلہ الہ آبادی۔

☆ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد شریف الحق صاحب امجدی مفتی دارالافتاء یونیورسٹی مبارکپور۔

☆ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد طیب خاں صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم منظرحق ٹانڈہ فیض آباد۔

☆ حضرت علامہ مولانا شاہ عاشق الرحمٰن صاحب شیخ الحدیث جامعہ حبیبیہ الہ آباد۔

☆ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد نعیم اللہ صاحب فاضل معقولات مدرس، مدرسہ منظراسلام بریلی شریف۔

☆ حضرت علامہ مولانا سید شاہ نعیم اشرف صاحب سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ جائس۔

☆ حضرت علامہ مولانا شاہ ریحان رضا صاحب متولی دارالعلوم منظراسلام بریلی شریف۔

☆ حضرت خطیب مشرق علامہ مشاق احمد صاحب نظامی مدیر پاسبان الہ آباد۔

☆ حضرت مولانا حافظ قاری محمد حسن صاحب اشرفی خطیب جامع مسجد شفیع آباد کانپور

☆ حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب مفتی دارالافتاء دارالعلوم منظراسلام بریلی شریف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حضرت علامہ مولانا حافظ قاری احمد حسن صاحب اشرفی مفتی دارالافتاء دارالعلوم حامدیہ اشرفیہ سنبھل مراد آباد۔

☆ حضرت خطیب الہند علامہ مولانا شاہ محمد حبیب اشرف صاحب ناظم دارالعلوم حامدیہ اشرفیہ سنبھل مراد آباد۔

☆ حضرت علامہ مولانا قاری محمد یحیٰی صاحب ناظم اعلیٰ یونیورسٹی مبارکپور۔

☆ حضرت علامہ مولانا سید شاہ کلیم اشرف صاحب ولی عہد سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ جائس۔

☆ حضرت علامہ مولانا سید شاہ محمد اکبر میاں صاحب زیب سجادہ آستانہ صمدیہ پھپھوند ضلع اوکاڑہ۔

☆ حضرت علامہ مولانا چراغ عالم صاحب شیخ الحدیث مدرسہ اجمل العلوم سنبھل مراد آباد

☆ حضرت علامہ مولانا رحمت اللہ صاحب مدرس جامعہ حبیبیہ الہ آباد۔

☆ حضرت علامہ مولانا محمود حسین صاحب مدرس دارالعلوم غریب نواز الہ آباد۔

☆ حضرت علامہ صوفی نذیر احمد صاحب نیازی صدر مدرس دارالعلوم شاہ عالم علیہ الرحمۃ احمد آباد گجرات۔

☆ حضرت علامہ رئیس کوثر صاحب مدرس مدرسہ فاروقیہ بنارس۔

☆ حضرت علامہ مولانا محمد فاروق صاحب مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

☆ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عارف صاحب میرٹھی علیہ الرحمۃ راولپنڈی۔

☆ حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدر جمعیۃ العلماء پاکستان کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

مندرجہ بالا اسماء گرامی سے بعض تو وہ ہیں جو حضرت صدر العلماء قدس سرہ کی حیات ظاہری میں استقامت ڈائجسٹ کانپور میں شائع ہو چلے۔اور بعض حضور ہی سے پہنچی ہوئی اطلاعات کے بموجب اضافہ کردہ ہیں۔

❁❁❁......❁❁❁......❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کش

فقیر اپنی اس علمی کاوش کو اپنے استاد معظم
حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز خاں صاحب فتح پوری دام بالمجد والکرام
کی خدمت فیض درجت میں پیش کرتا ہے،
یہ درخواست کرتے ہوئے کہ جلوات وخلوات کی دعاؤں میں
اپنے اس دیرینہ نیازمند کو یاد رکھیں۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف
فقیر سید غلام جیلانی
صدر المدرسین
مدرسہ اسلامی عربی اندر کوٹ میرٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ النَّحْوَ فِی الْکَلَامِ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ وَاَکْمَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَفْضَلُ السَّلَامِ عَلٰی حَبِیْبِہٖ خَیْرِ الْاَنَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ھُدَاۃِ الْاَنَامِ مَا اخْتَلَفَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ بَلْ عَلَی الْاِسْتِمْرَارِ وَالدَّوَامِ۔

اَمَّا بَعْدُ!

فقیر سید غلام جیلانی ابن مولوی سید غلام فخر الدین ابن مظہر قاب قوسین مولانا حکیم سید سخاوت حسین مَتَّعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِفُیُوْضِھِمَا فِی الدَّارَیْنِ ارباب علم کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ عربی مدارس میں صرف ونحو کی ابتدائی کتابوں کی تعلیم ویسی نہ رہی جیسی پچاس سال پیشتر تھی جس کی وجہ سے طلبہ کی استعداد پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ آخر تک خام رہتے ہیں۔

خِشْتِ اَوّل چُوں نِہَدْ مِعْمَارِ کَج
تَا ثُرَیَّا مِی رَوَدْ دِیْوَارِ کَج

نظر برآں بعض ابتدائی کتابیں اپنے ذمہ لیں چنانچہ نحو میر مندرجہ ذیل طلبہ کو پڑھائی:۔

الولد الثانی حافظ سید محمد یزدانی، السبط الاکبر سید محمد انور صفدر علی مرادآبادی عالمگیر، زبیر عالم، محمد محسن، عبد القیوم پورنویاں، جمال الرافع محمد عثمان غنی، عبد القیوم، رشید عالم بھاگلپوریاں، عباد اللہ وکیل احمد بہرائچیاں وغیرہ۔

اور مندرجہ ذیل طلبہ پڑھ رہے ہیں:

الولد الثانی سید محمد نورانی، سید شاہد حسین زیدی خیرآبادی، بشیر الدین پورنوری، محمد اصغر، ابوبکر، نظام الدین، بھاگلپوریاں، عبد القیوم ذیشان، بریلویاں، ریاض الدین میرٹھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض طلبہ کے اصرار بیکراں اور عزیز گرامی قدر مولوی رحمت اللہ صاحب بلرام پوری کے تقاضائے فراواں پر نحومیر کی شرح لکھی تا کہ طلبہ گمراہی سے محفوظ رہیں جو دیوبندی شروح نے پھیلا رکھی ہیں۔اس شرح کو (البشیر بشرح نحومیر) کے ساتھ موسوم کرتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ بِشُرُوْحِ نَحْوِمِيْرِ نَاسِخًا كَمَا جَعَلْتَ الْقُرْاٰنَ نَاسِخًا لِكُتُبِ السَّمَاءِ بِحُرْمَةِ حَبِيْبِكَ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيْمُ وَبِحُرْمَةِ سَيِّدِى الْحَافِظِ السَّيِّدِ مُحَمَّدِ اِبْرَاهِيْمَ دَامَ عَلَيْنَا ظِلُّهُ الْعَظِيْمُ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحو میر کی شروح

صرف دو دستیاب ہوسکیں۔اول (المصباح المنیر) جس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے: تالیف لطیف استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حسن صاحب ابن امام النحو حضرت مولانا نبیہ حسن صاحب مدرس دار العلوم دیوبند۔

دوم (مہر منیر) اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے: تالیف مولانا عمر عثانی تھانوی اوّل کا سنِ اختتام تالیف محرم الحرام ۷۷ ۱۳ھ اور دوم کا ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اول مؤخر ہے اور دوم مقدم۔ دونوں کے مضامین یکساں ہیں حتی کہ الفاظ میں بھی اتحاد۔ کہیں کہیں اقل قلیل اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اول نے دوم کا چربہ اُتارا ہے اور دوم کی عبارات بجنسہ نقل کر دی ہیں۔

بہر کیف دونوں طلبہ کے لئے گمراہی کا (پاور ہاؤس) ہیں۔ ان دونوں فاضلان (دیوبند) کو علم نحو کی ابتدائی کتابوں کے مسائل بھی مستحضر نہیں بلکہ خود نحو میر بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ان دونوں فاضلان دیوبند کا حال یہ ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ پر افتراء کرنا۔ نحویوں کی جانب نسبت ناروا۔ مسائل کے بیان میں تضاد نہ نحو میر میں لکھا سمجھے نہ اپنا لکھا یاد۔ کتابی مثالوں کے ترجمے غلط سلط ۔خود ساختہ مثالوں میں شطط بر شطط، اصطلاحات پر وقوف ناتمام اور ترکیب میں تو خام در خام، یہ ہیں نحو میر کی شروح، یا ہیں دیوبندی قروح، نعوذ باللہ السبوح۔

انہیں وجوہ بالا کی بنا پر دونوں صاحبان سے یہ اغلاط کثیرہ صادر ہوئے جن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ ہم نے صرف اُن اغلاط کو بعنوان (تنبیہ) بیان کیا ہے جن کو مبتدی طلبہ بخوبی سمجھ لیں اور ان دونوں شروح کی گمراہی سے محفوظ ہو جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے اغلاط کی تعداد دوسو ساٹھ ہے۔

درانحالیکہ (المصباح المنیر) کے صفحات ایک چونسٹھ ہیں اور (مہر منیر) کے ایک سو باون۔ان اغلاط کو ملاحظہ کرنے کے بعد ناظرین بانصاف یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں گے کہ ہم نے جو لکھا ہے وہ حرف بہ حرف صحیح ہے۔

قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے صاحبزادے جو اُن کے ولی عہد بہادر ہیں اُن کا نام ہے (سالم) ہمیں نہیں معلوم کہ یہ (سلامۃ) مصدر سے مشتق ہے جو باب (سَمِعَ) سے آتا ہے یا (سَلْم) مصدر سے جو (نصر) سے آتا ہے یا اُس (سَلْم) سے جو ضرب سے آتا ہے۔ یہ تو نام رکھنے والے جانیں کہ اُنہوں نے کس سے مشتق مانا ہے۔ بہر کیف ان ولی عہد بہادر نے ایک معتمد علیہ سے فرمایا کہ (بریلویوں کو علم سے کیا نسبت) اب ولی عہد بہادر ان اغلاط کو دیکھ کر اور سمجھ کر بشرطیکہ سمجھنے کی صلاحیت ہو اپنے قول مذکور پر نظر ثانی کریں اور طبیعت میں انصاف پسندی ہے تو بِلا خوف لَوْمَۃَ لَائِمٍ اور بے جھجک ہو کر کہہ دیں کہ میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں اور حق یہ ہے کہ استاذ الاساتذہ اور تھانوی صاحب کو علم نحو سے دور کی بھی نسبت نہیں جیسے رسالۂ (تجلی دیوبند) کے ایڈیٹر عامر صاحب عثمانی نے جذبہ حق گوئی کے ماتحت ہو کر علامہ ارشد القادری سِیْنَ عَنْ اَعْیُنِ الدیوبندی کی کتب بہشتی زیور، حفظ الایمان، فتاوٰی رشیدیہ، فتاوٰی امدادیہ، تقویۃ الایمان جیسی کتابوں کے بارے میں لکھا تھا۔

ان کو چوراہے پر رکھ کر آگ دے دی جائے

لیکن ہمیں ولی عہد بہادر کے رجوع کی اُمید نہیں کیونکہ غلط بات سے رجوع کو اپنی کسر شان تصور کرتے ہیں اور یہ تصور انہیں پر منحصر نہیں بلکہ ان کے اکابر سے چلا آرہا ہے۔ چنانچہ آپ کے پردادا مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب (تحذیر الناس) میں سید عالم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا اور آپ کے بعد نبی پیدا ہونے کو جائز بتایا جس کو قادیانی سند میں پیش کرتے ہیں۔ ہر چند علماء نے تفہیم کی مگر اُسی تصور کی بنا پر اڑے رہے رجوع نہ فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسی طرح مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے اپنے فتاوٰی میں اللہ عزوجل کی شان میں یہ بے ادبی صادر ہوئی کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اسی پر جمے رہے اور رجوع نہ فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسی طرح مولانا خلیل احمد صاحب انبیٹھوی صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور سے بھی (براہین قاطعہ) میں حق جل مجدہ کی شان میں یہ بے ادبی صادر ہوئی کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ علمائے عصر نے بہت کچھ فہمائش کی مگر وہ ڈٹے رہے رجوع نہ فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسی طرح مولانا محمود الحسن صاحب صدر المدرسین دار العلوم دیوبند سے اپنی کتاب (جهد المقل) میں ترقی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان میں یہ ادبی صادر ہوئی کہ وہ نہ صرف جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ جملہ قبائح کے ساتھ موصوف ہو سکتا ہے۔

جملہ قبائح میں سارے فواحش آ گئے۔ زنا، چوری، خودکشی، مکروفریب وغیرہ۔ متنبہ کرنے پر بھی اسی پر جمے رہے رجوع نہ فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اسی طرح مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے کتاب (حفظ الایمان) میں شان رسالت میں بے ادبی صادر ہوئی کہ علم نبی کو حیوانات، مجنون، بہائم کے علم کے ساتھ تشبیہ دے دی لاکھ فہمائش کی گئی مگر ایک نہ مانی اور رجوع نہ فرمایا۔ بالآخر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ غلط بات سے رجوع نہ کرنے والوں کی یہ جماعت تھی جو دنیا سے چل بسی اور قوم مسلم میں یہ فتنے چھوڑ گئی جن کے آثار قدیمہ کی طرح حفاظت کر رہے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور انہیں فتنوں کے باعث ہندوستان کے گھر گھر میں آگ لگ رہی ہے اور ان حضرات کے مقلدین مذکورہ گستاخیوں کی تائید کر کے اب تک اُس آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ یہ حالِ رفتگاں تھا۔

اب موجود کا حال سنئے۔

انہیں ولی عہد بہادر کے والد ماجد مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب (اسلام اور مغربی تہذیب) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ کا اثبات کیا۔ جس کو اخبار (دعوت) نے اواخر ۱۹۶۲ء میں شائع کیا تھا۔

اس کتاب میں آپ (فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا) کی تشریح میں فرمایا: یہ دعویٰ تخیل یا وجدان محض کی حد سے گذر کر ایک شرعی دعوے کی حیثیت میں آجاتا ہے کہ مریم عذرا کے سامنے جس شبیہ مبارک اور بشرِ سوی نے نمایاں ہوکر پھونک ماری وہ شبیہ محمدی تھی۔ اس ثابت شدہ دعوے سے بین طریق پر خود بخود کھل جاتا ہے کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس شبیہ مبارک کے سامنے بمنزلہ زوجہ کے تھیں جبکہ اُس تصرف سے حاملہ ہوئیں۔ پس حضرت مسیح کی ابنیت کے دعوے دار ایک ہم بھی ہیں مگر ابن اللہ مان کر نہیں بلکہ ابن محمد کہہ کر خواہ وہ ابنیت تمثالی ہی ہو)۔

اس عبارت کو اخبار (دعوت) نے بایں سوال مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں بھیجا کہ اگر کوئی عالم دین مذکورہ آیت کی مذکورہ تشریح کرے تو کیا حکم ہے؟

مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند نے جواب میں تحریر فرمایا (اس کا قائل قرآن عزیز کی آیات میں تحریف کر رہا۔ بلکہ در پردہ قرآنی آیات کی تکذیب اور اُن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا انکار کر رہا ہے۔ شخص مذکور ملحد بے دین ہے۔ عیسائیت وقادیانیت کی روح اس کے جسم میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ اس ضمن میں عیسائیت کے عقیدے عیسیٰ ابن اللہ کو صحیح ثابت کرنا چاہتا ہے۔ ایسے عقیدے والے کا بائیکاٹ کرنا چاہیے جب تک توبہ نہ کرے)

ناظرین! قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے (ملحد اور بے دین) ہونے پر یہ فتویٰ بریلی کا نہیں حتیٰ کہ یہ کہہ دیا جائے کہ علمائے بریلی کے تکفیر کی مشین گن ہے جو بوجہ مخالف عقائد ہم پر نشانہ چلایا ہی کرتے ہیں بلکہ یہ تکفیر کی گولی دارالافتاء دیوبند کی مشین گن سے نکلی ہے جس کے خود قاری صاحب مہتمم ہیں۔ اس فتوئے تکفیر کے باوجود قاری صاحب نے رجوع نہیں فرمایا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اوپر سے ایسی ہی ہوتی چلی آئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم دیوبند کے بارے میں فریقین کے مسلم ولی کی پیشین گوئی

مقبول بارگاہ حقیقت آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہ العزیز کے جلیل القدر خلیفہ حضرت مخدوم مولانا شاہ سید محمد افضل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری جن کا مزار پرانوار آگرہ محلہ چھم چھم میں ہے ان کے متعلق فقیر سے شیخ حاجی محمد وزیر صاحب مرحوم نے بیان فرمایا کہ وہ میرٹھ تشریف لائے۔ بعض متوسلین کی درخواست پر دارالعلوم دیوبند دیکھنے تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر کبھی دائیں جانب سونگھتے تھے اور فرماتے کہ (یہاں کفر کی بو آتی ہے) اور کبھی بائیں طرف سونگھتے تھے اور فرماتے کہ (یہاں کفر کی بو آتی ہے) یہی وجہ ہے کہ استاذ الاساتذہ موصوف بھی علامات اسم کے بیان میں کفری بولی بول گئے جس کو (تنبیہ ۱۲) میں ملاحظہ کیا جائے۔

ناظرین! یہ تھی ایک مسلم الفریقین ولی کی پیشین گوئی جواب ایک صادق ہوتی چلی آئی جس کے صدق پر ان حضرات کے مذکورہ اقوال شاہد ہیں۔ خیر یہ پیشین گوئی بطور جملہ اعتراضیہ تھی نہ جملہ معترضہ۔ فقیر یہ عرض کر رہا تھا کہ غلط بات سے رجوع نہ کرنا ان حضراتِ کے نزدیک کسرِ شان اور انسلٹ ہے علاوہ ازیں اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیْہِ کے پیش نظر ولی عہد بہادر سے کیسے امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے قول مذکور سے رجوع کر لیں گے۔

لیکن حضرت قاری محمد طیب صاحب حق بات سے رجوع فرما لیا کرتے ہیں۔ جس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ ایمرجنسی کے زمانے ۱۹۷۷ء میں بسلسلہ نس بندی جبکہ اندرا مظالم کی موسلا دھار بارش ہو رہی تھی، دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا جس میں دو آیات قرآنی ذکر کر کے لکھا تھا کہ ان آیات کی رو سے نس بند حرام اور گناہ کبیرہ ہے، یہ فتویٰ حق تھا۔

پھر ایک فتویٰ طویل پوسٹر پر شائع ہوا جو کشمیر میں چھپوایا گیا تھا اور میرٹھ میں جابجا چسپاں کیا گیا۔ اس پر تقریباً پچاس ساٹھ علماء کے دستخط تھے۔

ان دستخطوں میں سب سے پہلے قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا اسم گرامی تھا۔ اس فتویٰ میں لکھا تھا کہ نس بندی جائز نہیں یہ فتویٰ بھی برحق تھا۔ پھر مسلم پرسنل لاء سے متعلق کمیٹی نے ایک تحریر دو ورقی شائع کی جس کے آپ صدر ہیں اس میں سب سے پہلے آپ ہی کے دستخط تھے۔ اس تحریر میں بھی نس بندی کو ناجائز قرار دیا تھا۔ یہ بھی حق بجانب تھی۔ اس زمانے میں جو علماء نس بندی کو حرام اور ناجائز کہتے تقریر میں یا تحریر میں اُن کو (مِیْسَا) کے ماتحت جیل بھیجا جارہا تھا اور جیل میں اُن پر انسانیت سوز تشدد کے پہاڑ ڈھائے جارہے تھے۔ جس کی مثال ہندوستان کی تاریخ میں دستیاب نہیں ہوسکتی اور (میسا) کی دھونس دے کر مساجد کے اماموں اور مدارس کے اساتذہ سے نس بندی کے جواز پر دستخط لے کر اندرا حکومت ریڈیو پر اُن کے ناموں کا بڑے لمبے چوڑے القاب کے ساتھ اعلان کررہی تھی اور جو لوگ نس بندی نہ کراتے اُن پر اندرا حکومت کی جانب سے ایسے شدید مظالم کئے جارہے تھے جن کو سُن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ یہ انتہائی ہولناک زمانہ تھا۔

اسی زمانے میں قاری محمد طیب صاحب موصوف میرٹھ میں شاہ پیر دروازے تشریف لائے اور مجمع عام میں بڑی دلیری سے فرمایا۔ میں دہلی جارہا ہوں مجھے کوئی گرفتار کرے۔ حاضرین یہ جرأت مردانہ دیکھ کر انگشت بدنداں رہ گئے کہ یہ زمانہ قیامت نما اور یہ ہمت مردانہ۔ اُن حاضرین میں سے ایک محترم نے فقیر کے پاس تشریف لاکر قاری صاحب موصوف کا قول مذکور نقل فرمایا۔ زبان تو خاموش رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر سابق تجربات کی بنا پر دل بول اُٹھا آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا۔ چنانچہ چند ہی دن کے بعد جبکہ مذکورہ فتوؤں کی بنا پر مظفر نگر وغیرہ شہروں میں ہزار ہا مسلمان گولی کا نشانہ بن گئے ہزار ہا عورتیں بیوہ ہو گئیں ہزار ہا بچے یتیم ہو گئے تو کسی خفیہ مصلحت کے پیش نظر قاری محمد طیب صاحب نے حق بات سے رجوع فرمالیا۔

یعنی نس بندی کی حرمت کا فتویٰ دے کر اُس کے جواز کا بیان دے دیا۔ بایں طور کہ آپ کا بیان ٹیپ کر کے ریڈیو پر نشر کیا گیا جس کو ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ دنیا بھر کے شہروں میں، قصبات میں، دیہات میں، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہر طبقے نے سنا کہ آپ فرماتے ہیں (میں علمائے کرام سے درخواست کروں گا کہ اب تک انہوں نے منفی پہلو پر غور فرمایا ہے اب مثبت پہلو پر بھی غور فرمائیں، یہ مسئلہ اجتہادی ہے) اوّل اس مسئلہ کو (اجتہادی) فرمانا نشاندہی کرتا ہے اس بات کی کہ بزمانۂ تحصیل حضرت کی نظر اصول فقہ کی کتابوں پر آخر تک نہیں گذری ورنہ یہ جملہ زبان مبارک پر جاری نہ ہوتا۔

پہلے دار العلوم دیو بند سے شائع شدہ فتوے میں دو آیات قرآنی نس بندی کی حرمت اور اُس کے گناہ کبیرہ ہونے پر نقل کی تھیں اور بتایا تھا کہ ان آیات کی رو سے نس بندی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ جب نس بندی کی حرمت قرآن سے ثابت تھی تو یہ مسئلہ اجتہادی کہاں رہا کہ اجتہاد تو اُسی وقت ہوتا ہے جب کہ حکم قرآن وحدیث میں منصوص نہ ہو اور اگر بالفرض آپ کی نظر میں اجتہاد ہوا ہے تو فرمایئے وہ کون سے مجتہدین تھے جنہوں نے نس بندی کی حرمت یا جواز کے متعلق اجتہاد فرما کر جائز یا حرام قرار دیا۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر موجودہ دور ۱۹۷۷ء کے علماء کا اظہار خیال مراد ہے تو مذکورہ نشاندہی صحیح تھی کہ آپ کی نظر اصول فقہ کی کسی کتاب پر آخر تک نہیں گذری۔

اگر آخر تک گذری ہوتی تو اجتہاد کے شرائط نظر مبارک سے گذرے ہوتے کیونکہ اجتہاد کے شرائط اصول فقہ کی کتابوں کے آخر میں بیان ہوتے ہیں جو موجودہ صدی کے علماء میں نہیں پائے جاتے بلکہ گذشتہ متعدد صدیوں سے مفقود ہیں۔اسی واسطے اجتہاد کا دروازہ بند ہے۔

الغرض قاری صاحب کے اس رجوع نے دارالعلوم دیوبند کو بدنام کر ڈالا۔غیر تو غیر اپنوں میں اس قدر بیزاری پیدا ہوگئی کہ عوام ایسے الفاظ سے یاد کرتے تھے جس کو بیان کرنا مناسب نہیں۔اور خواص کا یہ عالم سنا گیا کہ مفتی محمود صاحب نے استعفیٰ دے دیا اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ یہ آدمی ایمان فروش ہے۔(عِنْدِیْ فِیْهِ نَظَرٌ فَتَدَ......)اور دارالعلوم دیوبند کے طلبہ کی نفرت حد سے گذر گئی۔سنا ہے کہ انہوں نے بسلسلہ نس بندی دارالحدیث میں ڈرامہ کیا:

ایک صاحب (سائل) بنے اور دوسرے صاحب (مفتی محمود) اور تیسرے صاحب قاری طیب۔سائل نے پہلے مفتی محمود سے نس بندی کے متعلق سوال کیا۔مفتی صاحب نے دو آیات قرآنی تلاوت کر کے فرمایا کہ ان آیات کے پیش نظر نس بندی حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔دائیں بائیں جو نائب مفتی صاحبان تشریف فرما تھے انہوں نے جواب کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا:

الجواب صحیح الجواب صحیح الجواب صحیح

پھر قاری محمد طیب صاحب سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں علمائے کرام سے یہ درخواست کروں گا کہ انہوں نے اب تک منفی پہلو پر غور فرمایا ہے اب مثبت پہلو پر بھی غور فرمائیں یہ مسئلہ اجتہادی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جواب سن کر طلبہ چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے اور ہاتھوں سے پیروں سے وہ تواضع کی جس کو بیان کرنے سے زبان قلم قاصر ہے۔

ناظرین!

دیکھا حق بات سے رجوع نہ کرنے کے دنیا میں یہ نتائج نکلے اور آخرت کی خبر خدا جانے۔ آہ!

اے طائر لاھوتی اُس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

یہ حال تھا دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب کا جس کے اظہار کا سبب بنا قول مذکور ولی عہد بہادر کا

تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رُسوائیاں ہوتیں

اب رضوی دارالافتاء بریلی کے مہتمم جناب ساجد علی خاں صاحب سلمہ کا حال سُنئے کہ نس بندی کے زمانۂ قیامت خیز میں جبکہ زبان وقلم پر تالے لگا دیئے گئے تھے، مسلمانوں کے مذہب میں کُھلم کُھلا مداخلت کی جارہی تھی، ہر شخص خائف اور سہا ہوا نظر آتا تھا۔ ایسے ہولناک وقت میں یہ مردمجاہد بریلی کا، سابقہ روایات کی طرح دین کی حمایت میں کھڑا ہوگیا اور حق یہ ہے کہ حقِ حمایت ادا کردیا اور اس مردمجاہد کو کوئی چیز اعلاء کلمۃ الحق سے روک نہ سکی۔ نہ خوف میسا، نہ ہوس بھوسا اور (کَلِمَةُ الْحَقِّ عِنْدَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ جِهَادٌ) پر عمل کرتے ہوئے فتویٰ شائع کردیا کہ

نس بندی حرام ہے حرام ہے حرام ہے۔

اس فتوے پر رضوی دارالافتاء کے مفتی صاحبان کے دستخط ثبت تھے اور شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنندہ خود ذات والا، بریلی کے کلکٹر صاحب بہادر نے طلب فرمایا تو مع مفتی صاحبان تشریف لے گئے۔صاحب بہادر نے کرخت لہجہ میں فرمایا کہ آپ نے اندرا حکومت کے خلاف فتویٰ شائع کر دیا۔مرد مجاہد نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت الٰہیہ کی جانب سے ہم مامور ہیں۔ہم نے اپنا فرض منصبی ادا کر دیا اب آپ اپنا فرض منصبی ادا کر سکتے ہیں۔یہ جواب سن کر صاحب بہادر نے معروف اقدام کا ارادہ کیا جس کو ایک ہم نشین صاحب نے یہ کہہ کر رُکوا دیا کہ سارے ہندوستان میں آگ لگ جائے گی جو بجھائے نہ بجھ سکے گی۔یعنی یہ دیوبند نہیں کہ کبھی اِدھر کبھی اُدھر۔جس کا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے۔چلیں گے ادھر کو جدھر کی ہوا ہے۔یہ ہے بریلی نہ اندرا کی سہیلی۔اس کو حمایت دین سے نہیں روک سکتا (پیسا) نہ بندوق کی گولی۔

ناظرین! یہ ہے رضوی دارالافتاء جس سے مات کھا گیا پیسا۔

رضوی دارالافتاء زندہ باد پائندہ باد

تحسین ناشناس:

(مہر منیر) پر جناب ادیب اریب تحریر زمانہ فاضل یگانہ مولانا سید ہدایت علی صاحب صبوحی اورینٹل ٹیچر پنجابی اسلامیہ ہائر سیکنڈری سکول دہلی نے تقریظ تحریر فرمائی ہے جس میں بایں طور رقم طراز ہیں کہ: میں نے زیر نظر شرح کو اکثر مقامات سے دیکھا ہے اور اس کا دوسری شروح سے کہیں کہیں مقابلہ بھی کیا اس لئے میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ شرح سابقہ شروح پر ایک معتد بہ اضافہ ہی نہیں بلکہ زبان وبیان کے لحاظ سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔دعاہیکہ مولانا کی سعی مشکور ہو اور خداوند عالم انہیں علمی خدمات کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔آمین

اقول:

اس زمانے میں یہ عام دستور ہو گیا ہے کہ کتاب پر تقریظ لکھنے والے حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی تعریف میں محض دوستانہ تعلقات کی بناپر یا (من ترا حاجی بگویم تو مرا قاضی بگو) کے ماتحت خلاف واقع باتیں تحریر فرمادیتے ہیں۔ واقعیت کا انکشاف نہیں فرماتے۔ چنانچہ صبوحی صاحب بھی تقریظ مذکور میں اسی راستے پر گامزن ہوئے ہیں۔

جس کتاب میں دوسوساٹھ اغلاط ہوں۔ اُس کے اکثر مقامات دیکھنے کے بعد اُس کی تعریف میں صبوحی صاحب کے مذکور الفاظ تعجب خیز ہیں۔ اگر صبوحی علم نحو سے واقف نہیں تو یہ الفاظ ازقبیل (تحسین ناشناس) ہوئے۔ اور اگر واقف ہیں اور اغلاط پر مطلع ہونے کے باوجود یہ تقریظ تحریر فرمادی تو مذکورۂ بالا دووجہ میں سے کسی ایک پر مبنی۔ علاوہ ازیں یہ شرعاً جرم بھی ہے کہ اس سے ضلالت کو تقویت پہنچی جو ہدایت علی کے مخالف ومنافی۔ آئندہ احتیاط فرمائیں کافی درکافی۔

اور (المصباح المنیر) کی تعریف میں تو کتب خانہ امدادیہ نے (مصباح المعانی شرح اُردوشرح ملّا جامی) کے آخر میں وہ تعلیاں کی ہیں جو ایک تاجر اپنے مال کی نکاسی اور اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے کیا کرتا ہے۔ اس شرح کی بارہ خصوصیات بیان کی ہیں جن میں اکثروبیشتر کو واقفیت سے اصلاً تعلق نہیں جوشرح ڈھائی سوسے زیادہ اغلاط پر مشتمل ہو اُس سے طلبہ کو علم نحو کی پوری واقفیت ہوگی یا قعرِ ضلالت میں گریں گے۔

ہماری تنبیہات مطالعہ کرنے کے بعد ہر نحوداں انصاف پسند پکار اُٹھے گا کہ ان دونوں کی تعریف وتوصیف میں جو کچھ لکھا گیا وہ ازقبیل تحسین ناشناس ہے یا دوستانہ تعلقات پر مبنی اور تاجرانہ مفاد پر محصور اور ان دونوں کا (المصباح المنیر) اور (مہر منیر) کے ساتھ تسمیہ ازقبیل (برعکس نہند نام زنگی کافور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف علیہ الرحمۃ کے حالات

آپ کا اسم گرامی علی ہے اور والد ماجد کا محمد اور جد امجد کا بھی (علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاندان سادات سے ہیں۔ ۷۴۸ھ میں بمقام جُرجان پیدا ہوئے جو مملکت خوارزم کے شہروں میں سے ایک شہر ہے یا استر آباد یا شیراز کے قصبات میں سے ایک قصبہ۔

اور ۱۶ ربیع الاول بروز چہار شنبہ ۵۱۶ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک شیراز میں ہے۔ علمائے اسلام آپ کو علمی اور نسبی جلالت کے باعث (السید الشریف) اور (السید السند) اور (سند المحققین) جیسے القابات کے ساتھ یاد فرماتے ہیں۔

نہایت حاضر جواب تھے:

عنفوانِ شباب میں بغرض تحصیل علم پا پیادہ سفر کر کے علامہ سعد الدین تفتازانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پیدل سفر کرنے کے باعث چہرہ غبار آلودہ تھا۔ چونکہ نہایت حسین وجمیل تھے، علامہ کی نظر جب آپ کے حسین چہرہ پر پڑی تو بطور مزاح فرمایا: یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ آپ نے برجستہ جواب فرمایا: وَیَقُوْلُ الْکَافِرُ یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ جس سے علامہ کو خفت ہوئی اور آپ بے نیل مرام واپس ہونے لگے تو بوجہ ذہانت غیر معمولی اور تعجب خیز حاضر جوابی علامہ نے باصرار روکنا چاہا مگر آپ اپنے ارادے پر قائم رہے اور علامہ کی خدمت میں بایں طور عذر خواہ ہوئے کہ مجھ سے بے ادبی ہو گئی اس لئے مجبور ہوں۔

مقام غور ہے کہ آپ نے علامہ کو اس لئے اُستاد بنانا گوارا نہ کیا کہ اُن کے مزاح کا جواب دے چکے تھے اور جس کو اُستاد بنا لیتے ہوں گے اُس کے احترام و ادب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا عالم کیا ہوگا۔ یہاں سے موجودہ دور کے طلبہ کو عبرت حاصل کرنا چاہیے کہ جس کو جو ملا وہ ادب ہی سے ملا ہے۔ پھر آپ بایں اشتیاق علامہ قطب الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اُن کی کتاب (شرح مطالع) خود اُن سے پڑھیں جس کو یہ سولہ بار دیگر علماء سے پڑھ چکے تھے۔ اس وقت علامہ کی عمر ایک سو بیس سال ہو چکی تھی۔ پلکیں لٹک گئی تھیں۔ پلکیں اٹھا کر آپ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ نوجوان ہیں۔ فرمایا کہ آپ جوان طالب علم ہیں میں بوڑھا ضعیف ہوں۔ آپ کو پڑھانے کی قوت نہیں۔ اگر آپ کو مجھ سے (شرح مطالع) کی سماعت منظور ہو تو آپ مبارک شاہ کے پاس جا کر پڑھیں وہ آپ کو وہی بتائیں گے جو انہوں نے مجھ سے سنا ہے۔

مبارک شاہ اُس وقت مصر میں مدرس تھے۔ آپ علامہ قطب الدین رازی علیہ الرحمۃ کا خط لے کر (ہرات) سے مصر پہنچے۔ مبارک شاہ نے اپنے اُستاد کے خط کو بوسہ دے کر کہا میں آپ کو پڑھاؤں گا لیکن مستقل طور پر نہیں پڑھا سکتا صرف سماعت کیجئے اور کچھ دریافت کرنے کی اجازت بھی نہیں۔ آپ نے قبول فرما لیا۔ اتفاقاً اُسی زمانے میں مصر کے اکابر میں سے کسی صاحبزادے نے مبارک شاہ سے (شرح مطالع) شروع کی۔ آپ اُس کی سماعت کرتے تھے۔ مبارک شاہ کا مکان مدرسہ سے قریب تھا اور اُس مکان سے مدرسہ جانے کا راستہ بھی تھا۔ ایک شب مبارک شاہ اُس راستے سے آ کر مدرسہ کے صحن میں ٹہلنے لگے۔ ایک حجرہ سے کسی طالب علم کے پڑھنے کی آواز آئی۔ یہ اُسی آواز پر حجرہ کے قریب پہنچے اور سُنا آپ فرما رہے ہیں: قَالَ الشَّارِحُ كَذَا شارح نے ایسا فرمایا۔ وَقَالَ الْأُسْتَاذُ كَذَا اور استاد نے ایسا فرمایا۔ وَاَنَا اَقُوْلُ كَذَا اور میں ایسا کہتا ہوں۔ آپ کی تقریر اس قدر لطیف تھی کہ مبارک شاہ پر کیف طاری ہو گیا اور اُسی کیف کے عالم میں رقص کرنے لگے۔ پھر آپ کو حکم دیا کہ سماعت کی بجائے قرأت کریں اور ہر چیز دریافت کرنے کی اجازت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(اخبار نحاۃ)

بارگاہ رسالت ﷺ میں علم نحو کی عظمت:

نحاتِ کوفہ میں ایک نحوی ہیں جن کا اسم گرامی ہے احمد والد ماجد کا یحییٰ دادا کا زید پردادا کا سیّار اور کنّیت ہے ابوالعباس لیکن مشہور ہیں ثعلب کے ساتھ رحمہم اللہ تعالیٰ۔ان امام ثعلب نے ایک مرتبہ ابوبکر ابن مجاہد مقری سے حسرت آمیز لہجہ میں کہا کہ کچھ حضرات وہ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی خدمت کی کہ اُس کی تفاسیر لکھیں اور کچھ ہیں کہ اُنہوں نے احادیث کی خدمت کی کہ اُن کو روایت کر کے دوسروں تک پہنچایا اُن کی شروح کہیں اور کچھ وہ ہیں جنہوں نے فقہ کی خدمت کی۔یہ سب کے سب فائز المرام ہوئے۔

میں علم نحو میں مشغول رہ کر (زید و عمرو) کرتا رہا۔میرا آخرت میں کیا حال ہوگا۔ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں اُسی شب اُن کے پاس سے اپنے گھر واپس آیا۔شب میں سید عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔آپ نے حکم فرمایا کہ جاؤ ابوالعباس سے ہمارا سلام کہہ کر کہو کہ اَنْتَ صَاحِبُ الْعِلْمِ الْمُسْتَطِيْلِ۔تم دراز علم والے ہو کہ قرآن و حدیث کا فہم علم نحو پر موقوف ہے۔آپ نے ۱۷ یا ۱۸ جمادی الاولیٰ بروز شنبہ ۲۹۱ھ میں بمقام بغداد شریف وصال فرمایا اور مقبرہ باب الشام میں مدفون ہوئے۔ترکہ میں دو لاکھ اشرفی اور اکیس ہزار درہم کی کتابیں چھوڑیں اور دو دکان میں تین لاکھ اشرفی کا مال۔نرینہ اولاد نہ ہونے کے باعث سب صاحبزادی کو ملا۔

بعض ابتدائی کتب کے اسمائے مصنفین:

میزان الصرف اور پنج گنج اور ہدایۃ النحو کے مصنف علامہ سراج الدین ابن عثمان ہیں اور بعض علماء نے فرمایا کہ میزان الصرف کے مصنف مُلّا حمزہ بدایونی ہیں اور بعض نے مُلّا چمرو کو بتایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشعب اوزبدہ کے مصنف معلوم نہ ہوسکے۔دستور المبتدی قاضی شہاب الدین دولت آبادی کے شاگرد صفی ابن نصیر کی تصنیف ہے۔فصول اکبری علامہ اکبر علی الٰہ آبادی کی۔مراح الارواح علامہ احمد بن علی ابن مسعود کی۔اخبار نحات اور میزان منطق کے مصنف شیخ عبد المقتدر ہیں جو کسی بادشاہ کے وزیر تھے۔سبع سنابل شریف اور صغریٰ اور کبریٰ کا مصنف حضرت سید شریف کو بتایا گیا ہے رحمہم اللہ تعالیٰ۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

فقیر سید غلام جیلانی

صدر المدرسین

مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ میرٹھ

۹۸-۲-۱۱ھ مطابق ۷۸-۱-۲۱ شنبہ

❀❀❀……❀❀❀……❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
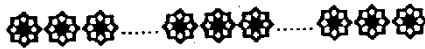
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ!

بداں اَرْشَدَکَ اللّٰهُ تَعَالٰی کہ ایں مختصریست مضبوط در علم نحو کہ مبتدی را بعد از حفظ مفرداتِ لغت و معرفت اشتقاق و ضبط مُهِمّات تصریف بآسانی بکیفیت ترکیب عربی راہ نماید و بزودی در معرفت اعرابِ و بِناو سواد خواندن توانائی دهد بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَعَوْنِهٖ۔

سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہاں والوں کا مالک اور بھلا انجام پرہیزگاروں کے واسطے ہے اور اللہ کا درود و سلام اس کی افضل مخلوق محمد (ﷺ) اور آپ کے تمام متبعین پر۔ بعد حمد و صلاۃ، جان لو اللہ تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے کہ یہ ایک مختصر طوالت سے محفوظ کتاب ہے۔ علم نحو میں جو مبتدی کی لغت کے مفردات یاد کر لینے اور اشتقاق کو جان لینے اور علم صرف کے مقاصد محفوظ کر لینے کے بعد عربی ترکیب کی کیفیت کا راستہ بآسانی دکھائے گی اور جلد اعراب و بنا کے جاننے میں اور پڑھنے کے ملکہ میں قوت پہنچائے گی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

سوال: حمد کے کیا معنی ہیں؟

جواب: زبان سے کسی کی خوبی تعظیماً بیان کرنا۔

سوال: صلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: درود شریف۔

سوال: حضور کی آل کے کیا معنی؟

جواب: حضور کی اتباع کرنے والے۔

سوال: نحو کس علم کو کہا جاتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: جس علم سے اسم، فعل، حرف کے اعرابی اور بنائی حالات معلوم ہوں۔

سوال: اس سے فائدہ کیا ہے؟

جواب: عربی کلام میں لفظی غلطی کرنے سے محفوظ رہنا۔

سوال: علم کا موضوع کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس کے احوال علم میں بیان کئے جائیں اس کو علم کا موضوع کہا جاتا ہے۔

سوال: علم نحو کا موضوع کیا ہے؟

جواب: کلمہ اور کلام انہیں دونوں کے احوال نحو میں بیان کئے جاتے ہیں۔

سوال: اشتقاق سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بنانا۔

سوال: مبادیاتِ تصریف سے کیا مراد ہے؟

جواب: مبادیات سے مراد مقاصد۔ اور تصریف اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلمات کے وزن معلوم ہوں اور حروفِ کلمات کے غیر اعرابی اور غیر بنائی احوال جیسے اصلی ہونا، زائد ہونا صحیح ہونا، معتل ہونا، محذوف ہونا، مدغم ہونا وغیرہ۔

سوال: نحو میر کے مصنف علیہ الرحمۃ کا نام کیا ہے؟

جواب: علی ابن محمد ابن علی۔ سید شریف اور سید سند کے ساتھ مشہور ہیں۔

باقی حالات دیباچہ میں دیکھے جائیں۔

مخفی نہ رہے کہ مذکورہ بالا بیان کے پیش نظر مناسب یہ ہے کہ صرف میر پڑھانے کے بعد نحو میر پڑھائی جائے، نہ دونوں کو ساتھ ساتھ جیسے آج کل مدارس میں معمول ہے۔

تنبیہ ۱، ۲:

المصباح المنیر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ بایں الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم والے ہیں۔ اور مہر منیر میں بایں الفاظ: اللہ کے نام سے مدد طلب کرتے ہوئے جو بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ ان دونوں ترجموں میں چند خامیاں ہیں۔

اول یہ کہ دونوں صاحبان نے لفظ "[illegible]" اپنی جانب سے بلاضرورت بڑھادیا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں کوئی عربی کا لفظ ایسا نہیں جس کا ترجمہ لفظ "اور" قرار دیا جاسکے۔

دوم یہ کہ اول صاحب نے موصوف صفت کے ترجمے میں لفظ "ہیں" ذکر کیا ہے اور دوئم صاحب نے لفظ "ہے"۔ غالباً یہ دونوں صاحبان اس ترجمہ میں مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کے تابع ہیں۔ تھانوی نے ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور دیوبندی صاحب نے بایں الفاظ: شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

غرضکہ موصوف اور صفت کے ترجمے میں لفظ "[illegible]" ذکر کرنا یا لفظ "ہے" دونوں غلط ہیں کیونکہ لفظ "ہیں" یا لفظ "ہے" نسبت تامہ کا ترجمہ ہے اور موصوف وصفت میں نسبت تامہ نہیں ہوتی بلکہ ناقصہ ہوتی ہے اور یہ دونوں لفظ نسبت ناقصہ کا ترجمہ نہیں۔ نظر برآں تابع اور متبوع دونوں موردالزام ہیں۔ اسی طرح اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کا ترجمہ المصباح المنیر میں بایں الفاظ کیا ہے (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہان کے پالنے والے ہیں) اس میں بھی وہ تھانوی صاحب کے تابع ہیں کہ تھانوی صاحب نے بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے (سب تعریفیں اللہ ہی کو لائق ہیں جو مربی ہیں ہر ہر عالم کے) اس میں بھی تابع اور متبوع غلطی کا شکار ہیں۔ وجہ وہی جو اوپر گذری کہ موصوف صفت کے ترجمے میں لفظ "ہیں" ذکر کرنا صحیح نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم یہ کہ مہر منیر کا بسم اللہ کے ترجمے میں (اللہ کے نام سے مدد طلب کرتے ہوئے) کہنا دیوبندی مذہب کے خلاف ہے کیونکہ اللہ کا نام اللہ کا غیر ہے اس لئے کہ نام لفظ ہوتا ہے اور ذات اللہ لفظ نہیں تو اللہ کا نام غیر اللہ ہوا اور غیر اللہ سے مدد طلب کرنا مذہب اہل سنت میں یقیناً درست ہے کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے لیکن دیوبندی مذہب میں جائز نہیں بلکہ شرک ہے۔ تعجب ہے کہ دیوبندی دارالافتاء نے اس پر اب تک ایکشن کیوں نہیں لیا۔

چہارم یہ کہ ان ترجموں میں اللہ عزّ وجل کے لئے لفظ "ہیں" استعمال کیا ہے جو صیغہ جمع ہے۔ یہ خلاف ادب ہے کہ واحد حقیقی کے شایانِ شان تو واحد ہی کا صیغہ ہے اسی واسطے خود اللہ عزّ وجل نے اپنے حق میں صیغہ واحد استعمال کرنے کی سورۂ فاتحہ میں بندوں کو تعلیم فرمائی کہ کہو (اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ) اس میں اِیَّاکَ صیغہ واحد ہے جس کا مخاطب خداوند قدوس۔

پھر فرمایا کہو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اس میں بھی اِھْدِ واحد کا صیغہ ہے جس کا مخاطب اللہ عزوجل۔ اور اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا (قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا) اس میں بھی زِدْ واحد کا صیغہ ہے اور مخاطب اللہ تعالیٰ۔

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے جب کبھی اللہ عزوجل کا ذکر کیا تو اس کے لئے واحد ہی کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ پورے قرآن پاک اور تمام احادیث میں واحد ہی کا صیغہ وارد ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا (رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ) اس میں لَمْ تَغْفِرْ اور تَرْحَمْ واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ تعالیٰ۔

حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کیا (رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا) اس میں بھی لَاتَذَرْ واحد کا صیغہ ہے اور مخاطب خداوند قدوس۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا (فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ) اس میں بھی تَوَفَّیْتَ اور کُنْتَ اور اَنْتَ واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ عزوجل۔

اور محبوب کبریا ﷺ نے عرض کیا (اَللّٰھُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ) اس میں بھی کَ اور اَنْتَ اور اَثْنَیْتَ واحد کے صیغے ہیں اور مخاطب اللہ عزوجل۔

اور ملائکہ نے عرض کیا (لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا) اس میں بھی عَلَّمْتَ واحد کا صیغہ ہے مخاطب اللہ عزوجل بلکہ تمام صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین حتی کے علمائے شریعت بلکہ عام مومنین بھی صیغۂ واحد استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ جب مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کا زمانہ آیا، جنہوں نے دشمن اسلام انگریز سے ساز باز کر کے افغانی مسلمانوں پر جہاد کیا تھا اور اسی میں مارے گئے تھے تو انہوں نے ابن سبا یہودی کے مشن کے ایماء پر جناب باری عز اسمہ کے حق میں صیغۂ جمع استعمال کرنا شروع کیا۔

مشن مذکور کا مقصد یہ تھا کہ ایک دوصدی گزرنے کے بعد مسلمانوں کو توحید سے بایں طور ہٹایا جا سکے گا کہ قرآن کے ترجمے میں علمائے اسلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے لفظ ''ہیں'' استعمال کیا ہے جو صیغۂ جمع ہے تو قرآن سے ثابت ہوا کہ خدا چند ہیں ورنہ خدا ایک ہوتا تو ترجمہ میں ایک کے لئے ''ہیں'' استعمال نہ کرتے کیونکہ ایک کے لئے تو ''ہے'' استعمال کیا جاتا ہے۔

آتش پرست دو خدا مانتے ہیں ایک خالقِ خیر اور ایک خالقِ شر۔ وہ بھی اسی دلیل سے مسلمانوں کے دل سے عقیدۂ توحید نکال سکیں گے کہ علمائے اسلام نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے ترجمے میں خدا کے لئے لفظ ''ہیں'' استعمال کیا ہے جو ایک کے لئے نہیں آتا بلکہ دو یا زیادہ کے واسطے مستعمل ہوتا ہے تو کم سے کم خدا دو ہیں۔ اگر ایک ہوتا تو لفظ ''ہیں'' کے ساتھ ترجمہ نہ کرتے۔

پس معلوم ہوا کہ وہ بھی کم سے کم دو خدا مانتے تھے اور ان کے نزدیک قرآن سے یہی ثابت تھا۔ انہیں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کی اتباع میں دیو بندی مولوی صاحبان خدائے قدوس کے لئے لفظ ''ہیں'' استعمال کرتے ہیں اور عوام کو بھی اس کی تعلیم دی جاتی ہے چنانچہ عوام میں بھی یہ وبا پھیلتی جا رہی ہے کہ تعجب بالائے تعجب یہ کہ جملہ اختلافی مسائل جیسے میلاد شریف، قیام، تیجہ، دسواں، بیسواں، چہلم وغیرہ کو یہ حضرات اس لئے بدعت کہتے ہیں کہ یہ امور قرون ثلثہ یعنی صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے زمانہ میں نہ تھے تو جناب باری عزاسمہ کے حق میں صیغہ جمع کے استعمال کو بھی بدعت کہنا چاہیے کہ یہ بھی قرون ثلثہ میں نہ تھا بلکہ اس کو ڈبل بدعت کہنا چاہیے کہ یہ تو قرون ثلثہ کے عمل کے خلاف ہے کہ انہوں نے صیغۂ واحد استعمال کیا ہے نہ صیغۂ جمع۔ اس استعمال میں یہ حضرات آنکھ بند کرکے مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے مقلد ہیں بلکہ قرون ثلثہ سے پہلے کے انبیاء کرام کے بھی خلاف ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے عہد نبوی تک جملہ انبیاء عظام صیغہ واحد استعمال فرماتے رہے اور قرون ثلثہ کے بعد سے بجز مولوی اسماعیل صاحب اور ان کے مقلدین۔ اب تک جملہ مجتہدین، تمام محدثین، کُل اولیاء، سب علماء حتی کہ عام مسلمین نے بھی صیغۂ واحد استعمال کیا اور کر رہے ہیں۔ نظر بر آں ثابت ہوا کہ جناب باری عزاسمہ کے حق میں صیغۂ جمع استعمال کرنا بدعت ہے۔

ہاں قرآن پاک کی صرف ایک سورۂ مومن میں اللہ عزوجل کے حق میں جمع کا صیغہ آیا ہے یعنی رَبِّ ارْجِعُوْنِ میں اِرْجِعُوْا صیغہ جمع ہے اور مخاطب اللہ تعالیٰ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ کافر کی زبان سے ہے مومن کی زبان سے نہیں۔ مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ کافر کی اتباع کرے اور انبیاء، ملائکہ، صحابہ، اولیاء، مجتہدین، محدثین کی اتباع چھوڑ دے اور الٰہی تعلیم کردہ صیغہ واحد اختیار نہ کرے۔ استعمال کرنے والے حضرات یہ وجہ بیان فرماتے ہیں کہ صیغۂ جمع استعمال کرنے میں تعظیم ہے جس کو ہر عام ذہن بآسانی قبول کر لیتا ہے لیکن یہ وجہ وسوسہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ ہم پوچھتے ہیں کہ باری عزاسمہ کے لئے صیغۂ واحد استعمال کرنے میں تعظیم ہے یا نہیں۔ اگر کہیے نہیں تو لازم آتا ہے کہ باری تعالیٰ نے بندوں کو سورۂ فاتحہ میں ایسے صیغے سے خطاب کرنے کی تعلیم دی جس میں تعظیم نہیں اور تعظیمی صیغہ ترک فرما دیا اور انبیاء کرام وغیرہ حضرات عمر بھر اس کو ایسے صیغے سے یاد کرتے رہے جس میں تعظیم نہ تھی دراں حالیکہ تعظیمی صیغہ موجود تھا اور یہ لازم باطل ہے۔

اور اگر کہیے کہ صیغہ واحد میں بھی تعظیم ہے تو تین حال سے خالی نہیں۔ برابر ہے، یا کم، یا زیادہ۔

اگر برابر ہے تو تعلیم الٰہی کے متعلق صیغہ واحد ہونے اور انبیاء کرام وغیرہ کے صیغۂ واحد اختیار فرمانے صیغۂ واحد راجح ہوا اور صیغہ جمع مرجوح عاقل کی شان نہیں کہ مرجوح کو اختیار کرے اور راجح کو ترک کر دے۔

اور اگر کم ہے تو لازم آیا کہ کم تعظیمی صیغہ کے ساتھ خطاب کرنے کی تعلیم دی گئی اور انبیاء کرام وغیرہ حضرات تمام عمر کم تعظیمی صیغہ سے باری تعالیٰ کو یاد کرتے رہے جو انبیاء کرام کی شان کے لائق نہیں اور یہ صیغہ جمع استعمال کرنے والے حضرات تعظیم خداوندی بجالانے میں انبیاء کرام سے بڑھ گئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثُمَّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ خاکش بدہن۔

تعظیم خداوندی میں انبیاء کرام کے کوئی برابر بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ بڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ وہ پاک ذوات، ہم گندہ صفات

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

اور اگر صیغۂ واحد میں تعظیم زیادہ ہے یہ صیغہ واحد ہی میں تعظیم ہے صیغۂ جمع میں نہیں تو وہی اختیار کرنا چاہیے، تا کہ تعلیم الٰہی کے خلاف نہ ہو اور اپنا عمل انبیائے کرام کے مطابق رہے اور ان کی سنت کے ترک کا الزام عائد نہ ہونے پائے اور مسلمانوں کو توحید سے برگشتہ کرنے کا خطرہ بھی باقی نہ رہے۔

صیغۂ جمع استعمال کرنے والے حضرات کا ایک شبہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر اپنے لئے صیغۂ جمع استعمال فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۂ ق میں ارشاد ہوا (وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ) اُس کی اتباع میں ہم اُس کے لئے صیغہ جمع استعمال کرتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے جمع کا صیغہ کبھی استعمال نہیں فرمایا اور اس آیت میں واقع نَحْنُ کو پیش کرنا لاعلمی پر مبنی ہے نَحْنُ اور اس جیسے متکلم کے صیغے جمع اور واحد دونوں کے لئے موضوع ہیں۔ مگر اُس واحد کے لئے جو اپنے آپ کو معظم ظاہر کرے۔ چنانچہ جمع الجوامع جلد اول صفحہ ۶۰ میں ہے (اَلثَّانِیْ نَحْنُ لِلْمُتَکَلِّمِ مُعَظِّمًا نَفْسَهٗ نَحْوُ نَحْنُ نَقُصُّ اَوْ مُشَارِکًا...... الخ) اسی طرح نَا ضمیر مرفوع متصل اور نَا ضمیر منصوب متصل جیسے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اور اِیَّانَا ضمیر منصوب منفصل جیسے خلیفۂ وقت کہے اِیَّانَا اَطِیْعُوْا اور نَا ضمیر مجرور متصل جیسے:

ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ اور حَافِظُوْنَ جیسے وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ واحد متکلم معظم کے لئے بھی موضوع ہیں جیسے ان آیات وغیرہ میں متکلم مع الغیر کے لئے بھی جمع متکلم کا صیغہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ صدور فعل میں متکلم کے ساتھ اور بھی شریک ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں اگر خَلَقْنَا کو جمع متکلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیں تو لازم آئے گا کہ تخلیق سمٰوٰت وارض میں باری تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہے۔

اس اعتقاد کے کفر ہونے میں اصلاً شک نہیں ہو سکتا۔ مگر دیوبندی صاحبان علم سے کوسوں دور ہیں۔ ان دیوبندی صاحبان نے ایسے ترجمے کر کے طلبہ اور عوام الناس کو صحیح راستے سے ہٹا دیا۔

سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

تنبیہ ۳:

المصباح المنیر اور مہر منیر میں ہے کہ عٰلمین عالم کی جمع ہے اور عرف عام میں ہر ما سوی اللہ کو عالم کہتے ہیں۔

اقول:

یہ غلط فاحش ہے اور عرف عام پر افتراء عرف عام میں جمیع ما سوی اللہ کو عالم کہتے ہیں۔ ماسوِی اللہ کے ہر فرد کو عالم نہیں کہتے ورنہ لازم آئے گا کہ زید کو عالم کہیں کیونکہ وہ بھی ما سوی اللہ ہے حالانکہ زید کو عالم نہیں کہا جاتا۔ فصول اکبری کی شرح نوادر میں ہے (در عرف عام عبارت است از جمیع ما سوی اللہ نہ فردی از افراد لہٰذا عالم زید و بکر نمی گویند) ہاں ہر جنس پر بھی عالم کا اطلاق آیا ہے اُسی میں ہے (و ہر جنسی را از آں نیز گفتہ اند مثل عالم افلاک و عناصر اھ) البتہ یہ دونوں صاحبان اگر یوں کہتے کہ دیوبندی عرف میں ہر ما سوی اللہ کو عالم کہتے ہیں تو کوئی اعتراض نہ ہوتا کیونکہ دیوبندی مت سارے عالم سے جُدا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

بداں کہ لفظِ مستعمل در سخنِ عرب بر دو قسم است۔ مفرد و مرکب، مفرد لفظے باشد تنہا کہ دلالت کند بر یک معنی و آں را کلمہ گویند۔ و کلمہ بر سہ قسم است۔ اسم چوں رَجُلٌ و فعل چوں ضَرَبَ و حرف چوں ھَلْ۔ چنانکہ در تصریف معلوم شدہ۔ اما مرکب لفظے باشد کہ از دو کلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد۔ مرکب بر دو گونہ است مفید و غیر مفید۔ مفید آنست کہ چوں قائل بر آں سکوت کند سامع را خبرے یا طلبی معلوم شود و آں را جملہ گویند و کلام نیز۔ پس جملہ بر دو قسم است۔ خبریہ و انشائیہ۔

ترجمہ:

جان لو کہ عرب کی گفتگو میں مستعمل لفظ دو قسم پر ہے۔ مفرد و مرکب۔ مفرد وہ ایک لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے اور اس کو کلمہ بھی کہتے ہیں اور کلمہ تین قسم پر ہے۔ اسم جیسے رَجُلٌ، فعل جیسے ضَرَبَ اور حرف جیسے ھَلْ جو کہ علم صرف میں معلوم ہو چکا۔ رہا مرکب وہ ایسا لفظ ہے جو دو کلموں یا بیشتر سے حاصل ہوا ہو۔ مرکب دو قسم پر ہے، مفید اور غیر مفید۔ [illegible] پس جملہ دو قسم پر ہے، خبریہ اور انشائیہ۔

سوالات:

مستعمل، مفرد، مرکب، مفید کیا صیغے ہیں اور ان کے مصدر کیا ہیں اور کون کون سے باب سے، اور تصریف سے کیا مراد اور کون سے باب کا مصدر ہے؟ اسم ثلاثی مجرد کے کتنے اوزان ہیں؟ رَجُلٌ کس وزن پر ہے؟ ضَرَبَ کون سا فعل ہے اور کون سا صیغہ اور کس باب سے اور ان سب صیغوں میں سے کس کا باب ثلاثی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجرد کا ہے اور کس کس کے باب ثلاثی مزید کے ہیں؟ ثلاثی مجرد کے باب کتنے ہیں اور کیا کیا؟ ثلاثی مزید کے کتنے باب ہیں اور کیا کیا؟

فصل:

بداں کہ جملہ خبریہ آنست کہ قائلش رابصدق وکذب صفت تواں کردوآں بردونوع است۔ اول آں کہ جزواوّلش اسم باشدوآں راجملہ اسمیہ گویند چوں زَیْدٌ عَالِمٌ یعنی زیدداناست۔ جزواوّلش مسندالیہ است وآں رامبتدا گویندوجزودوم مسندست وآں راخبر گویند۔

دوم آنکہ جزواوّلش فعل باشدوآں راجملہ فعلیہ گویند چوں ضَرَبَ زَیْدٌ ، زدزید، جزاولش مسندست وآں رافعل گویندوجزودوم مسندالیہ است وآں رافاعل گویند۔

ترجمہ:

جان لوکہ جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کیا جاسکے اوروہ دوقسم پر ہے۔اول وہ جملہ خبریہ جس کا پہلا جزواسم ہواوراُس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ معنی یہ کہ زید جاننے والا ہے۔اس کا پہلا جزومسندالیہ ہے اوراُس کومبتدا کہتے ہیں اوجزودوم مسند ہے اوراس کوخبر کہتے ہیں۔

دوم وہ جملہ خبریہ جس کا پہلا جزوفعل ہواوراُس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ معنی یہ کہ مارازید نے اس کا پہلا جزومسند ہےاوراُس کوفعل کہتے ہیں اورجزودوم مسندالیہ ہےاوراُس کوفاعل کہتے ہیں۔

سوالات:

قَائِلٌ ،عَالِمٌ،مُسْنَدٌ کون سے صیغے ہیں؟ ہرایک کا مصدراورباب بتایئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر مصدر کے معنی اسی طرح آخر کتاب تک اساتذہ طلبہ سے سوالات کریں تاکہ صیغوں اور ابواب کی شناخت میں پوری مہارت حاصل ہو جائے۔

سوال: زَیْدٌ عَالِمٌ کی ترکیب کیسے کی جائے گی؟

جواب: یوں زَیْدٌ مبتدا عَالِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل اُس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال: ضَرَبَ زَیْدٌ کی ترکیب کیسے کی جاتی ہے؟

جواب: اسی طرح ضَـرَبَ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب زَیْـدٌ فاعل ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوال: جس جملہ کے قائل کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں اس کو خبریہ کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: [illegible]

اور خبر کہتے ہیں اصطلاح میں اُس کلام کو جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں اور جملہ کہتے ہیں اس کلام کو جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف کرسکیں یا نہ کرسکیں۔ نظر برآں جملہ عام ہے اور خبر خاص تو یہ تسمیہ از قبیل نسبۃ العام الی الخاص ہوا جیسے علم کو تصوری اور تصدیقی کے ساتھ موسوم کرنا بھی اسی قبیل سے ہے۔

سوال: جملہ کو اسمیہ اور فعلیہ کے ساتھ موسوم کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: جملہ کو اسمیہ اور فعلیہ کے ساتھ موسوم کرنا از قبیل (نِسْبَةُ الْـكُـلِّ اِلَـى اِسْمِ جُزْءِ الْاَوَّلِ) ہے کہ اسمیہ جیسے زَیْـدٌ قَائِمٌ کے جزو اول زَیْدٌ کو اسم کہتے ہیں اور فعلیہ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ کے جزو اوّل ضَرَبَ کو فعل کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۴:

نحو میر کی شروح المصباح المنیر اور مہر منیر میں اسمیہ اور فعلیہ کے ساتھ جملہ کے تسمیہ کو (تَسْمِيَةُ الْكُلِّ بِاسْمِ اَوَّلِ الْجُزْءِ) قرار دیا ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے جس سے طلبہ گمراہ ہو رہے ہیں۔ جملہ کو اسمیہ اور فعلیہ کے ساتھ موسوم کیا گیا ہے اور اسمیہ اور فعلیہ جزو اول کے نام نہیں پھر یہ (تَسْمِيَةُ الْكُلِّ بِاسْمِ اَوَّلِ الْجُزْءِ) کے قبیل سے کیسے ہو گیا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ مسند حکم است و مسند الیہ آنچہ بر و حکم کنند و اسم مسند و مسند الیہ تواند بود و فعل مسند باشد و مسند الیہ نہ تواند بود و حرف نہ مسند باشد نہ مسند الیہ۔

ترجمہ:

جان لو [illegible] اور اسم مسند اور مسند الیہ ہو سکتا ہے اور فعل مسند ہوتا ہے اور مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

سوال: حکم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کبھی [illegible] یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف منسوب کرنا اس طرح کہ سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو جیسے مثال مذکور میں عَالِمٌ کو زَیْدٌ کی طرف منسوب کیا تو اس سے یہ خبر معلوم ہوئی کہ زید صفتِ علم کے ساتھ موصوف ہے یا ضَرَبَ کو زَیْدٌ کی جانب منسوب کیا تو اس سے زید کے مارنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر معلوم ہوئی اور جب کسی نے کسی سے کہا اِضْـرِبْ جس کا اردو ترجمہ "مار" ہے تو اس سے مارنے کی طلب مفہوم ہوئی کہ کہنے والا اپنے مخاطب سے ضرب طلب کرتا ہے اس منسوب کرنے کو نسبت بھی کہتے ہیں

مذکورہ بالا عبارت (مسند آنچہ بروحکم کنند) میں حکم کے یہی معنی ہیں اور اس کا مطلب یہ کہ مسند الیہ وہ ہے جس کی طرف کسی چیز کو منسوب کریں اس طرح کہ سُننے والے کو کوئی خبر معلوم ہو یا طلب۔

چونکہ مسند الیہ پر کسی چیز کا حکم ہوتا ہے اس لئے مسند الیہ کو محکوم علیہ بھی کہتے ہیں اور کبھی حکم کے معنی محکوم بہ آتے ہیں چنانچہ (مسند حکم است) میں یہی معنی مراد ہیں اور مقصود یہ کہ لیعنی جس کو کسی چیز کی طرف منسوب کریں اس طرح کہ سُننے والے کو اس سے کوئی خبر معلوم ہو یا طلب۔

اور اور جس کا بیان صغریٰ، کبریٰ وغیرہ منطق کی کتابوں میں ہوتا ہے۔

بدانکہ جملہ انشائیہ آں ست کہ قائلش رابصدق وکذب صفت نہ تواں کرد وآں بر چند قسم است امر چوں اِضْـرِبْ ونہی چوں لَاتَـضْـرِبْ واستفہام چوں هَـلْ ضَـرَبَ زَيْـدٌ وتمنی چوں لَيْـتَ زَيْـدًا حَـاضِـرٌ وترجی چوں لَـعَـلَّ عَمْرًا غَائِبٌ اورعقود جیسے بِعْتُ وَاِشْتَرَيْتُ وندا چوں يَا اَللّٰهُ وعرض چوں اَلَاتَنْزِلُ بِنَافَتُصِيْبَ خَيْرًا وقسم چوں وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا وتعجب چوں مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ۔

ترجمہ:

جان لو کہ جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ کے ساتھ موصوف نہ کیا جاسکے اور وہ چند قسم پر ہے امر جیسے اِضْـــرِبْ اور نہی جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَاتَضْرِبْ اور استفہام جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ اور تمنی جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ اور ترجی لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ اور عقود جیسے بِعْتُ اور اِشْتَرَيْتُ اور ندا جیسے يَا اَللّٰهُ اور عرض جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا اور قسم جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا اور تعجب جیسے مَا اَحْسَنَهٗ وَ اَحْسِنْ بِهٖ۔

ترکیب:

(اِضْرِبْ) فعل امر حاضر معروف صیغہ واحد مذکر اس میں (...) جس میں (...) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح امر غائب معروف اور مجہول بھی جملہ انشائیہ ہوتے ہیں

(لَاتَضْرِبْ) فعل نہی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر فاعل (تَا) علامت خطاب۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اسی طرح نہی غائب اور مجہول کے صیغے بھی جملہ انشائیہ ہوتے ہیں (هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ) هَلْ حرف استفہام (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زَيْدٌ) فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ یہ مثال استفہام کی ہے جس کے معنی ہیں (دریافت کرنا) اور یہاں مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔

تنبیہ ۵:

(المصباح المنیر صفحہ ۲۰) میں استفہام کی تعریف بایں الفاظ کی ہے (وہ جملہ انشائیہ ہے جس سے کسی واقعہ گذرے ہوئے یا موجودہ یا آئندہ سے سوال ہو اور اس میں حرف استفہام شروع میں داخل ہو)

اور (مہر منیر صفحہ ۱۹) میں بایں الفاظ (جملہ استفہامیہ، اصطلاح میں اس جملہ کو کہتے ہیں جس میں کوئی ناواقف آدمی کسی واقف کار مخاطب سے کسی نامعلوم چیز کو سمجھنے کی خواہش کرے اور اپنی خواہش کے اظہار میں استفہام کا کوئی حرف لائے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول:

یہ دونوں تعریفیں جامع نہیں اور اصطلاحی کہنا افتراء کیونکہ (مَنْ اَبُوْکَ) بالاجماع جملہ استفہامیہ ہے۔ حالانکہ اس میں حرف استفہام نہیں نہ شروع میں، نہ بیچ میں، نہ آخر میں مذکور نہ مقدر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

(لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ) (لَیْتَ) حرف مشبہ بہ فعل (زَیْدًا) اُس کا اسم (حَاضِرٌ) اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ (لَیْتَ) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ یہ مثال [illegible]

[illegible]

(لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ) (لَعَلَّ) حرف مشبہ بہ فعل (عَمْرًوا) اُس کا اسم (غَائِبٌ) اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر (لَعَلَّ) اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ یہ [illegible]

[illegible] شتق [illegible]

اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی مفہوم ہوتے ہوں۔ (بِعْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا (اِشْتَرَیْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ یہ عقود کی مثال ہے اور (عُقُوْد) جمع (عَقْد) ہے اور [illegible] اور ایجاب وقبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جملے جو عَاقِدَیْن بولتے ہیں مثلاً کسی چیز کی خرید و فروخت کرتے وقت بائع نے کہا:
(بِعْتُ) اور مشتری نے کہا (اِشْتَرَیْتُ) تو جملہ (بِعْتُ) ایجاب ہوا اور جملہ (اِشْتَرَیْتُ) قبول۔ (یَا اَللّٰہُ) اس میں (یَا) حرف ندا قائم مقام (اَدْعُوْ) اور (اَدْعُوْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ اسم جلالت منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ (اَدْعُوْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ یہ (نِدَا) کی مثال ہے جس کے معنی ہیں (پکارنا) اور مراد وہ جملہ ہے جس سے یہ معنی بذریعہ حرف ندا مفہوم ہوتے ہوں۔

(اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا) اس میں اَلَا تَنْزِلُ بِنَا) بمعنی (اَلَا یَکُوْنُ مِنْکَ نُزُوْلٌ) جس میں ہمزہ استفہام برائے عرض اور (لَا یَکُوْنُ) نفی فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل تام (مِنْ) حرف جار (کَ) ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ (نُزُوْلٌ) معطوف علیہ (فَا) برائے عطف اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر۔ (تُصِیْبَ) فعل مضارع متصل فاعل (تَا) علامت خطاب (خَیْرًا) مفعول بہ (تُصِیْبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف (نُزُوْلٌ) معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل (لَا یَکُوْنُ) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یہ (عرض) کی مثال ہے جس کے معنی ہیں (نرمی کے ساتھ کوئی چیز طلب کرنا) اور مراد وہ جملہ جس سے یہ معنی بذریعہ ہمزہ استفہام مفہوم ہوں اور بعض اساتذہ (اَلَا تَنْزِلُ بِنَا) کی ترکیب علیحدہ کرتے ہیں بایں طور کہ ہمزہ استفہام برائے عرض (اَلَا تَنْزِلُ) نفی فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل (تَا) علامت خطاب (بِا) حرف جار (نا) ضمیر مجرور متصل مجرور، جار مجرور سے مل کر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ اور (اَلَا یَکُوْنُ مِنْکَ نُزُوْلٌ) کی ترکیب علیحدہ جو ذکر کر دی گئی۔

تنبیہ ۶، ۷:

(المصباح المنیر صفحہ ۱۸) اور (مہر منیر صفحہ ۲۱) دونوں میں (فَا) کے بعد اَنْ ناصبہ مقدر ماننے کے باوجود (تُصِیْبَ خَیْرًا) جملے کو جوابِ عرض قرار دیا ہے۔

اقول:

مبتدی طلبہ بھی یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ باطل فاحش ہے کیونکہ (اَنْ) ناصبہ فعل کے ساتھ مل کر بمعنی مصدر ہوتا ہے اور مصدر مفرد ہوتا ہے نہ جملہ۔ پھر جواب عرض کیسے ہو جائے گا کہ [illegible] نہ مفرد۔ پھر (المصباح المنیر) میں اس مثال کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے (کیوں نہیں آیا تو ہمارے پاس کہ حاصل کرتا تو بھلائی کو) مثال میں (لَا تَنْزِلُ) فعل مضارع ہے اور ترجمہ کیا ہے ماضی کا۔

یہ فاضل دیو بند ہیں جن سے ترجمہ بھی صحیح نہیں ہوتا اور شرح لکھنے کا شوق دامنگیر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

(وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا) اس میں (واو) حرف جار برائے قسم۔ اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (اُقْسِمُ) مقدر کا (اُقْسِمُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد متکلم اُس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ قسمیہ ہوا۔ یہ قسم کی مثال ہے جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی ہیں فارسی میں (سوگند) اور مراد وہ جملہ جو سوگند پر مشتمل ہو۔

(اُقْسِمُ وَاللّٰہِ) چونکہ (وَاللّٰہِ) پر مشتمل ہے اور (وَاللّٰہِ) سوگند ہے لہٰذا پورے جملہ کو قسم کے ساتھ موسوم کیا گیا۔ یہ تسمیہ از قبیل تسمیۃ الکل باسم الجزو ہوا۔ فتأمّل۔

(لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا) میں (لَاَضْرِبَنَّ) صیغہ واحد متکلم بحث لام تاکید با نون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل (زَیْدًا) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم ہوا۔

تنبیہ ۸:

(المصباح المنیر صفحہ ۱۹) اور (مہر منیر صفحہ ۲۱) دونوں میں قسم اور جواب قسم دونوں کو ملا کر جملہ قسمیہ قرار دیا ہے۔

اقول:

یہ فاحش غلطی ہے کیونکہ جملہ انشائیہ صرف قسم ہے اور قسم کا جواب مذکور جملہ خبریہ ہے۔ حاشیہ مُلّا عبدالحکیم بر حاشیہ مُلّا عبدالغفور قدس سرہما میں صفحہ ۲۴۶ پر مذکورہ جیسی صورت میں فرمایا: وَا[illegible] غالباً ترکیب زینی زادہ نظر سے نہیں گذری ورنہ معلوم ہو جاتا کہ نحوی قسم اور جواب قسم کو ملا کر ایک جملہ قرار نہیں دیتے بلکہ قسم اور جواب قسم کو الگ الگ دو جملے قرار دیتے ہیں۔ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ کو ملا کر جملہ انشائیہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بیوقوف کہہ بیٹھے کہ سفیدی اور سیاہی مل کر سفیدی ہو گئی۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

(مَا اَحْسَنَہٗ) میں (مَا) اسمیہ استفہامیہ برائے تعجب مبتداء (اَحْسَنَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ راجع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسوئے مبتداء (ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(اَحْسِنْ بِہٖ) اس میں (اَحْسِنْ) فعل امر حاضر معروف بمعنی فعل ماضی معروف (اَحْسَنَ) (بَا) حرف جار زائد (ھَا) ضمیر مجرور متصل۔ مجرور باعتبار محل قریب، مرفوع باعتبار محل بعید فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یہ دونوں مثالیں [illegible]

[illegible]

[illegible] اور مراد وہ جملہ جو اس معنی کے انشاء پر دلالت کرے۔

تنبیہ ۹:

(مہر منیر صفحہ ۲۱) میں باعتبار لغت (تعجب) کو بمعنی حیرت بتایا ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے اور لغت پر افتراء خالص۔ تعجب کے لغوی معنی تو وہی ہیں جو ہم نے اوپر ذکر کئے اور اردو میں اس کا ترجمہ ہے (اچھنبا) اور حیرت کے معنی ہیں (سرگشتہ شدن) جسکا ترجمہ ٹھیٹ اُردو میں

"ڈانواں ڈول ہونا"

اگر (حیرت) کو مجازاً بمعنی (تعجب) استعمال کریں

تو یہ لغوی معنی نہ ہوں گے کیا کوئی ذی ہوش کہہ سکتا ہے کہ لفظ (اسد) کے لغوی معنی (رجل شجاع) ہیں۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہ معنی مجازی ہیں اور لغوی معنی حقیقی ہوتے ہیں نہ مجازی اس لئے کہ لغت کا موضوع حقیقی معنی بیان کرنا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب وہمی مُلّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

بدانکہ مرکب غیر مفید آنست کہ چوں قائل بر سکوت کند۔ سامع را خبرے یا طلبی حاصل نشود۔ وآں بر سہ قسم است اول مرکب اضافی۔ چوں غُلَامُ زَیْدٍ جزو اول را مضاف گویند و جزو دوم را مضاف الیہ۔ و مضاف الیہ ہمیشہ مجرور باشد۔

دوم مرکب بنائی واو آنست کہ دو اسم را یکے کردہ باشد و اسم دوم متضمن حرفے باشد چوں اَحَدَعَشَرَ تا تِسْعَةَعَشَرَ کہ در اصل اَحَدٌ وَّعَشَرٌ و تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ بودہ است واو را حذف کردہ ہر دو اسم را یکے کردند۔

و ہر دو جزو مبنی باشد بر فتح اِلَّا اِثْنَاعَشَرَ کہ جزو اول معرب است۔ سوم مرکب منع صرف واو آنست کہ دو اسم را یکے کردہ باشند و اسم دوم متضمن حرفے نباشد چوں بَعْلَبَکُّ و حَضْرَمَوْتُ کہ جزو اول مبنی باشد بر فتح بر مذہب اکثر علماء و جزو دوم معرب بدانکہ غیر مفید ہمیشہ جزو جملہ باشد

چوں غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ. وَعِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا. وَجَاءَ بَعْلَبَکُّ

ترجمہ:

جان لو کہ مرکب غیر مفید وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہوا۔ اور وہ تین قسم پر ہے۔ پہلا مرکب اضافی جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔ پہلے جزو کو مضاف کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو مضاف الیہ۔ اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ دوسرا [illegible] جیسے اَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَعَشَرَ تک کہ یہ اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے واو حذف کر کے دونوں اسم کو ایک کر دیا۔ اور اس کے دونوں جزو فتح پر مبنی ہوتے ہیں سوائے اِثْنَاعَشَرَ کہ اس کا جز اول معرب ہے۔ تیسرا مرکب منع صرف اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا مرکب ہے کہ دو اسم کو ایک کر دیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کے معنی پر مشتمل نہ ہو جیسے بَعْلَبَکُّ اور حَضْرَمَوْتُ کہ اس کا جزو اول مبنی ہوتا ہے فتح پر اکثر علماء کے مذہب میں اور دوسرا جزو معرب۔ جان لو کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزو ہوتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ وَعِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ دِرْھَمًا. وَجَاءَ بَعْلَبَکُّ۔

(بَعْلَبَکُّ) یہ ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام میں تھا دو اسم سے مرکب ہے ایک (بَعْل) کہ ایک بت کا نام ہے جو اُس شہر میں تھا۔ الیاس علیہ السلام کی قوم اس کو پوجتی تھی اس کے بارے میں ارشاد قرآن ہوا (اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ) اور بَکُّ بادشاہ کا نام ہے جو اُس شہر کا مالک اور اُس بُت کو پوجتا تھا تو اس شہر کا نام معبودِ باطل اور عابد لا یعقل کے ناموں سے مل کر بنا اور (حَضْرَمَوْت) ایک شہر کا نام ہے جو ملک (یمن) میں واقع۔ (حَضَرَ) بمعنی شہر اور (موت) بمعنی مرگ سے مل کر بنا ہے۔ غالباً بایں مناسبت کہ وہاں موت کا وقوع بکثرت ہوتا تھا (بر مذہب اکثر علماء) کہنے سے مفہوم ہوتا ہے کہ بعض علماء کا مذہب کچھ اور ہے چنانچہ وہ دو مذہب ہیں اول یہ کہ دونوں جزو معرب ہیں اور اول مضاف بسوئے ثانی اور جزو ثانی معرب منصرف۔ دوم یہ کہ دونوں معرب اور اول مضاف بسوئے ثانی اور جزو ثانی معرب غیر منصرف۔

ترکیب:

(غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ)

ترجمہ: زید کا غلام کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا۔

(غُلَامُ) مضاف (زَیْدٍ) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (قَائِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا)

ترجمہ: میرے پاس گیارہ روپے ہیں

(عِنْدِ) مضاف (یائے متکلم) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (اَحَدَ عَشَرَ) مرکب بنائی جس کے دونوں جزو مبنی بر فتح ممیّز (دِرْهَمًا) تمیز۔ ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

○ (جَاءَ بَعْلَبَكُّ)

ترجمہ: بَعْلَبَكُّ آگیا۔

(جَاءَ فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (بَعْلَبَكُّ) مرکب منع صرف جس کا جزو اول مبنی بر فتح اور جزو ثانی غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فصل:

بدانکہ ہیچ جملہ کمتر از دو کلمہ نباشد لفظاً چوں ضَرَبَ زَيْدٌ و زَيْدٌ قَائِمٌ یا تقدیراً چوں اِضْرِبْ کہ اَنْتَ درو مستتر است و ازیں بیشتر باشد و بیشتر را حدے نیست

ترجمہ:

جان لو کہ کوئی جملہ کم دو کلموں سے نہیں ہوتا۔ دونوں ملفوظ ہوں جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ اور زَيْدٌ قَائِمٌ یا ایک مقدر جیسے اِضْرِبْ کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے اور جملہ دو کلموں سے زائد بھی ہوتا ہے اور زائد کے لئے کوئی حد نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضَرَبَ زَیْدٌ) یہ اس جملہ کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے اور دونوں ملفوظ ہیں۔

ترکیب:

(ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ مثال جملہ فعلیہ کی ہوئی اس کے معنی مارا زید نے۔

(زَیْدٌ قَائِمٌ) یہ اُس کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے اور دونوں ملفوظ پہلا کلمہ (زَیْدٌ) اسم ہے اور دوسرا کلمہ (قَائِمٌ) بھی اسم ہے اور معنی یہ کہ زید کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا (زَیْدٌ) مبتدا (قَائِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یہ جملہ اسمیہ کی مثال ہوئی اور (اِضْرِبْ) یہ اُس جملہ کی مثال ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے لیکن دونوں ملفوظ نہیں بلکہ ایک ملفوظ ہے۔

یعنی (اِضْرِبْ) اور دوسرا مقدر یعنی (أَنْتَ) جو (اِضْرِبْ) میں پوشیدہ ہے جملہ دو کلموں سے زیادہ کے ساتھ بھی مرکب ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًو اضَرْبًا۔

یہ چار کلموں سے مرکب ہے اور چاروں ملفوظ ہیں۔

اس کا ترجمہ ہے: زید نے عمرو کو حقیقۃً مارا۔

تنبیہ ۱۰، ۱۱:

المصباح المنیر صفحہ ۲۵) میں مثال کتاب اِضْرِبْ کی بجائے اُنْصُرْ مثال بیان کر کے فرماتے ہیں کہ (اصل میں اُنْصُرْ اَنْتَ ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول:

یہ غلط فاحش ہے کہ یہ مثال تھی ایک کلمہ کے ملفوظ اور دوسرے کلمہ کے مقدر ہونے کی اور اب دونوں ملفوظ ہو گئے پھر تصلیل میں ترقی کرتے ہوئے فرماتے ہیں (اور اسی طرح تمام امر حاضر معروف و مجہول کے صیغوں میں ضمائر مرفوع منفصل مستتر ہوا کرتی ہیں اور وہ ضمائر فاعل ہوا کرتی ہیں) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثُمَّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

اور (مہر منیر صفحہ ۲۶) میں ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا ضَرْبًا) کا ترجمہ کیا ہے (زید نے عمرو کو اچھی طرح مارا) یہ بھی غلط فاحش ہے کہ (ضَرْبًا) اس مثال میں مفعول مطلق تاکیدی ہے اور ترجمہ مفعول مطلق نوعی کا کر دیا کیونکہ (اچھی طرح مارنا) مارنے کی ایک نوع ہے صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ چوں کلمات جملہ بسیار باشد اسم و فعل و حرف را با یکدیگر تمیز باید کردن و نظر نمودن کہ معرب است یا مبنی و عامل است یا معمول و باید دانستن کہ تعلق کلمات با یکدیگر چگونہ است تا مسند و مسند الیہ پیدا گردد و معنی جملہ تحقیق معلوم شود۔

ترجمہ: جان لو کہ جب جملہ کے کلمات زیادہ ہوں تو اسم اور فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ معرب ہے یا مبنی اور عامل ہے یا معمول اور یہ جاننا چاہیے کہ کلمات کا تعلق آپس میں کیسا ہے تاکہ مسند اور مسند الیہ ظاہر ہوں اور جملہ کے معنی تحقیق کے ساتھ معلوم ہو جائیں۔

چنانچہ درود رضوی

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کلمات میں بایں طور تمیز کی کہ اسم جلالت (اَللّٰہُ) اسم ہے اسی طرح (رَبُّ) اسم ہے اور اسم رسالت (مُحَمَّدٍ) بھی اسم اور (صَلّٰی) فعل ہے اور (عَلٰی) حرف جار ہے اور (ھا) ضمیر مجرور اسم ہے اور (وَ) حرف عطف ہے اور (سَلَّمَ) فعل ہے اور (ا) برائے اشباع حرف ہے اور (نَحْنُ) ضمیر جمع متکلم اسم ہے (عِبَادُ) جمع (عَبْدٌ) اسم ہے باقی حسب مذکور۔

معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے نظر کی تو معلوم ہوا کہ اسم جلالت (اَللّٰہ) معرب ہے اور (رَبُّ) بھی اسی طرح اسم رسالت (محمد) بھی اور (صَلّٰی) مبنی ہے اور (عَلٰی) بھی اور (ا) برائے اشباع اور (نَحْنُ) بھی اور (عِبَادُ) معرب ہے۔ باقی حسب مذکور اور عامل و معمول ہونے کے لحاظ سے نظر کی تو ظاہر ہوا کہ اسم جلالت معمول ہے۔

اسی طرح (رَبُّ مُحَمَّدٍ) بھی کہ مبتدا وخبر ہیں دونوں کا عامل (ابتدا) اور (صَلّٰی) فعل عامل ہے اور اُس میں (ھُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل معمول ہے اور (عَلٰی) حرف جار عامل ہے اور (ھَا) ضمیر مجرور معمول۔

اور (وَ) حرف عطف غیر عامل اور (سَلَّمَ) فعل عامل ہے اور (ھَا) ضمیر مجرور معمول۔

اور (وَ) حرف عطف غیر عامل اور (سَلَّمَ) فعل عامل ہے اور اُس میں (ھُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل معمول ہے اور (ا) برائے اشباع غیر عامل اور (نَحْنُ) معمول ہے اور (عِبَادُ مُحَمَّدٍ) بھی۔ دونوں کا عامل ابتدا ہے باقی حسب مذکور۔

اور ان کلمات کو باہمی تعلق کے اعتبار سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسم جلالت (اَللّٰہُ) اور (رَبُّ مُحَمَّدٍ) میں یہ تعلق ہے اول مسند الیہ ہے اور دوم مسند۔ اور (رَبُّ) اور اسم رسالت میں یہ تعلق ہے کہ اوّل مضاف اور دوم مضاف الیہ ہے اور (صَلّٰی) کا اس میں پوشیدہ ضمیر (ھُوَ) کے ساتھ یہ تعلق ہے کہ اول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند اور دوم مسند الیہ ہے اور (عَلٰی) حرف جار کا تعلق (صَلّٰی) کے ساتھ یہ ہے کہ وہ (صَلّٰی) کے معنی کو اپنے مجرور تک پہنچاتا ہے اور اُس کا ظرف لغو ہے اور (وَ) کا تعلق ماقبل اور مابعد دونوں سے ہے کہ اپنے مابعد (سَلَّمَ) کو اپنے ماقبل (صَلّٰی) پر عطف کرتا ہے اور (سَلَّمَ) کا تعلق اُس میں پوشیدہ ضمیر (هُوَ) کے ساتھ وہی جو (صَلّٰی) کا تھا اور (نَحْنُ) کا تعلق (عِبَادُ مُحَمَّدٍ) کے ساتھ یہ ہے کہ اول مسند الیہ اور دوم مسند ہے اور (عِبَادُ) کا تعلق اسم رسالت کے ساتھ یہ کہ اول مضاف اور دوم مضاف الیہ ہے۔ باقی کا وہی جو مذکور ہوا۔

اور (صَلّٰی) اور (سَلَّمَ) دونوں بمعنی مستقبل کہ مقام دعا میں ہیں۔

اس تفصیل سے درود رضوی کے معنی جو بہ تحقیق معلوم ہوئے وہ یہ ہیں کہ اللہ (تَعَالٰی) محمد (ﷺ) کا مالک ہے اللہ ان پر دُرود وسلام بھیجتا ہے ہم محمد (ﷺ) کے مملوک ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دُرود وسلام بھیجتا رہے۔ اس سے مُدَّعٰی یہ ہے کہ اے رب!

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے
اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے

فصل:

متن: بدانکہ علامت اسم آنست کہ الف ولام یا حرف جر دراولش باشد چوں اَلْحَمْدُ و بِزَیْدٍ یا تنوین در آخرش باشد چوں زَیْدٌ یا مسند الیہ باشد چوں زَیْدٌ قَائِمٌ مضاف باشد چوں غُلَامُ زَیْدٍ یا مصغر باشد چوں قُرَیْش یا منسوب باشد چوں بَغْدَادِیٌّ یا مثنیٰ باشد چوں رَجُلَانِ یا مجموع باشد چوں رِجَالٌ یا موصوف باشد چوں جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا تائے متحرک بدو پیوندد چوں ضَارِبَةٌ۔

ترجمہ جان لو کہ اسم کی علامت یہ ہے کہ الف لام (حرف تعریف) یا حرف جر اُس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اول میں ہو جیسے اَلْحَمْدُ اور بِزَیْدٍ یا تنوین اُس کے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ یا مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں (زَیْدٌ) یا مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں (غلام) یا مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مثنی ہو جیسے رَجُلَانِ یا جمع رِجَالٌ یا موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ میں (رَجُلٌ) یا تائے متحرک (آخر) میں اُس کے لگی ہو جیسے ضَارِبَةٌ۔

مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں پر اسم کی جو علامتیں بیان فرمائی ہیں وہ سب کی سب ایسی ہیں کہ اسم میں پائی جاتی ہیں غیر میں نہیں۔

پھر [illegible] جو اسم کے ہر فرد میں پائی جائے، کوئی فرد اس سے کسی وقت خالی نہ ہو۔ ان میں ایسی کوئی علامت نہیں۔

[illegible] جو اسم کے بعض افراد میں بعض اوقات پائی جائے۔ یہاں پر مذکورہ علامت سب کی سب ایسی ہی ہیں بلکہ اسم کے لئے علامت (شاملہ) ہے ہی نہیں جو اس کے ہر فرد میں ہر وقت پائی جائے۔ پھر یہ [illegible]

ا[illegible] جو پڑھنے میں آئیں جیسے اَلْحَمْدُ میں الف لام اور بِزَیْدٍ میں (با) حرف جار اور زَیْدٌ میں تنوین۔

[illegible] پڑھنے میں نہ آئیں جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ۔ میں (زَیْدٌ) کا مسند الیہ ہونا کہ ذہنی حکم ہے جو پڑھنے میں نہیں آتا اور غُلَامُ زَیْدٍ میں (غُلَامُ) کا مضاف ہونا کہ یہ ذہنی حکم ہے جو زبان سے پڑھا نہیں جا سکتا اور (قُرَیْشٌ) میں یائے تصغیر لفظی علامت ہے۔ یہ (قُرَیْشٌ) کی تصغیر ہے اور (قُرَیْشٌ) ایک دریائی جانور کو کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو تمام دریائی جانوروں پر غالب رہتا ہے اسی مناسبت سے عرب کا ایک قبیلہ اس لفظ کے ساتھ موسوم ہوا کہ وہ بھی تمام قبائل پر غالب تھا۔ نظر بر آں یہ تصغیر برائے تعظیم ہے اور (بَغْدَادِیٌّ) میں یائے نسبت لفظی علامت ہے۔ یہ (بغداد) شہر کی طرف نسبت ہے جہاں پر حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی اپنے مزار پاک میں آرام فرما ہیں اور (رِجَالٌ) میں موجود تغیر جو (رَجُلٌ) میں ہوا، ملفوظ ہونے کی وجہ سے علامت لفظی ہے۔ یہ (رَجُلٌ) کی جمع ہے اور جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں (رَجُلٌ) کا موصوف ہونا یہ بھی ذہنی حکم ہے جس کو زبان سے نہیں پڑھ سکتے لہٰذا یہ علامت معنوی ہے اور (ضَارِبَةٌ) تائے متحرکہ یہ بھی علامت لفظ ہے۔

الحاصل مصنف علیہ الرحمۃ نے اسم کی یہاں پر [illegible] جن

[illegible]

ترکیب:

(زَیْدٌ عَالِمٌ) کی ترکیب ہو چکی (جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ) کی یوں کی جائے گی (جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (رَجُلٌ) موصوف (عَالِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے موصوف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت موصوف صفت سے مل کر فاعل (جَاءَ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس مرد دانا آیا۔

تنبیہ ۱۲ تا ۱۵:-

(المصباح المنیر) اور مہر منیر میں اس مقام پر چند غلطیاں واقع ہوئیں۔

اول جو سب سے افحش اور اقبح ہے یہ کہ (المصباح المنیر صفحہ ۲۷) میں (خاصہ) کی دو قسم (شاملۃ) اور (غیر شاملۃ) کر کے دوسری قسم یعنی (غیر شاملۃ) کی تعریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے فرمایا (اور ایک وہ جو تمام افراد میں نہ پائی جائے بلکہ بعض میں پائی جائے جیسے بالفعل لکھنا۔ بہت سے لکھے پڑھے بھی بعض اوقات اس صفت سے متصف نہیں ہوتے لیکن اس کے باوجود انسان کے سوا کسی اور نوع میں یہ خاصہ نہیں پایا جاسکتا۔

اقول:

اور قرآن کریم نے فرمایا کہ انسان کے سوا دوسری نوع میں یہ خاصہ پایا جاتا ہے سورۂ یونس شریف میں ہے (اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ) ترجمہ بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ فرشتہ انسان کے سوا نوع ہے تو قرآن کریم نے انسان کے سوا دوسری نوع میں بالفعل لکھنے کا اثبات فرمایا اور آپ اُس کی نفی کرتے ہیں پس آپ کے اس قول سے مذکورہ آیت کی تکذیب لازم آئی۔

اب دیوبندی دارالافتاء سے دریافت کیجئے کہ ایمان رہا یا گیا۔ (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ) لزوم تکذیب کی وجہ یہ کہ آپ نے (کتابت) کو انسان کے لئے (خاصہ حقیقہ) قرار دے دیا جس کے معنی ہیں کہ وہ شی کے کسی غیر میں نہ پائی جائے۔

اور آپ نے یہی کہا کہ (انسان کے سوا کسی اور نوع میں یہ خاصہ نہیں پایا جاسکتا) حالانکہ (کتابت) (انسان) کے لئے (خاصہ اضافی) ہے جس کے معنی ہیں کہ وہ شی کے بعض اغیار میں نہ پایا جائے اور بعض میں پایا جائے۔

اور (کتابت) ایسی ہی ہے کہ انسان کے بعض اغیار میں نہیں پائی جاتی جیسے شجر، حجر اور بعض میں پائی جاتی ہے جیسے فرشتے، جن۔ یہ الزام عارف جامی قدس سرہ السامی پر وارد نہ ہوگا کہ انہوں نے خاصۂ حقیقی ہونے کی تصریح نہیں کی جیسے ان حضرت نے کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم یہ کہ (مہر منیر صفحہ ۲۹) میں (منسوب) کی تعریف بایں الفاظ تحریر فرمائی ہے (قولہ یا منسوب باشد الخ نسبۃ سے اسم مفعول کا صیغہ ہے جو کسی اسم کے آخری حرف کو مکسور کر کے آخر میں ایک یائے مشدد نسبتی لگا دینے کو کہتے ہیں) یہ غلط ہے یائے نسبتی لگا دینے کو منسوب نہیں کہتے ہیں بلکہ منسوب اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر یائے نسبتی لگی ہو۔

اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ خود (منسوب) کو اسم مفعول کا صیغہ بتا رہے ہو اور تعریف کرتے ہو معنی مصدری کے ساتھ۔ شارح بننے کا شوق اور یہ بے تکا ذوق

سلیقہ یہ ہے علم کے حاملوں کا
تو پھر پوچھنا کیا نرے جاہلوں کا

سوم یہ کہ مصنف علیہ الرحمہ نے علامات اسم میں بیان فرمایا کہ (یا مثنی باشد) یعنی اس میں علامت تثنیہ ہو (یا مجموع باشد) یعنی یا اُس میں علامت جمع ہو۔ اس پر یہ اعتراض وارد ہوا کہ فعل بھی تثنیہ و جمع ہوتا ہے تو علامت تثنیہ و جمع اسم کی علامت نہ ہوئی۔

اس کا جواب دیا کہ فعل کو تثنیہ و جمع مجازاً کہتے ہیں۔ حقیقۃً اُس کا فاعل تثنیہ و جمع ہوتا ہے یہاں تک تو بات صحیح ہے لیکن اس کے بعد،

(المصباح المنیر صفحہ ۲۹) میں تحریر کیا جس کو (مہر منیر صفحہ ۲۹) میں بھی تسلیم کیا ہے کہ (ضَرَبُوْا) میں هُمْ ضمیر جمع ہے اور تَضْرِبُوْنَ میں اَنْتُمْ ضمیر جمع فاعل ہے)۔

اقول:

یہ غلط فاحش ہے جو صرف میر اور نحو میر یاد نہ ہونے پر مبنی۔ اس لئے کہ صرف میر میں فعل ماضی کے صیغہ جمع مذکر غائب کا فاعل (واو) کو بتایا ہے جو ضمیر بارز ہے نہ یہ کہ اُس میں (هُمْ) ضمیر پوشیدہ فاعل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ فرماتے ہیں کہ (واو) در نَـصَـرُوْا علامت جمع مذکر و ضمیر فاعل است)۔ اسی طرح (تَـضْرِبُوْنَ) میں (اَنْتُمْ) ضمیر پوشیدہ کو فاعل کہنا غلط ہے کہ اُس میں ضمیر فاعل (واو) ہے نہ (اَنْتُمْ) پوشیدہ۔

اسی صرف میر میں ہے کہ (تا در تَـنْـصُرُوْنَ) علامت خطاب است و حرف استقبال و واو ضمیر جمع مذکر......الخ)۔

اور نحو میر میں بھی اعراب مضارع کے بیان میں آرہا ہے کہ تثنیہ اور جمع مذکر میں ضمیر بارز فاعل ہوتی ہے نہ پوشیدہ۔

نحو میر بھی یاد نہیں جس کی شرح تحریر فرما رہے ہیں۔

چہارم یہ کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اسم کی علامت بیان فرمائی (تائے متحرکہ) اور (المصباح المنیر صفحہ ۲۹) اور (مہر منیر صفحہ ۲۹) میں اپنی طرف سے قید اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ (تائے متحرک سے مع تنوین مراد ہے)۔

یہ مصنف علیہ الرحمۃ پر افتراء ہوا جو دیوبندی صاحبان کی امتیازی شان ہے۔ اس سے لازم آیا کہ (اَلضَّارِبَۃُ) میں تائے متحرک) علامت اسم نہ ہو جو باطل محض ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

وعلامت فعل آنست کہ قَدْ در اولش باشد چوں قَـدْ ضَـرَبَ یا سین باشد چوں سَیَضْرِبُ یا سَوْفَ باشد چوں سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جزم بُود چوں لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل بدو پیوند د چوں ضَـرَبْتِ یا تائے ساکن چوں ضَـرَبَتْ یا امر باشد چوں اِضْرِبْ یا نہی باشد چوں لَاتَضْرِبْ وعلامت حرف آن است کہ ہیچ علامتے از علامات اسم و فعل درو نبود۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

اور فعل کی علامت یہ ہے کہ قَدْ اُس کے [illegible] میں ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ یا سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ یا سَوْفَ ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرف جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے لگی ہو جیسے ضَرَبْتِ یا تائے ساکن جیسے ضَرَبَتْ یا امر ہو جیسے اِضْرِبْ یا نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ اور حرف کی علامت یہ ہے کہ اسم وفعل کی علامتوں میں سے کوئی علامت اُس میں نہ ہو۔

مصنف علیہ الرحمہ نے یہاں [illegible]

[illegible]

[illegible] جو زبان سے ملفوظ نہیں ہوتیں جیسے (قَدْ) وغیرہ علامتیں ملفوظ ہوتی ہیں۔ ھکذا قالوا لیکن فقیر کاتب الحروف کی نظر قاصر میں کلمہ کے نہی ہونے پر (لا) دلالت کرتا ہے جس کو لائے نہی کہتے ہیں اور وہ ملفوظ ہے۔

جس طرح کلمہ کے امر غائب معروف ہونے پر اور امر مجہول ہونے پر لام دلالت کرتا ہے جس کو لام امر کہتے ہیں اور یہ بھی ملفوظ ہے نظر برآں (یا نہی باشد) بتقدیر مضاف ہے یعنی (یا لائے نہی باشد) فتامل۔

ترکیب:

قَدْ ضَرَبَ میں (قَدْ) برائے تحقیق (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (هُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بیشک مارا زید نے۔

(سَیَضْرِبُ) میں (سین) حرف استقبال قریب (یَضْرِبُ) فعل مضارع معروف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھُـــوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل۔ راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید عنقریب مارے گا

(سَوْفَ یَضْرِبُ) میں (سَوْفَ) حرف برائے استقبال بعید (یَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھُوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید زمانہ بعید میں مارے گا۔

(لَمْ یَضْرِبْ) میں (لَمْ) حرف جازم (یَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھُـــوَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے نہیں مارا۔

(ضَرَبْتِ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم یا واحد مذکر حاضر یا واحد مؤنث حاضر (تا) ضمیر مرفوع متصل فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے مارا یا تجھ ایک مرد نے مارا۔ یا تجھ ایک مؤنث نے مارا۔

(ضَرَبَتْ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مؤنث غائب اُس میں (ھِیَ) ضمیر پوشیدہ فاعل راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْـنَـبُ) فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زینب نے مارا۔

(اِضْرِبْ) اور (لَاتَضْرِبْ) کی ترکیب گذر گئی۔

تنبیہ ۱۶:

مہر منیر صفحہ ۱۳۱ میں (لَمْ یَضْرِبْ) کا ترجمہ کیا ہے (اُس نے ہرگز نہیں مارا)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول:

یہ غلط ہے کیونکہ (لَـمْ) تاکید نفی کے لئے نہیں آتا۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم بیان کر آئے۔ یہ شرح علم کی خدمت ہے یا جہل کی اشاعت۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل:

بدانکہ جملہ کلمات معرب بردو قسم است معرب ومبنی۔ معرب آن است کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف شود چوں زَیْدٌ در جَـاءَ نِیْ زَیْدٌ ورَأَیْـتُ زَیْدًا ومَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ جَاءَ عامل است وزَیْد معرب است وضمہ اعراب است ودال محل اعراب ومبنی آں است کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف نہ شود چوں هٰـؤُلَاءِ کہ در حالتِ رفع ونصب وجر یکساں است۔

ترجمہ:

جان لو کہ تمام کلمات عرب دو قسم پر ہیں معرب اور مبنی۔ معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہو جیسے زَیْـدٌ جَـاءَ نِـیْ زَیْـدٌ اور رَأَیْـتُ زَیْدًا اور مَـرَرْتُ بِـزَیْدٍ میں۔ جَـاءَ عامل ہے اور زید معرب ہے اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب۔ اور مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف نہ ہو جیسے هٰؤُلَاءِ کہ رفع اور نصب اور جر (تینوں) حالت میں یکساں رہتا ہے۔

ترکیب:

(جَاءَ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ (یا) ضمیر مفعول بہ (زَیْدٌ) فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میرے پاس زید آیا۔

(رَأَیْــــــتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل (زَیْـدًا) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے زید کو دیکھا۔

(مَـــرَرْتُ) فعل ماضی معروف صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز۔ فاعل (با) حرف جار (زَیْـدٍ) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۷، ۱۸:

(جَاءَنِـیْ زَیْدٌ میں واقع (جَـاءَ) کو المصباح المنیر صفحہ ۳۲ میں فعل لازم قرار دیا ہے اور (نِـیْ) میں یہ توڑ جوڑ کی ہے کہ اصل میں (اِلَـیَّ) تھا (اِلَـیَّ) حرف جار کو حذف کر کے (یا) کو (جَـــاءَ) فعل سے ملا دیا اور اُس سے پہلے (نون) لے آئے۔ اس کو صحیح ترکیب بتایا ہے۔

اقول:

یہ غلط محض ہے کیونکہ (جَاءَ) متعدی اور لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

الفائد الشافیہ صفحہ ۱۸۵ میں (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ زَیْدٌ) کی ترکیب میں فرماتے ہیں (جَاءَ نِیْ فِـعْلٌ وَزَیْدٌ مَرْفُوْعٌ عَامِلُهٗ وَزَیْدٌ الثَّانِیْ مَرْفُوْعٌ تَاکِیْدٌ لَفْظِیٌّ لِزَیْدِنِ الْاَوَّلِ اھ اور (اِمْلَاءُ مَــا مَــنَّ بِــهِ الـرَّحْـمٰـنُ) جلد اول صفحہ ۲۸ میں علامہ محب الدین ابو البقا عکبری متعدی ہونے کی تصریح بایں طور فرماتے ہیں

(وَجَاءَ کُمْ)۔ یَتَعَدّٰی بِنَفْسِهٖ وَبِحَرْفِ الْجَرِّ تَقُوْلُ جِئْتُهٗ وَجِئْتُ اِلَیْهِ اھ

نظر بر آں مذکورہ (توڑ جوڑ) باطل ٹھہری۔ اور مہر منیر صفحہ ۳۲ میں اسی مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بیان کیا کہ (فعل کے اعراب، رفع، نصب اور سکون کہلاتے ہیں)۔

اقول:

یہ غلط ہے اوّلاً اس لئے کہ یہ دیوبندی بولی ہے نحویوں کی بولی نہیں کیونکہ نحویوں کی اصطلاح میں اس مقام پر فعل کے اعراب کو (جزم) کہتے ہیں سکون نہیں کہتے۔ چنانچہ اسی نحو میر میں فعل مضارع کے اعراب کے بیان میں آرہا ہے جو آپ کو یاد نہیں رہی اور شرح لکھنے کا شوق دامنگیر۔

ثانیاً اس لئے کہ اعراب کو (سکون) کہنے کی بناء پر لازم آتا ہے کہ فعل مضارع معرب کے سات صیغے یعنی چار تثنیہ کے اور دو جمع مذکر غائب وحاضر کے اور ایک واحد مؤنث حاضر کا بر تقدیر دخول جازم ہمیشہ بغیر اعراب رہیں کہ اس صورت میں ان پر (سکون) نہیں آتا بلکہ ان کا اعراب (حذف نون) ہے اور پانچ صیغے یعنی واحد مذکر غائب وحاضر کے اور ایک واحد مؤنث غائب کا اور دو متکلم کے جبکہ معتل ہوں بغیر اعراب رہیں کیونکہ صورت مذکورہ میں انکا اعراب بھی (حذف لام) ہوتا ہے نہ (سکون)۔ ہاں ان پانچ صیغوں پر سکون صرف اُس وقت آتا ہے جب کہ یہ صحیح ہوں تو اعراب کو مطلقاً سکون کہنا غلط ہوا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل:

بدانکہ جملہ حروف مبنی است واز افعال فعل ماضی وامر حاضر معروف وفعل مضارع بانونہائے جمع مؤنث وبانونہائے تاکید نیز مبنی است بدانکہ اسم غیر متمکن مبنی است واما اسم متمکن معرب است بشرط آنکہ در ترکیب واقع شود وفعل مضارع معرب است بشرط آنکہ از نونہائے جمع مؤنث ونون تاکید خالی باشد در کلام عرب بیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازیں دوقسم معرب نیست باقی ہمہ مبنی است واسم غیر متمکن اسمیست کہ بامبنی اصل مشابہت دارد ومبنی اصل سہ چیز است فعل ماضی وامر حاضر معروف وجملہ حروف واسم متمکن اسمیست کہ بامبنی اصل مشابہ نہ باشد۔

ترجمہ:

جان لو کہ تمام حروف مبنی ہیں اور افعال سے فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور فعل مضارع بھی دونوں نون جمع مؤنث اور ہر دونوں تاکید کے ساتھ مبنی ہیں۔ جان لو کہ اسم غیر متمکن مبنی ہے البتہ اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ دونوں نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو۔ پس کلام عرب میں ان دو قسموں سے زیادہ معرب نہیں باقی سب مبنی ہیں اور اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت رکھے اور مبنی اصل تین چیزیں ہیں فعل ماضی اور امر حاضر معروف اور کل حروف اور اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔

مصنف علیہ الرحمہ مبنی اور معرب کی تعریف کرنے کے بعد اس فصل میں اُن کو شمار فرماتے ہیں کہ فلاں فلاں کلمات مبنی ہیں اور فلاں فلاں معرب۔

چنانچہ ارشاد فرمایا کہ حروف سب کے سب مبنی ہیں اور فعل میں یہ تفصیل کہ کتب نحو میں اس کی تین قسم قرار دی گئی ہیں۔

اوّل ماضی، دوم امر حاضر معروف، سوم مضارع اور امر غائب معروف اور امر مجہول مطلقاً اور نہی خواہ معروف ہو یا مجہول سب مضارع میں داخل ہیں کہ جو حکم مضارع کا وہی ان کا۔

ماضی اور امر حاضر معروف کا حکم یہ کہ مطلقاً مبنی ہیں اور مضارع میں یہ تفصیل ہے کہ برمذہب جمہور جب نون جمع مؤنث غائب یا حاضر متصل ہو تو مبنی ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب نون تاکید متصل ہو تب بھی۔

ان دونوں صورتوں کے ماسوا میں معرب ہوتا ہے اور نون تاکید کا اتصال صرف پانچ صیغوں میں ہوتا ہے۔

واحد مذکر غائب۔

واحد مؤنث غائب۔

واحد مذکر حاضر۔

اور دو متکلم کے صیغوں میں۔

تو بوقت اتصال یہی مبنی ہوں گے باقی سات صیغوں میں اتصال نہیں ہوتا کہ ضمیر فاعل فاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ معرب رہیں گے۔ یہی حکم امر غائب معروف و مجہول اور نہی کا ہے کہ بروقت اتصال نون جمع مؤنث یا نون تاکید مبنی ہوتے ہیں ورنہ معرب۔ اور اسماء میں اسم غیر متمکن مبنی ہوتا ہے جس کی اقسام کتاب میں آ رہی ہیں اور اسم متمکن جب کہ ترکیب میں واقع ہو یعنی عامل کے ساتھ پایا جائے تو معرب ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں (زَیْدٌ) اسم متمکن معرب فاعل ہے کیونکہ اپنے عامل (جَاءَ) کے ساتھ پایا جا رہا ہے اور اگر عامل کے ساتھ نہ پایا جائے تو معرب نہیں ہوتا بلکہ مبنی ہوتا ہے جیسے زَیْد، بَکْر، خَالِد۔

اسم غیر متمکن اُس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو اور اسم متمکن اُس اسم کو کہتے ہیں جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔

مبنی اصل تین ہیں اول حروف، دوم ماضی، سوم امر حاضر معروف۔

انہیں کے ساتھ مشابہت رکھنے کی بنا پر اسما مبنی ہوتے ہیں جس کی تفصیل اگلی کتابوں میں آئے گی یہ مقام اس کے بیان کا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۱۹، ۲۰:

مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا تھا کہ افعال سے تین فعل مبنی ہوتے ہیں۔ فعل ماضی، امر حاضر معروف اور فعل مضارع جب کہ اُس سے نون جمع مؤنث یا نون تاکید متصل ہو۔

المصباح المنیر صفحہ ۳۴ میں تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں (یعنی افعال میں سے فعل ماضی، فعل امر اور فعل نہی اور بعض صورتوں میں فعل مضارع بھی مبنی ہوتا ہے) اس تشریح میں مطلقاً فعل امر کو مبنی میں داخل کر دیا۔ خواہ امر حاضر معروف ہو یا امر غائب یا امر مجہول۔ اسی طرح فعل نہی کو بھی اور فعل مضارع سے فعل نہی کو علیحدہ ذکر کیا جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ فعل نہی فعل مضارع میں داخل نہیں۔

اور (مہر منیر صفحہ ۳۵) میں مبنیات کو شمار کرتے ہوئے تحریر کیا (اسم غیر متمکن۔ فعل ماضی۔ امر حاضر معروف۔ نہی حاضر معروف، فعل مضارع نون ہائے جمع مؤنث وتاکید کے وہ تمام حروف اور صاحب مفصل کے نزدیک جملہ مبنی ہوتے ہیں) انہوں نے فعل نہی میں (حاضر معروف) کی قید بڑھائی اور فعل نہی کو مضارع سے علیحدہ ذکر کیا۔

اقول:

یہ سب غلط ہے جو فن سے ناواقفیت پر مبنی اور کتاب نہ سمجھنے سے ناشی نظر بر آں یہ تشریح نہیں بلکہ تضلیل ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

بدانکہ اسم غیر متمکن ہشت قسم است اول مضمرات چوں اَنَـــا من مرد زن وضَــرَبْــتُ زدم من ۔ واِيَّــایَ خاص مرا ۔ وضَــرَبَــنِــیْ بزد مرا ۔ ولِــیْ مرا ایں ہفتاد ضمیر است ۔ چہاردہ مرفوع متصل ۔ ضَــرَبْــتُ ضَــرَبْــنَــا ضَــرَبْــتَ ضَــرَبْــتُــمَــا ضَــرَبْــتُــمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ ۔

ترجمہ: جان لو کہ اسم غیر متمکن آٹھ قسم پر ہے ۔

پہلی قسم ضمیریں جیسے (اَنَا) بمعنی (میں) مرد یا عورت اور (ضَــرَبْــتُ) بمعنی مارا میں نے اور (اِيَّایَ) بمعنی خاص مجھ کو اور (ضَرَبَنِیْ) بمعنی مارا مجھ کو اور (لِیْ) بمعنی میرے لئے ۔

یہ ستر ضمیریں ہیں چودہ مرفوع متصل مارا میں نے ، مارا ہم نے ، مارا تو نے مارا تم دو مذکر نے ، مارا تم سب مذکر نے ، مارا تجھ ایک مؤنث نے ، مارا تم دو مؤنث نے ، مارا تم سب مؤنث نے ، مارا اُس ایک مذکر نے ، مارا ان دو مذکر نے ، مارا ان سب مذکر نے ، مارا اُس ایک مؤنث نے ، مارا ان دو مؤنث نے مارا ان سب مؤنث نے ۔

ضمیر مرفوع متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل ہو وہ دو قسم پر ہے (بارز) اور مستتر چنانچہ (ضَــرَبْــتُ) میں (تـا) ضمیر مرفوع متصل بارز ہے برائے واحد متکلم مبنی بر ضم (ضَــرَبْــنَــا) میں (نَــا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع متکلم یا متکلم مع الغیر مبنی بر سکون (ضَــرَبْــتَ) میں (تـــا) ضمیر مرفوع بارز برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر فتح (ضَــرَبْــتُــمَــا) میں (تـــا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مذکر حاضر مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسکون (ضَرَبْتُمْ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مذکر حاضر مبنی برضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (ضَرَبْتِ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے واحد مؤنث حاضر مبنی برکسر (ضَرَبْتُمَا) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی برضم (میم) حرف عماد مبنی برفتح (ا) علامت تثنیہ مبنی برسکون (ضَرَبْتُنَّ) میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مؤنث حاضر مبنی برضم (نون مشدد) علامت جمع مؤنث مبنی برفتح (ضَرَبَ) میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل مستتر برائے واحد مذکر غائب۔ مبنی برفتح۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔

(ضَرَبَا) میں (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی برسکون، راجع بسوئے غائب مثلاً زَیدَانِ (ضَرَبُوْا) میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مذکر غائب مبنی برسکون راجع بسوئے غائب مثلاً زَیْدُوْنَ۔

(ضَرَبَتْ) میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل (مستتر برائے واحد مؤنث غائب مبنی برراجع بسوئے غائب مثلاً زَیْنَبُ (تا) علامت تانیث مبنی برسکون۔

(ضَرَبَتَا) میں (ا) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی برسکون راجع بسوئے غائب مثلاً هِندَانِ۔ (تا) علامتِ تانیث مبنی برسکون۔ فتح موجودہ حرکت مناسبت۔ (ضَرَبْنَ) میں (نون) ضمیر مرفوع متصل بارز برائے جمع مؤنث غائب مبنی برفتح راجع بسوئے غائب مثلاً هِندَاتٌ۔

اس تفصیل سے ظاہر ہوا کہ ماضی کے صرف دو صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل مستتر یعنی (پوشیدہ) ہوتی ہے باقی تمام صیغوں میں بارز یعنی (ظاہر)۔ رہا (مضارع تو اُس کے پانچ صیغوں میں یعنی واحد مذکر غائب میں (هُــو) واحد مؤنث غائب میں (ن) اور واحد مذکر حاضر میں (اَنْتَ) جس میں (اَنْ) ضمیر (تا) علامت خطاب، اور واحد متکلم میں (اَنَا) اور جمع متکلم میں (نَحْنُ) ضمیر مستتر ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی میں بارز اور امر حاضر معروف کے صرف ایک صیغہ میں واحد مذکر حاضر میں (اَنْتَ) مستتر ہوتی ہے جس میں (اَنْ) ضمیر ہے اور (تا) علامت خطاب۔ باقی صیغوں میں بارز۔ اور وہ بارز ضمیریں یہ تثنیہ میں (الف) اور جمع مذکر میں (واو) اور جمع مؤنث میں (نون) اور واحد مؤنث حاضر میں (یا)۔

تنبیہ ۲۱ تا ۲۵:

(المصباح المنیر صفحہ ۳۶) میں ضمیر مرفوع متصل مستتر چار شمار کی ہیں:

(هُوَ یا هِیَ. اَنْتَ یا اَنْتِ. اَنَا. نَحْنُ)

اقول:

یہ حصر غلط ہے بلکہ چودہ ہیں (هُوَ ضَارِبٌ) میں (هُوَ) هُمَا ضَارِبَانِ میں (هُمَا) هُمْ ضَارِبُوْنَ میں (هُم) هِیَ ضَارِبَةٌ میں (هِیَ) هُمَا ضَارِبَتَانِ میں (هُمَا) هُنَّ ضَارِبَاتٌ میں (هُنَّ) اَنْتَ ضَارِبٌ میں (اَنْتَ) اَنْتُمَا ضَارِبَانِ میں (اَنْتُمَا) (اَنْتُم ضَارِبُوْنَ) میں (اَنْتُم) اَنْتِ ضَارِبَةٌ میں (اَنْتِ) اَنْتُمَا ضَارِبَتَانِ میں (اَنْتُمَا) اَنْتُنَّ ضَارِبَاتٌ میں (اَنْتُنَّ) اَنَا ضَارِبٌ میں (اَنَا اور نَحْنُ ضَارِبُوْنَ میں (نَحْنُ)۔

یہ بتفصیل آئندہ مرفوع متصل ضمیریں صفات کے صیغوں میں مستتر ہیں۔ پھر ضمیر مرفوع متصل کی تشریح میں لکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ چودہ ضمیریں مرفوع متصل کی ہیں)۔ یہ ضمائر فاعل اور نائب فاعل، مبتدا، خبر واقع ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد لکھتے ہیں مثال مبتدا ہونے کی اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ میں اَنْتُمْ ضمیر مرفوع متصل بارز مبتدا ہے مثال خبر ہونے کی اَشَاهِدٌ اَنْتَ یہاں اَنْتَ خبر ہے۔ مثال فاعل ہونے کی قَالَا اس میں ضمیر هُمَا فاعل ہے۔ مثال نائب فاعل ہونے کی نُصِرُوْا اس میں ضمیر (هُمْ) نائب فاعل ہے) یہ سب خرافات ہے۔ (اَنْتُمْ) اور (اَنْتَ) مذکور کو ضمیر متصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنا خالص جہل ہے۔

اور قَالَا میں هُمَا ضمیر مستتر کو فاعل کہنا اور (نُصِرُوْا) میں (هُمْ) ضمیر مستتر کو نائب فاعل کہنا جہل بالائے جہل ہے جو مبتدیوں پر بھی مخفی نہیں۔

اسی المصباح المنیر صفحہ ۳۶ میں تعریف ضمیر کرتے ہوئے جو فرماتے ہیں (ضمیر یا مضمر وہ اسم کہلاتا ہے جو ایسے متکلم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جس کا تذکرہ اُس سے پہلے حقیقتاً یا حکماً آچکا ہو)۔

دیوبندی صاحبان کی گھٹی میں تنقیص داخل ہے اس لئے ان سے کسی چیز کی صحیح تعریف نہیں ہوتی۔ ضمیر غائب کا ماقبل میں تذکرہ یعنی مرجع ہوا کرتا ہے، نہ ضمیر متکلم اور مخاطب کا۔ پوری شرح اسی قسم کے اباطیل پر مشتمل ہے جس سے طلبہ گمراہ ہو رہے ہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّاً
حال طفلاں زبوں شدہ است

وچہاردہ مرفوع منفصل (اور چودہ مرفوع منفصل)

أَنَا	نَحْنُ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ
میں	ہم	تو ایک مذکر	تم دو مذکر	تم سب مذکر
أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ	هُوَ	هُمَا
تو ایک مؤنث	تم دو مؤنث	تم سب مؤنث	وہ ایک مذکر	وہ دو مذکر
هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ	
وہ سب مذکر	وہ ایک مؤنث	وہ دو مؤنث	وہ سب مؤنث	

ضمیر مرفوع منفصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل رفع میں واقع ہو اور اپنے عامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملی نہ ہو یہ ضمیر مرفوع متصل کی طرح دو قسم پر نہیں (بارز) اور (مستتر) بلکہ یہ ہمیشہ بارز ہوتی ہے (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد متکلم مبنی بر فتح اُن کے نزدیک جو صرف (اَنَ) کو ضمیر قرار دیتے ہیں اور الف برائے اشباع۔ یا مبنی بر سکون ان کے نزدیک جو پورے کو ضمیر کہتے ہیں (نَحْنُ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد متکلم معظم یا برائے متکلم مع الغیر مبنی بر ضم (اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح (اَنْتُمَا) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مذکر حاضر مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اَنْتُمْ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مذکر حاضر مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر سکون (اَنْتِ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مؤنث حاضر مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر کسر (اَنْتُمَا) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (اَنْتُنَّ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مؤنث حاضر مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر ضم (نون مشدد) علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مذکر غائب مبنی بر فتح (هُمَا) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (هُمْ) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مذکر غائب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر سکون (هِیَ) ضمیر مرفوع منفصل برائے واحد مؤنث غائب مبنی بر فتح (هُمَا) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (ا) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (هُنَّ) میں (ھا) ضمیر مرفوع منفصل برائے جمع مؤنث غائب مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤنث مبنی بر فتح۔

وچہاردہ منصوب متصل (اور چودہ منصوب متصل)

ضَرَبَنِیْ	ضَرَبَنَا
اس نے مارا مجھ کو	اس نے ہم کو مارا
ضَرَبَکَ	ضَرَبَکُمَا
اس نے مارا تجھ ایک مذکر کو	اس نے مارا تم دو مذکر کو
ضَرَبَکُمْ	ضَرَبَکِ
اس نے مارا تم سب مذکر کو	اس نے مارا تجھ ایک مؤنث کو
ضَرَبَکُمَا	ضَرَبَکُنَّ
اس نے مارا تم دو مؤنث کو	اس نے مارا تم سب مؤنث کو
ضَرَبَهٗ	ضَرَبَهُمَا
اس نے مارا اُس ایک مذکر کو	اس نے مارا اُن دو مذکر کو
ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا
اس نے مارا اُن سب مذکر کو	اس نے مارا اُس ایک مؤنث کو
ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ
اس نے مارا ان دو مؤنث کو	اس نے مارا اُن سب مؤنث کو

ضمیر منصوب متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل ہو۔

ترکیب:

(ضَـــرَبَـــنِـــیْ) میں (ضَـــرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) نون برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی بر سکون مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے مجھ کو مارا۔

(ضَرَبَنَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (نَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے ہم کو مارا۔

(ضَرَبَکَ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (کَ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے تجھ کو مارا۔

(ضَرَبَکُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے تم دو مذکر کو مارا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضَرَبَكُمْ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے تم سب کو مارا۔

(ضَرَبَكِ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے تجھ ایک مؤنث کو مارا۔

(ضَرَبَكُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے تم دو مؤنث کو مارا۔

(ضَرَبَكُنَّ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے تم سب مؤنث کو مارا۔

(ضَرَبَهٗ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں هُــوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً خالد۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے خالد کو مارا۔

(ضَــرَبَهُــمَــا) میں (ضَــرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (هُمَا) میں (ها) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً عمرو بکر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح۔ الف علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے عمرو بکر کو مارا۔

(ضَــرَبَهُــمْ) میں (ضَــرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (هُمْ) میں (هــا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً عمرو، بکر، خالد۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے عمرو، بکر، خالد کو مارا۔

(ضَرَبَهَــا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں هُــوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً (زَیْدٌ) (ھا) بتمامہ ضمیر منصوب متصل یا صرف (ہ) اور (الف) برائے فرق بین المذکر والمؤنث علی اختلاف القولین مفعول بہ منصوب محلاً۔ برتقدیر اول مبنی برسکون۔ برتقدیر ثانی مبنی برفتح اور (الف) مبنی برسکون۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زینب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے زینب کو مارا۔

(ضَرَبَھُمَا) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (ھُمَا) میں (ھا)) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زینب وسلمیٰ (میم) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے زینب اور سلمیٰ کو مارا۔

(ضَرَبَھُنَّ) میں (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی برفتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے غائب مثلاً (زَیْدٌ) (ھُنَّ) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برضم۔ راجع بسوئے غائب مثلاً زینب وسلمیٰ وحلیمہ (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی برفتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے زینب، سلمیٰ، حلیمہ کو مارا۔

وچہاردہ منصوب منفصل (اور چودہ منصوب منفصل)

اِیَّایَ	اِیَّانَا	اِیَّاکَ
خاص مجھ کو	خاص ہم کو	خاص تجھ ایک مذکر کو

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُمْ	اِیَّاکِ
خاص تم دو مذکر کو	خاص تم سب مذکر کو	خاص تجھ ایک مؤنث کو
اِیَّاکُمَا	اِیَّاکُنَّ	اِیَّاہُ
خاص تم دو مؤنث کو	خاص تم سب مؤنث کو	خاص اُس ایک مذکر کو
اِیَّاھُمَا	اِیَّاھُمْ	اِیَّاھَا
خاص ان دو مذکر کو	خاص اُن سب مذکر کو	خاص اُس ایک مؤنث کو
اِیَّاھُمَا	اِیَّاھُنَّ	
خاص اُن دو مؤنث کو	خاص ان سب مؤنث کو	

ضمیر منصوب منفصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل نصب میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل نہ ہو۔ (اِیَّایَ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم مبنی برسکون (ی) علامت واحد متکلم مبنی بر فتح۔ (اِیَّانَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد متکلم معظم برائے متکلم مع الغیر مبنی برسکون (نَا) علامت واحد متکلم معظم یا متکلم مع الغیر مبنی برسکون۔

(اِیَّاکَ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مذکر حاضر مبنی برسکون (کَ) حرف خطاب برائے واحد مذکر حاضر مبنی بر فتح (اِیَّاکُمَا) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مذکر حاضر مبنی برسکون (ک) حرف خطاب مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون (اِیَّاکُمْ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مذکر حاضر مبنی برسکون (ک) حرف خطاب مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (اِیَّاکِ) میں (اِیَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مؤنث حاضر مبنی برسکون۔ (کِ) حرف خطاب برائے واحد مؤنث حاضر مبنی بر کسر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اِيَّاكُمَا) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مبنی برسکون (ك) حرف خطاب مبنی برضم (میم) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون۔(اِيَّاكُنَّ) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مؤنث حاضر مبنی برسکون (ك) حرف خطاب مبنی برضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی برفتح۔

(اِيَّاهُ) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مذکر غائب مبنی برسکون (ها) علامت غیبت مبنی برضم۔(اِيَّاهُمَا) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مذکر غائب مبنی برسکون (ها) علامت غیبت مبنی برضم (میم) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون۔(اِيَّاهُمْ) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مذکر غائب مبنی برسکون (ها) علامت غیبت مبنی برضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون۔(اِيَّاهَا) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے واحد مؤنث غائب مبنی برسکون (ها) بتمامہ علامت غیبت تو مبنی برسکون یا صرف (ہ) علامت غیبت تو مبنی برفتح اور (الف) برائے فرق مذکور مبنی برسکون۔(اِيَّاهُمَا) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مبنی برسکون (ها) علامت غیبت مبنی برضم (میم) حرف عماد مبنی برفتح (الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون۔(اِيَّاهُنَّ) میں (اِيَّا) ضمیر منصوب منفصل برائے جمع مؤنث غائب مبنی برسکون (ها) علامت غیبت مبنی برضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی برفتح۔

وچہاردہ مجرور متصل (اور چودہ مجرور متصل)

لِيْ	لَنَا	لَكَ
میرے لئے	ہمارے لئے	تجھ ایک مذکر کے لئے
لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ
تم دو مذکر کے لئے	تم سب مذکر کے لئے	تجھ ایک مؤنث کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهٗ	لَکُنَّ	لَکُمَا
اُس ایک مذکر کے لئے	تم سب مؤنث کے لئے	تم دومؤنث کے لئے
لَهَا	لَهُمْ	لَهُمَا
اُس ایک مؤنث کے لئے	اُن سب مذکر کے لئے	اُن دو مذکر کے لئے
	لَهُنَّ	لَهُمَا
	اُن سب مؤنث کے لئے	اُن دومؤنث کے لئے

ضمیر مجرور متصل اُس ضمیر کو کہتے ہیں جو محل جر میں واقع ہو اور اپنے عامل سے متصل ہو۔ (لِــیْ) حرف جار مبنی بر کسر (ی) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم مجرور محلا مبنی بر سکون (لَنَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (نَا) ضمیر مجرور متصل برائے واحد متکلم معظم یا متکلم مع الغیر مجرور محلا مبنی بر سکون۔ (لَکَ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ک) ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر حاضر مجرور محلا مبنی بر فتح۔

(لَـکُـمَـا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ک) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر حاضر مجرور محلا مبنی بر ضم (میــم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔

(لَکُمْ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ک) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر حاضر مجرور محلا مبنی بر ضم۔

(میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (لَکِ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (کِ) ضمیر مجرور متصل برائے واحد مؤنث حاضر مجرور محلا مبنی بر کسر۔

(لَـکُـمَـا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ک) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث حاضر مجرور محلا مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بر سکون۔(لَکُنَّ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ک) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث حاضر مجرور محلاً مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔

(لَهٗ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے واحد مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم۔(لَهُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔

(لَهُمْ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مذکر غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔(لَهَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) بتمامہ ضمیر مجرور متصل تو مبنی بر سکون مجرور محلاً یا صرف (ہ) ضمیر مجرور متصل تو مبنی بر فتح مجرور محلاً برائے واحد مؤنث غائب (الف) برائے فرق مذکور مبنی بر سکون۔

(لَهُمَا) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا)) ضمیر مجرور متصل برائے تثنیہ مؤنث غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔(لَهُنَّ) میں (لام) حرف جار مبنی بر فتح (ھا) ضمیر مجرور متصل برائے جمع مؤنث غائب مجرور محلاً مبنی بر ضم (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح۔

مخفی نہ رہے کہ مذکورہ ضمیروں میں کوئی فتح پر مبنی ہوتی ہے اور کوئی کسر پر اور کوئی ضم پر اور کوئی سکون پر ہم نے ہر ایک کے ساتھ یہ بیان کر دیا ہے کہ یہ فلاں حرکت یا سکون پر مبنی ہے۔

تنبیہ ۲۶ تا ۲۹:

بحث ضمائر کے اختتام پر (المصباح المنیر صفحہ ۴۲) میں جلی حروف سے یہ حکم ارقام کر کے (ان تعریفات کو خوب زبانی یاد کرلو) ضمیر مرفوع متصل کی تعریف بایں طور فرماتے ہیں (مرفوع متصل وہ ضمیریں جو فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں اور ہمیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاعل ہوا کرتی ہیں)

اقول:

سبحان اللہ! یہ لکھتے وقت پچھلا یاد نہیں رہا صفحہ ۳۷ پر لکھ آئے تھے کہ نائب فاعل بھی ہوا کرتی ہیں اور یہاں پر فاعل میں حصر کر دیا جو غلط محض ہے۔

اور بچواے (کریلے اور نیم چڑھے) اُس غلط محض کو زبانی یاد کرنے کی تاکید بھی فرماتی ہیں۔ آہ

کس طرح اُس نگہ ناز سے جینا ہوگا
زہر دے اُس پہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا

پھر مرفوع منفصل کی تعریف بایں الفاظ فرماتے ہیں (مرفوع منفصل وہ ضمیریں جو فعل سے علیحدہ آتی ہیں اور ترکیب میں مبتدا یا خبر یا فاعل ہوتی ہیں)۔

یہ حصر بھی غلط ہے کیونکہ ضمیریں مرفوع منفصل نائب فاعل بھی ہوتی ہے جیسے مَا ضُرِبَ اِلَّا اَنْتَ پھر ضمیر منصوب متصل کی تعریف بایں طور فرماتے ہیں (وہ ضمیریں جو فعل سے ملی ہوئی آئیں اور ترکیب میں مفعول بہ ہوں جیسے ضَرَبَنِیْ زَیْدٌ یا ایسے حرفوں سے ملیں جو اسم کو نصب کرتے ہیں جیسے اِنَّنِیْ اِنَّا اِنَّکَ...... الخ یہ حصر بھی غلط ہے کہ ضمیر منصوب متصل خبر کان بھی واقع ہوتی ہے جیسے کُنْتُہٗ کمافی ہمع الھوامع جلد اول صفحہ ۶۳ اور خبر کان مفعول بہ نہیں۔ پھر ضمیر منصوب منفصل کی تعریف بایں طریق فرماتے ہیں (وہ ضمیریں جو فعل سے علیحدہ آئیں اور مفعول بہ ہوں) یہ حصر بھی غلط ہے کہ ضمیر منصوب خبر کان بھی ہوتی ہے جیسے کُنْتُ اِیَّاہُ کمافی الصفحۃ المذکورۃ من ہمع۔ اور خبر کان مفعول بہ نہیں۔

یہ کتاب شرح ہے یا اباطیل کا مجموعہ۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب وہمی مُلّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم اسمائے اشارات:

(دوسری قسم اسمائے اشارات)

ذَا وذَانِ وذَیْنِ وتَا وتِیْ وتِهْ وذِهْ وذِهِیْ وتَانِ وتَیْنِ واُوْلَاءِ مدواُوْلٰی بقصر.

یہ ایک مذکر، یہ دو مذکر، یہ دو مذکر، یہ ایک مؤنث، یہ ایک مؤنث، یہ ایک مؤنث، یہ ایک مؤنث، یہ ایک مؤنث، یہ دو مؤنث، یہ دو مؤنث، یہ سب مذکر یا سب مؤنث، یہ سب مذکر یا سب مؤنث۔

اسم غیر متمکن کی دوسری قسم اسمائے اشارات ہیں۔ ان میں ہر ایک کی وضع امر مبصر کی طرف کسی عضوء کے ذریعہ اشارہ کرنے کے لئے ہے اور مجازاً ان سے غیر مبصر کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ (ذَا) اسم اشارہ برائے واحد مذکر مبنی برسکون (ذَانِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مذکر مبنی بر کسر بہ حالت رفع میں آتا ہے۔

(ذَیْنِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مذکر مبنی بر کسر بہ حالت نصب و جر میں آتا ہے۔ (تا) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی برسکون۔ (تِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی برسکون۔ (تِهْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی برسکون۔ (ذِهْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی برسکون۔

(ذِهِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی برسکون۔ (تِهِیْ) اسم اشارہ برائے واحد مؤنث مبنی برسکون۔ (تَانِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مؤنث بحالت رفع مبنی بر کسر۔

(تَیْنِ) اسم اشارہ برائے تثنیہ مؤنث بحالت نصب و جر مبنی بر کسر۔ (اُوْلَاءِ) اسم اشارہ برائے جمع مذکر و مؤنث مبنی برسکون۔ ان اسمائے اشارات کے اول میں کبھی حرف تنبیہ (ھا) لگاتے ہیں تاکہ مخاطب اُس مضمون سے غافل نہ رہے جس کو متکلم بیان کرتا ہے جیسے ھٰذَا، ھٰذَانِ ھٰذَیْنِ، ھَاتَا، ھَاتَانِ، ھَاتَیْنِ، ھٰؤُلَاءِ وغیرہ اور کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کے آخر میں حرف خطاب لگاتے ہیں جس سے بدوں لواحق یا مع لواحق مخاطب کا مذکر ہونا، مؤنث ہونا، واحد ہونا، تثنیہ ہونا، جمع ہونا معلوم ہوتا ہے جیسے:

ذَاکَ، ذَاکُمَا، ذَاکُمْ، ذَاکِ، ذَاکُمَا، ذَاکُنَّ، تَاکَ، تَاکُمَا، تَاکُمْ، تَاکِ، تَاکُمَا، تَاکُنَّ
ذَانِکَ، ذَانِکُمَا، ذَانِکُمْ، ذَانِکِ، ذَانِکُمَا، ذَانِکُنَّ، تَانِکَ، تَانِکُمَا تَانِکُمْ، تَانِکِ، تَانِکُمَا، تَانِکُنَّ.
اُوْلَائِکَ، اُوْلَائِکُمَا، اُوْلَائِکُمْ، اُوْلَائِکِ، اُوْلَائِکُمَا، اُوْلَائِکُنَّ.

اسی طرح باقی میں، ان میں حرف خطاب صرف کاف ہے اور میم حرف عماد، تثنیہ کے صیغوں میں اور الف علامت تثنیہ اور میم ساکن علامت جمع مذکر اور نون مشدد علامت جمع مؤنث، کبھی حرف خطاب سے پہلے (لام) مکسور یا ساکن لایا جاتا ہے جس کو حرف تبعید کہتے ہیں یہ مشار الیہ کے بعید ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے ذٰلِکَ، ذٰلِکُمَا، ذٰلِکُمْ ذٰلِکِ ذٰلِکُمَا ذٰلِکُنَّ، تِلْکَ۔

تنبیہ ۳۰، ۳۱:

(المصباح المنیر) اور (مہر منیر) دونوں میں اس لام مکسور کے متعلق یہ لکھا ہے کہ (اس سے مراد تنبیہ مقصود ہوا کرتی ہے) اور حرف خطاب (ک) کو ضمیر خطاب قرار دیا ہے۔

اقول:

یہ دونوں باتیں غلط ہیں ھدایۃ النحو اور کافیہ پڑھنے والا مبتدی بھی زبان پر نہیں لاسکتا اس لئے کہ ھدایۃ النحو میں فرمایا (وَیَتَّصِلُ بِاَوَاخِرِهَا حَرْفُ الْخِطَابِ) اور الفوائد الشافیہ میں عبارت کافیہ (وَقَدْ عُلِمَ بِذٰلِکَ حَدُّ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا) میں واقع (ذٰلِکَ) کی ترکیب کرتے ہوئے فرماتے ہیں (وَاللَّامُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَرْفُ تَبْعِیْدٍ وَالْکَافُ حَرْفُ خِطَابٍ لَامَحَلَّ لَهُمَا) اسی مقام پر المصباح المنیر نے چند فوائد ذکر کئے ہیں اُن میں سے یہ پہلا فائدہ تھا۔ ہم نے قلتِ وقت کے باعث باقی فوائد پر کلام نہیں کیا۔ ان کو پہلے فائدہ پر قیاس کرلیا جائے۔

جب ان دونوں دیوبندی صاحبان کو نحو کی ابتدائی کتابوں کے مسائل یاد نہیں تو شارح بننے کا شوق کیوں چرایا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حالِ طفلاں زبوں شدہ است

سوم اسمائے موصولہ

اَلَّذِیْ. واَلَّذَانِ. واَلَّذَیْنِ. واَلَّذِیْنَ. واَلَّتِیْ. واَللَّتَانِ. واَللَّتَیْنِ واَللَّائِیْ واَللَّوَاتِیْ.

ایک مذکر، دو مذکر، دو مذکر، بہت سے ذی علم، ایک مؤنث، دو مؤنث، دو مؤنث، بہت سی مؤنث، بہت سی مؤنث، غیر ذی عقل، مذکر و مؤنث۔

ومَا ومَنْ واَیٌّ واَیَّةٌ والف لام بمعنی اَلَّذِیْ در اسم فاعل واسم مفعول چوں اَلضَّارِبُ وَالْمَضْرُوْبُ وذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ درلغت بنی طی نحو جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبَکَ بدانکہ اَیٌّ واَیَّةٌ معرب است۔

اور الف لام بمعنی اَلَّذِیْ اسم فاعل اور اسم مفعول میں جیسے اَلضَّارِبُ اور اَلْمَضْرُوْبُ اور ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ لغت بنی طی میں جیسے جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبَکَ جان لو کہ اَیٌّ اور اَیَّةٌ معرب ہیں۔

(اَلَّذِیْ) اسم موصول برائے واحد مذکر مبنی بر سکون۔ (اَلَّذَانِ) اسم موصول برائے تثنیہ مذکر (بحالت رفع) مبنی بر کسر (اَلَّذَیْنِ) اسم موصول برائے تثنیہ مذکر (بحالت نصب وجر) مبنی بر کسر (اَلَّذِیْنَ) اسم موصول برائے جمع مذکر عاقل مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بر فتح۔ (اَلَّتِیْ) اسم موصول برائے واحد مؤنث مبنی بر سکون۔ (اَللَّتَانِ) اسم موصول برائے تثنیہ مؤنث (بحالت رفع) مبنی بر کسر۔ (اَللَّتَیْنِ) اسم موصول برائے تثنیہ مؤنث (بحالت نصب و جر) مبنی بر کسر۔ (اَللَّاتِیْ) اسم موصول برائے جمع مؤنث مبنی بر سکون۔ (اَللَّوَاتِیْ) اسم موصول برائے جمع مؤنث مبنی بر سکون۔ (مَا) اسم موصول برائے غیر ذی عقل غالباً مبنی بر سکون۔ (مَنْ) اسم موصول برائے ذی عقل مبنی بر سکون۔ یہ دونوں واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لئے آتے ہیں (اَیٌّ) اسم موصول برائے مذکر و مؤنث۔ (اَیَّةٌ) اسم موصول برائے مؤنث۔ یہ دونوں بھی واحد، تثنیہ، جمع، تینوں کے لئے آتے ہیں نیز (اَیٌّ) مذکر و مؤنث دونوں کے لئے اور (اَیَّةٌ) صرف مؤنث کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ رضی میں ہے (وَاِذَا اُرِیْدَ بِهِ الْمُؤَنَّثُ جَازَ اِلْحَاقُ التَّاءِ بِهٖ مَوْصُوْلًا کَانَ اَوِ اسْتِفْهَامًا اَوْ غَیْرَهُمَا لَقِیْتُ اَیَّهُنَّ لَقِیْتَ وَاَیَّتُهُنَّ لَقِیْتُ (اھ) لیکن اس ترکیب میں معرب ہیں کیونکہ جب صلہ جملہ فعلیہ ہو تو بالا جماع معرب ہوتے ہیں کما فی حاشیۃ الصبان جلد اول صفحہ ۱۴۷۔

سوال: جب (اَیٌّ) اور (اَیَّةٌ) معرب ہیں تو ان کو مبنیات میں کیوں بیان کیا؟

جواب: ایک صورت میں مبنی ہوتے ہیں اور تین صورتوں میں معرب۔ اُس ایک صورت کے پیش نظر مبنیات میں ذکر کیا اور تین کے پیش نظر تصریح کر دی کہ معرب ہیں وہ ایک صورت یہ ہے کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور اور صدر صلہ محذوف ہو جیسے اِضْرِبْ اَیُّهُمْ قَائِمٌ اس میں (قَائِمٌ) سے پہلے صدر صلہ (هُوَ) محذوف ہے۔ ترکیب یوں کی جائے گی۔ (اِضْرِبْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں اَنْتَ پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَ) علامت خطاب مبنی بر فتح (اَیٌّ) اسم موصول مبنی بر ضم منصوب محلاً مضاف (هُمْ) میں (هَا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسوئے غالب مثلاً زید وعمر و وخالد۔

(میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون (ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم (قَائِمٌ) اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اُس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَیّ) اسم موصول اپنے مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ۔

(اِضْرِبْ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اور معرب ہونے کی تین صورتیں یہ ہیں۔

اول: یہ کہ (اَیّ) مضاف ہو اور صدر صلہ مذکور جیسے اِضْرِبْ اَیُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ اس کی ترکیب حسب سابق ہوگی صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں (اَیّ) مبنی نہیں۔

دوم: یہ کہ (اَیّ) مضاف نہ ہو اور صدر صلہ مذکور جیسے اِضْرِبْ اَیًّا هُوَ قَائِمٌ۔

سوم: یہ کہ (اَیٌّ) نہ مضاف ہو نہ صدر صلہ مذکور جیسے اِضْرِبْ اَیًّا قَائِمٌ اس کی ترکیب یوں کریں گے (اِضْرِبْ) بترکیب معلوم (اَیًّا) اسم موصول مضاف تنوین عوض مضاف الیہ اور (ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل محذوف مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَیًّا) اسم موصول اپنے عوض مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ باقی معلوم۔ اور دوم کی یوں کہ (اَیًّا) اسم موصول اپنے عوض مضاف الیہ اور صلہ سے مل کر مفعول بہ۔ باقی معلوم۔

الف لام بمعنی (اَلَّذِیْ) اسم فاعل اور اسم مفعول پر ہوتا ہے جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ یا اَلَّذِیْ یَضْرِبُ الْاٰنَ یا اَلَّذِیْ یَضْرِبُ غَدًا مثلاً اور (اَلْمَضْرُوْبُ) بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ یا اَلَّذِیْ یُضْرَبُ الْاٰنَ یا اَلَّذِیْ یُضْرَبُ غَدًا مثلاً اسم فاعل اور اسم مفعول کا صیغہ واحد مذکر کا ہے تو الف لام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمعنی (اَلَّذِیْ) اور واحد مؤنث کا ہے تو بمعنی (اَلَّتِیْ) ہوگا اور تثنیہ مذکر میں بمعنی (اَلَّذَانِ) یا (اَلَّذَیْنِ) اور مؤنث میں بمعنی (اَللَّتَانِ) یا (اَللَّتَیْنِ) اور جمع مذکر میں مفعول بمعنی فعل ماضی ،یا حال یا استقبال ہوتے ہیں اور (ذُوْ) بمعنی (اَلَّذِیْ) یعنی بمعنی اسم موصول قبیلۂ بنی طے کی لغت میں آیا ہے جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبَکَ۔

ترکیب:

(جَاءَ نِیْ) ترکیب معلوم (ذُوْ) اسم موصول مبنی بر سکون (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اُس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر فتح (ضَرَبَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل۔ مرفوع محلا (جَاءَ) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس وہ آیا جس نے تجھ کو مارا۔

قبیلۂ بنی طی کے (اکثر و بیشتر استعمال میں یہ (ذُو) واحد، تثنیہ، جمع و مؤنث سب کے لئے آتا ہے جیسے جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبَکَ اور جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبُوْکَ اور جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبْتُکَ جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبَاکَ جَاءَ نِیْ ذُوْضَرَبْتُکَ اور تینوں حالت رفع، نصب، جر میں (ذُوْ) ہی رہتا ہے کہ مبنی ہے۔

اور کبھی (ذُوْ) کو صرف واحد، مثنیٰ، مجموع مذکر کے لئے استعمال کرتے ہیں اور واحد تثنیہ ، جمع مؤنث کے لئے لفظ (ذات) مضموم اور کبھی اس (ذُوْ) کو اُس (ذُوْ) کی طرح معرب استعمال کرتے ہیں جو اسمائے ستہ مکبرہ میں آنے والا ہے جس کے معنی ہیں (صاحب) جیسے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذُوْمَالٍ بمعنی صَاحِبُ مَالٍ یعنی واحد مذکر کے لئے (ذُوْ) اور تثنیہ کے (ذَوَانِ) اور جمع کے لئے (ذُوُوْنَ) اور اَذْوَاءُ اور واحد مؤنث کے لئے (ذَاتُ) اور تثنیہ مؤنث کے لئے (ذَوَاتَانِ) اور جمع کے لئے (ذَوَاتٌ) اور حالت رفع میں (ذُوْ) اور بحالت نصب میں ذَا اور بحالت جر (ذِیْ)۔

تنبیہ ۳۲ تا ۳۵:

المصباح المنیر اور مہر منیر دونوں میں کہ (اَلضَّارِبُ) اَلَّذِیْ هُوَ ضَارِبٌ یا اَلَّذِیْ ضَرَبَ کے معنی میں ہے اور اَلْمَضْرُوْبُ اَلَّذِیْ هُوَ مَضْرُوْبٌ یا اَلَّذِیْ ضَرَبَ کے معنی میں ہے۔

اقول:

دونوں میں اول تقدیر غلط ہے کہ (اَلضَّارِبُ) میں الف لام بمعنی (اَلَّذِیْ) ہے اور (ضَارِبٌ) بمعنی فعل ماضی یا حال یا استقبال۔ کَمَا مَرَّ۔

اسی طرح (اَلْمَضْرُوْبُ) میں پھر یہ (هُوَ) کہاں سے ٹھونس دیا۔ یہ اپنی طرف سے ٹھونس ٹھانس مسائل سے ناواقف ہونے پر مبنی ہے۔

نیز المصباح المنیر میں ہے کہ ای و ایة تنہا اسم موصول نہیں بنتے بلکہ ان کا مضاف الیہ ضمیر جمع مذکر غائب نہیں ہوتا۔ صرف (ای) کا ہوتا ہے اور (ایة) کا ضمیر جمع مؤنث غائب (هُنَّ)۔ نیز اسی میں ہے کہ (اَیٌّ) ندا اور جواب ندا کے درمیان برائے فصل آتا ہے جیسے (یَـا اَیُّهَـا الرَّجُلُ) یہ بھی غلط بلکہ اغلط ہے۔ جواب ندا کے معنی سمجھے نہیں اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔ اس میں (اَیٌّ) حرف ندا (یـا) اور (اَلرَّجُلُ) کے درمیان فاصل ہے اور (اَلـرَّجُـلُ) جواب ندا نہیں۔ بلکہ منادی معرف بللام ہے جواب ندا تو جملہ ہوتا ہے اور (اَلرَّجُلُ) جملہ نہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم اسمائے افعال وآں بر دو قسم است اول بمعنیٰ امر حاضر چوں رُوَیْدَ و بَلْهَ وحَيَّهَلْ وهَلُمَّ دوم بمعنیٰ فعل ماضی چوں هَيْهَاتَ وشَتَّانَ۔

چوتھی قسم اسمائے افعال اور یہ دو قسم پر ہیں اول بمعنی امر حاضر معروف جیسے رُوَيْدَ وبَلْهَ وحَيَّهَلْ وهَلُمَّ دوم بمعنی فعل ماضی جیسے هَيْهَاتَ وشَتَّانَ۔

(رُوَيْدَ) بمعنی (اَمْهِلْ) امر حاضر معروف متعدی ہے جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا زید کو ضرور مہلت دو۔

ترکیب:

(رُوَيْدَ) اسم فعل مبنی بر فتح۔ مبتدا مرفوع محلاً اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون تا علامت خطاب مبنی بر فتح۔ (زَيْدًا) مفعول بہ (رُوَيْدَ) اسم فعل مبتدا اپنے مفعول بہ اور قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔ اور (بَلْهَ) بمعنی (دَعْ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے بَلْهَ زَيْدًا۔ زید کو ضرور چھوڑ دو۔

اس کی ترکیب بھی اسی طرح ہوگی۔

حَيَّهَلْ) بمعنی (اِئْتِ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے حَيَّهَلَ الصَّلٰوةَ نماز کے لئے آؤ جس کی ترکیب بھی حسب سابق۔

(هَلُمَّ) بمعنی (اَحْضِرْ) امر حاضر معروف یہ بھی متعدی ہے جیسے (هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمْ) اپنے گواہوں کو حاضر کرو۔ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لئے براستعمال افصح (هَلُمَّ) ہی آتا ہے۔

اسی طرح مذکورہ اسمائے افعال۔ یہاں پر بقرینہ (شُهَدَائَكُمْ) جمع مذکر کے لئے ہے نظر برآں (هَلُمَّ) میں اَنْتُمْ پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون قائم مقام خبر (تا) علامت خطاب مبنی بر ضم (میم) علامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع مذکر مبنی بر سکون اور (هَيْهَاتَ) بمعنی (بَعُدَ) فعل ماضی معروف لازم ہے جیسے هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ۔ بلاشک دور ہو گیا عید کا دن

(هَيْهَاتَ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح (يَوْمُ) مضاف (الْعِيْدِ) مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل قائم مقام خبر (هَيْهَاتَ) اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(شَتَّانَ) بمعنی (اِفْتَرَقَ) فعل ماضی معروف لازم ہے اور کم از کم دو فاعل کا مقتضی کہ افتراق دو سے کم میں متحقق نہیں ہوتا۔ جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔ بیشک زید و عمر و جدا ہو گئے۔ ترکیب حسب سابق اور کبھی (شَتَّانَ بمعنی (بَعُدَ) آتا ہے جیسے شَتَّانَ مَابَيْنَهُمَا ۔اس میں (مَا) سے مراد (بون) بمعنی (دوری) نظر بر آں معنی یہ ہوئے کہ بیشک اُن دونوں میں دوری ہو گئی۔

مخفی نہ رہے کہ تمام اسمائے افعال بمعنی امر ہوں یا بمعنی ماضی، معنی تاکید پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اسی واسطے ہم نے ہر ایک کے ترجمے میں تاکید کا لحاظ رکھا ہے۔

تنبیہ ۳۶:

المصباح المنیر اور مہر منیر میں قدرے اختلاف لفظی کے ساتھ ہے اور بہت سے اسمائے افعال ہیں جو امر حاضر کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً تَعَالَ کہ اِيْتِ (تو آ کے معنی میں ہے۔)

اقول:

یہ غلط ہے کہ (تَعَالَ) اسم فعل نہیں بلکہ یہ باب تفاعل سے امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ جس کو بمعنی (اِيْتِ) استعمال کرتے ہیں۔

یہ اصل میں (تَعَالَيُ) تھا بروزن (تَقَابَلُ) بوجہ وقف اس کا ضمہ گر کر لام ساکن ہو گیا اور اس کی (یا) گری تو (تَعَالَ) رہ گیا۔ حالت وقف میں (تَعَالْ) بسکون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لام کہتے ہیں۔غلط بیانی دیوبندی صاحبان کے یہاں کَـابِـرًا عَـنْ کَـابِرٍ چلی آرہی ہے۔

عقائد کے بیان میں غلط بیانی کرتے رہے۔اب لغت عرب وغیرہ میں غلط بیانی شروع کردی۔

اور دونوں صاحبوں کی اُردوئے معلّٰی ملاحظہ ہو کہ فرماتے ہیں (امر حاضر کے معنوں میں) ایسی زبان پر دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علماء دیوبند سے اردو سیکھی۔ لکھنؤ کی ٹکسالی زبان چھوڑ کر سیکھنے کے لئے دیوبند کی اردو رہ گئی تھی جہاں روٹی کو (رُٹّی) اور گاڈی کو (گڈّی) بولتے ہیں۔تف بدیں مذہب ناپاک وبریں گندہ خیال۔

ارے بے ادبو! وہ تو اس سیکھنے سے پاک تھے۔اُن کو تو سب کچھ اللہ عزوجل نے ہی سکھایا۔

تعلیم جبرئیل امیں تھی برائے نام
حضرت وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے

ان دیوبندی شروح کو دیکھ کر طلبہ کے علم میں ترقی ہوگی یا جہل میں۔سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم اسمائے اصوات چوں اُخ اُخ واُفْ وبَخٌّ ونَخٌّ وغَاقِ۔

پانچویں قسم اسمائے اصوات جیسے اُخ اُخ اور اُفْ اور بَـخٌّ اور نَـخٌّ اور غَاقِ۔

اسم صوت وہ لفظ ہے جو کسی امر عارض کے وقت انسان کی زبان سے طبعی طور پر صادر ہو جیسے بروقت شدید کھانسی (اُخ اُخ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بروقت تکلیف وکراہت (اُف) اور بروقت خوشی (بَخٍ) اور (بَخٍ بَخٍ) بھی بروقت مبالغہ بولتے ہیں یا وہ لفظ جس سے کسی حیوان کو آواز دی جائے جیسے اونٹ کو بٹھانے کے لئے:

(نَخْ) یا (نَخٌّ) یا (نَخٍّ) یا وہ لفظ جو کسی آواز کی حکایت ہو جیسے (غَاقِ) آواز زاغ کی حکایت ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (اُف) اسم فعل بھی ہے۔

اس تقدیر پر بمعنی (اَتَضَجَّرُ) یا (اَتَکَرَّہُ) ہوتا ہے جو بمعنی (تَضَجَّرْتُ) اور (تَکَرَّهْتُ) ہیں تاکہ اسم فعل امر حاضر معروف اور ماضی معروف میں منحصر رہے۔

آیت کریمہ (فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ) میں دونوں ہو سکتا ہے اسی واسطے مفسرین دونوں کے ساتھ تفسیر فرماتے ہیں۔ بہر دو تقدیر حاصل معنی یہ کہ ماں باپ کے ساتھ انتہائی ادب ضروری ہے حتّٰی کہ ایسا کلمہ بھی زبان پر نہ لایا جائے جس سے معلوم ہو کہ اُن کی جانب سے تمہارے دل میں گرانی ہے۔

تنبیہ ۳۷:

المصباح المنیر اور مہر منیر میں اسمائے اصوات کی تعریف بایں الفاظ بیان فرمائی ہے کہ (اصطلاح میں ان اسموں کو اصوات کہتے ہیں جو کسی کی آواز نقل کرنے کے لئے یا کسی جانور وغیرہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جائیں)۔

اقول:

یہ تعریف ناقص ہے کہ (اُخ اُخ) اور (اُف) اور (بَخٍ) پر صادق نہیں۔ کیونکہ یہ تینوں نہ تو کسی آواز کی نقل ہیں نہ کسی جانور وغیرہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ نیز (جانور وغیرہ) میں (وغیرہ) کیا چیز ہے اور اس (وغیرہ) کو پکارنے کے لئے کون سا اسم استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دیو بندی اضافہ ہے جس کا لغت عربیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پتہ نہ کتب نحو میں نشان۔ اسی واسطے ہے ظاہر البطلان۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم اسمائے ظروف، ظروف زمان چوں اِذْ و اِذَا و مَتٰی و کَیْفَ و اَیَّانَ و اَمْسِ و مُذْ و مُنْذُ و قَطُّ و عَوْضُ و قَبْلُ و بَعْدُ وقتیکہ مضاف باشد و مضاف الیہ محذوف منوی باشد و ظروف مکان چوں حَیْثُ و قُدَّامُ و تَحْتُ و فَوْقُ وقتیکہ مضاف باشد و مضاف الیہ محذوف منوی باشد۔

چھٹی قسم اسمائے ظروف، ظرف زمان جیسے اِذْ اور اِذَا اور مَتٰی اور کَیْفَ اور اَیَّانَ اور اَمْسِ اور مُذْ اور مُنْذُ اور قَطُّ اور عَوْضُ اور قَبْلُ اور بَعْدُ جب کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو اور ظروف مکان جیسے حَیْثُ اور قُدَّامُ اور تَحْتُ اور فَوْقُ جس وقت مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔

اسم ظرف دو قسم پر ہے اول وہ جو کسی خاص فعل کے زمان یا مکان پر دلالت کرے یہ (مَفْعَلُ) یا (مَفْعِلُ) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرِبٌ اس کے معنی ہیں مارنے کا وقت یا مارنے کی جگہ۔ یہ مبنی نہیں۔

دوم وہ جو کسی خاص فعل کے زمان یا مکان پر دلالت نہ کرے بلکہ ان کی دلالت مطلقاً زمانہ یا مکان پر ہوتی ہے۔ یہاں پر ایسے ہی اسمائے ظروف کا بیان مقصود ہے جو مبنی ہوتے ہیں۔ یہ دو قسم پر ہیں۔

اول ظروف زمان جیسے (اِذْ) اسم زمان مبنی بر سکون برائے زمانۂ ماضی جیسے قَدِمَ زَیْدٌ اِذْ عَمْرٌو نَائِمٌ زید سفر سے واپس آیا جب کہ عمرو سو رہا تھا اور (اِذَا) اسم زمان مبنی بر سکون برائے زمانۂ مستقبل جیسے اٰتِیْکَ اِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ میں تمہارے پاس آؤں گا جب کہ آفتاب طلوع ہوگا اور (مَتٰی) اسم زمان مبنی بر سکون برائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفہام جیسے مَتٰی صَلَّیْتَ۔ تم نے کب نماز پڑھی اور مَتٰی تُصَلِّیْ تم کب نماز پڑھو گے۔

اور (کَیْفَ) اسم ظرف (مجازاً مبنی بر فتح حالت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے جیسے کَیْفَ یَقُوْمُ زَیْدٌ کیسے کھڑا ہوتا ہے زید یعنی سہارے سے یا بغیر سہارے۔ اس ترکیب میں بنا بر حال منصوب محلاً ہوتا ہے اور کَیْفَ زَیْدٌ زید کیسے ہے یعنی تندرست ہے یا بیمار۔ اس ترکیب میں بنا بر خبریت مرفوع محلاً ہوتا ہے اور (اَیَّانَ) اسم ظرف برائے زمانہ مستقبل مبنی بر فتح جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ۔ جزا کا دن کب ہوگا

اور (اَمْسِ) اسم ظرف بمعنی کل گذشتہ مبنی بر کسر۔ اور (مُذْ) اور (مُنْذُ) دونوں اسم ظرف ہیں۔

اسم مبنی بر سکون۔ دوم مبنی بر ضم۔

دونوں کبھی فعل متقدم کی اول مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں جیسے مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یا مُنْذُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ میں نے اُس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا یعنی اُس کو نہ دیکھنے کی اول مدت یوم جمعہ ہے۔ اور کبھی جمع مدت بیان کرنے کے لئے آتے ہیں جیسے مَارَأَیْتُہٗ مُذْ یا مُنْذُ یَوْمَانِ میں اُس کو دو دن سے نہیں دیکھا۔ یعنی نہ دیکھنے کی کُل مدت دو دن ہے اور (قَطُّ) اسم ظرف مبنی بر ضم۔ فعل ماضی منفی کے لئے آتا ہے یعنی یہ بیان کرنے کے لئے کہ فعل ماضی گذشتہ تمام زمانوں میں منفی ہے جیسے مَارَأَیْتُہٗ قَطُّ میں نے اُس کو کبھی نہیں دیکھا اور (عَوْضُ) اسم ظرف ہے فعل مستقبل منفی کے لئے آتا ہے یعنی یہ بیان کرنے کے لئے کہ فعل تمام آنے والے ازمنہ میں منفی ہے جیسے لَااَرَاہُ عَوْضُ میں اُس کو کبھی نہ دیکھوں گا اور (قَبْلُ) اور بَعْدُ اسم ظرف ہیں یہ دونوں اور (عَوْضُ) اُس وقت مبنی بر ضم ہوتے ہیں جب کہ ان کا مضاف الیہ عبارت سے حذف کر دیا جائے اور اس کے معنی مراد ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم ظروف مکان (حَیْثُ) اسم ظرف برائے مکان مبنی بر ضم جیسے اُصَلِّیْ حَیْثُ صَلَّیْتَ میں نماز پڑھتا ہوں جہاں تم نے نماز پڑھی تھی۔ اور (قُدَّامُ) اسم ظرف برائے مکان بمعنی (پیش) اور (تَحْتَ) اسم ظرف برائے مکان بمعنی زیر اور (فَوْقَ) اسم ظرف برائے مکان بمعنی بالا۔ یہ چاروں اُس وقت مبنی بر ضم ہوتے ہیں جب کہ ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے اور اُس کے معنی مراد ہوں جیسے بروقت قرینہ ھٰذَا قُدَّامُ یعنی (قُدَّامُکَ) یہ تمہارے سامنے ہے اور ھٰذَا تَحْتُ یعنی (تَحْتُکَ) یہ تمہارے نیچے ہے اور ھٰذَا فَوْقُ یعنی (فَوْقُکَ) یہ تمہارے اوپر ہے۔

مخفی نہ رہے کہ (حَیْثُ) مثال مذکورہ میں مبنی بر ضم ہے اور اُس کا مضاف الیہ حقیقۃً عبارت میں مذکور نہیں کہ وہ مصدر ہے جس کو جملہ مابعد متضمن ہوتا ہے اور وہ عبارت میں مذکور نہیں لیکن اُس کے معنی مراد ہیں۔

تنبیہ ۳۸ تا ۴۶:

المصباح المنیر میں ہے کہ ظرف زمان کی دو قسم ہیں۔

اول ظرف زمان جو معین زمانہ پر دلالت کرتے ہیں جیسے

یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقْتُ الظُّهِيْرَةِ السَّاعَةِ الْيَوْمَ وغیرہ یہ بے شمار ہیں اور یہ سب کے سب معرب ہیں۔ ان کو نحومیر میں بیان نہیں کیا گیا۔

اقول:

یہ دونوں باتیں غلط ہیں کیونکہ (اَمْسِ) معین زمانہ پر دلالت کرتا ہے اور معرب نہیں بلکہ مبنی ہے اور نحومیر میں مذکور بھی ہے پھر فرمایا:

دوم وہ ظرف زمان ہیں جو مبہم زمانے کو بتاتے ہیں ان میں کوئی تعین نہیں ہے اور یہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے، وقت زمان، حین یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کے سب مبہم زمانے پر دلالت کرتے ہیں۔حالانکہ ان میں کوئی بھی مبنی نہیں پھر فرمایا (اس طرح مساء بمعنی شام بھی اسم ظرف مبنی ہے) یہ بھی غلط ہے کہ (مسا مبنی نہیں بلکہ معرب ہے کمافی الرضی جلد دوم صفحہ ۱۱۷۔

پھر المصباح المنیر میں فرمایا کہ (عَــوُضُ) اسم ظرف بمعنی (ہرگز) یہ فعل مضارع کے بعد استعمال ہوتا ہے اور یہ زمانہ مستقبل میں نفی استغراق کا فائدہ دیتا ہے۔

اور مہر منیر میں ہے کہ عوض عین کے فتح اور ضاد معجمہ کے ضمہ کے ساتھ بمعنی (کبھی) ہرگز دونوں صاحبان کا (عَــوُضُ) کو بمعنی (ہرگز) قرار دینا غلط ہے کیونکہ لفظ (ہرگز) تاکید نفی کے لئے آتا ہے اور (عَوُضُ) میں تاکید نہیں۔

پھر اول صاحب کا یہ فرمانا بھی غلط ہے کہ (نفی استغراق کا فائدہ دیتا ہے) بلکہ یوں کہنا تھا کہ (استغراق نفی کا فائدہ دیتا ہے)۔

پھر اول صاحب نے فرمایا کہ (دوسرے وہ ظروف مکان جو ابہام کے ساتھ مکان پر دلالت کرتے ہیں وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں یہ حکم فی نفسہٖ بھی غلط ہے کہ لفظ مکان بھی ظرف مکان ہے اور ابہام کے ساتھ مکان پر دال۔پھر بھی مبنی نہیں۔قرآن کریم میں ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۔اور یہ حکم علی الاطلاق بھی غلط کہ (فوق) اور (تحت) اور (قدام) کا مضاف الیہ اگر مذکور ہو تو مبنی نہیں ہوتے بلکہ معرب ہوتے ہیں یہ بات تو اسی نحو میر کے ارشاد (وقتیکہ......الخ) سے مستفاد ہوتی ہے جس کی شرح فرما رہے ہیں لیکن استفادہ کے لئے جوہر لطیف درکار اور اُس کا یہاں پر فقدانِ بسیار۔

نیز مہر منیر میں (کیف) کے متعلق فرمایا کہ شیخ رضی نے لکھا ہے کہ ''اخفش کے مذہب پر کیف ظرف ہے۔'' (کیونکہ ان کے نزدیک یہ استفہام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ (عـلـی) کے معنی کو متضمن ہے، اگر یہ نشان زدہ عبارت شیخ رضی کے مقولہ میں داخل ہے تو یہ شیخ رضی پر افتراء ہوا کہ انہوں نے یہ نہیں لکھا ہے۔ انہوں نے تو جلد دوم صفحہ ۱۰۹ پر یہ لکھا ہے کہ (کیف) بمعنی (عـلٰی اَیِّ حـالٍ) ہے اور اگر یہ عبارت شیخ رضی کے مقولہ میں داخل نہیں تو یہ امام اخفش پر افتراء ہے جو دیوبندی صاحبان عادۃً کیا کرتے ہیں۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

ہفتم اسمائے کنایات چوں کَـمْ و کَـذَا کنایت از عدد و کَیْـتَ و ذَیْـتَ کنایت از حدیث۔

ساتویں قسم اسمائے کنایات جیسے کَـمْ اور کَـذَا کنایہ عدد سے اور کَیْـتَ اور ذَیْتَ کنایہ بات سے۔

ساتویں قسم اسمائے کنایات ہیں۔ یہ (کنایہ) کی جمع ہے۔

لغت اور اصطلاح دونوں میں اس کے معنی ہیں معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جو اس پر صراحۃً دلالت نہ کرے اور اس سے بھی ہر ایسا اسم مراد نہیں بلکہ مخصوص اسماء جن کا بیان آئندہ آرہا ہے اور وہ از قبیل مبہات ہیں جیسے (کَـمْ) اور (کَـذَا) یہ عدد مبہم پر دلالت کرتے ہیں۔ دونوں مبنی بر سکون۔ (کم) دو قسم پر ہے

اول استفہامیہ جیسے (کَمْ رَجُلاً عِنْدَکَ) تمہارے پاس کتنے مرد ہیں؟

دوم خبریہ جیسے کَـمْ دَارٍ بَـنَـیْـتُ۔ کتنے گھر بنا ڈالے میں نے اور عِـنْـدِیْ کَذَا دِرْهَمًا میرے پاس اپنے درہم ہیں۔

(کم) استفہامیہ اور (کذَا) کا مابعد بنا بر تمیز منصوب ہوتا ہے۔

یہ دونوں مضاف نہیں ہوتے اور (کـم) خبریہ کا مابعد مضاف الیہ ہونے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بناء پر مجرور اور (کَم) خبریہ مضاف ہوتا ہے اور (کَیتَ) اور (ذَیتَ) مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں اور مبنی بر فتح اور دونوں واو عطف کے ساتھ مکرر مستعمل ہوتے ہیں جیسے قُلتُ کَیتَ و کَیتَ یا قُلتُ ذَیتَ و ذَیتَ۔ دونوں کے معنی میں نے ایسا ایسا کہا (کم) وغیرہ کی طرح ان کی تمیز نہیں آتی۔

تنبیہ ۴۷ تا ۴۹:

المصباح المنیر میں ہے کہ (کَم وَ کَذَا) دونوں مضاف واقع ہوا کرتے ہیں اور ان کا مابعد مضاف الیہ واقع ہوتا ہے جیسے کَذَا دِرْهَمًا عِندِی۔ (اتنے اتنے درہم ہیں میرے پاس) کَمْ دِرْهَمًا عِندَکَ (کتنے درہم ہیں تیرے پاس)

اقول:

یہ غلط ہے کہ (کَذَا) اور (کَمْ) استفہامیہ مضاف نہیں ہوتے اور نہ ان کا مابعد مضاف الیہ۔ بصیرت کا فقدان تو ہے ہی بصارت بھی کمزور پڑ گئی۔

دونوں مثالوں میں مابعد کو یعنی (دِرْهَمًا) کو منصوب ذکر کیا ہے اور فرمایہ چکے کہ مابعد مضاف الیہ واقع ہوتا ہے۔

لاحول و لاقوۃ تم بھی کوئی انساں ہو
تحریر شرح اور تم لاحول و لاقوۃ

پھر مثال اول کے ترجمے میں فرماتے ہیں (اتنے اتنے درہم ہیں میرے پاس) یہ (اتنے) کی تکرار کہاں سے آ گئی۔ مثال میں تو (کذا) مکرر نہیں ترجمہ بھی صحیح نہیں آتا اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔ سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب وہی مُلّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

ہشتم مرکب بنائی چوں اَحَدَعَشَرَ.

آٹھویں قسم مرکب بنائی جیسے اَحَدَعَشَرَ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مرکب کو (بنائی) کہتے بایں وجہ کہ (بنائی) اسم منسوب ہے جس کے معنی ہیں بناوالا اور یہ (بنا) والا بایں معنی ہیں کہ دونوں جز مبنی ہوتے ہیں۔

مرکب بنائی کی تعریف یہ ہے کہ وہ مرکب جس کا جز وثانی حرف عطف کے معنی کو خود متضمن ہو یا اُس کی اصل یا کسی اور حرف کے معنی کو متضمن ہو۔حرف عطف کے معنی کو خود متضمن ہو جیسے اَحَدَعَشَرَ کہ اصل میں (اَحَدٌوَّعَشَرٌ) تھا یا اُس کی اصل متضمن ہو جیسے حَادِیَ عَشَرَ کہ اس کا جز وثانی خود تو متضمن نہیں بلکہ اس کی اصل یعنی (اَحَدَعَشَرَ) متضمن ہے کیونکہ (حَادِیَ عَشَرَ) بنا ہے (اَحَدَعَشَرَ) سے۔

اسی طرح (ثَانِیَ عَشَرَ) بنا ہے (اِثْنَاعَشَرَ) سے اور (ثَالِثَ عَشَرَ) بنا ہے (ثَلٰثَةَعَشَرَ) سے (رَابِعَ عَشَرَ) بنا (اَرْبَعَةَعَشَرَ) سے اسی طرح (تَاسِعَ عَشَرَ) تک اور کسی دوسرے حرف کے معنی کو متضمن ہو جیسے بَیْتَ بَیْتَ کہ اصل میں (بَیْتَ لِبَیْتِ) تھا اور یہ اصل میں (بَیْتِیْ مُلَاصِقٌ لِبَیْتِکَ) ہے تو (بَیْتَ) ثانی لام حرف جار کے معنی کو متضمن ہے۔

جس مرکب بنائی کا جز وثانی حرف عطف کے معنی کو متضمن ہوتا ہے اُس کو مرکب عددی کہتے ہیں اور یہ باختلاف صیغہائے مذکر ومؤنث (اَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَعَشَرَ) تک اور (حَادِیَ عَشَرَ) سے (تَاسِعَ عَشَرَ) تک ہے۔یعنی کل اٹھارہ صیغے ہیں۔ان کے دونوں جز مبنی بر فتح ہوتے ہیں بجز (اِثْنَاعَشَرَ) کہ اُس کا جز واول معرب ہے۔بحالت رفع (اِثْنَاعَشَرَ) اور بحالت نصب وجر (اِثْنَیْ عَشَرَ) اور جز وثانی مبنی بر فتح۔الحاصل مرکب بنائی دو قسم پر ہے۔

اول وہ جو خود یا باعتبار اصل حرف عطف کے معنی پر مشتمل ہو اور یہ اٹھارہ صیغے ہیں۔

دوم وہ جو کسی دوسرے حرف کے معنی کو متضمن ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۵۰ تا ۵۳:

المصباح المنیر میں ہے کہ مرکب بنائی کا تعلق صرف اُن اعداد سے ہے جن میں حرف عطف واو پوشیدہ ہوتا ہے اور اس حرف کے معنیٰ کی وجہ سے اس مرکب کا نام مرکب بنائی ہے۔ اعداد میں اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ تک مرکب بنائی کہلاتا ہے۔

اقول:

مندرجہ بالا چاروں باتیں غلط ہیں۔

اول اس لئے کہ مرکب بنائی غیر اعداد میں بھی ہوتا ہے۔ جیسے بَيْتَ بَيْتَ كَمَامَرَّ۔

دوم اس لئے کہ جن اعداد میں (واو) حرف عطف پوشیدہ نہیں ہوتا وہ بھی مرکب بنائی ہیں جیسے حَادِيَ عَشَرَ وغیرہ۔

سوم اس لئے کہ مرکب بنائی کی وجہ تسمیہ اُس حرف عطف کے معنیٰ نہیں بلکہ اُس کے اجزاء کا مبنی ہونا كَمَامَرَّ۔

چہارم اس لئے کہ اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک میں مرکب بنائی منحصر نہیں بلکہ (حَادِيَ عَشَرَ سے تاسِعَ عَشَرَ) تک بھی مرکب بنائی ہے۔ یہ ہے ان فاضل دیوبند کی نحودانی جو خُزَعْبِيْلَات سے ہے مرکب لاثانی۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملّا
حال طفلاں زبوں شده است

فصل:

بدانکہ اسم بردو ضرب است معرفہ ونکرہ۔ معرفہ آن است کہ موضوع باشد برائے چیزے معین وآں برہفت نوع ست۔ اول مضمرات۔ دوم اعلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں زَیْد و عمرو سوم اسمائے اشارات چہارم اسمائے موصولہ وایں دو قسم را مبہمات گویند پنجم معرفہ بہ ندا چوں یَا رَجُلُ ششم معرفہ بالف لام چوں اَلرَّجُلُ ہفتم مضاف بہ یکے از ینہا چوں غُلَامُہٗ و غُلَامُ زَیْدٍ و غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ و غُلَامُ الرَّجُلِ ونکرہ آں است کہ موضوع باشد برائے چیزے غیر معین چوں رَجُلٌ و فَرَسٌ۔

جان لو کہ اسم دو قسم پر ہے معرفہ اور نکرہ۔ معرفہ وہ اسم ہے جو خاص کیا گیا ہو معین چیز کے ساتھ اور وہ سات قسم پر ہے۔

پہلی قسم مضمرات دوسری قسم اعلام جیسے زید اور عمرو. تیسری قسم اسمائے اشارات۔ چوتھی قسم اسمائے موصولہ اور ان دونوں قسموں کو مبہمات کہتے ہیں۔

پانچویں قسم معرفہ بہ ندا جیسے یا رجل چھٹی قسم معرفہ بالف ولام جیسے الرجل ساتویں قسم مضاف ان میں سے کسی ایک کی طرف جیسے غُلَامُہٗ اور غُلَامُ زَیْدٍ اور غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ اور غُلَامُ الرَّجُلِ اور نکرہ وہ اسم ہے جو خاص ہو غیر معین چیز کے ساتھ جیسے رَجُلٌ اور فَرَسٌ۔

(مبہمات) یہ جمع ہے (مُبْھَمٌ) کی نہ (مُبْھَمَۃٌ) کی۔ کیونکہ موصوف اسم ہے (اِسْمٌ مُبْھَمٌ) نہ (اِسْمٌ مُبْھَمَۃٌ)۔

اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کو (مبہمات) اس لئے کہتے ہیں کہ ان کے معنی میں (ابہام) یعنی خفا ہوتا ہے جو اسم اشارہ میں بذریعہ صفت یا اشارہ حسیہ زائل کیا جاتا ہے اور اسم موصول میں بذریعہ صلہ۔

اول جیسے کسی متکلم نے کہا ھٰذَا تَاجِرٌ یہاں پر (ھٰذَا) کے معنی میں (خفا) یعنی پوشیدگی بایں معنی ہے کہ (ھٰذَا) کے معنی ہیں مفرد مذکر جس کی طرف کسی عضو سے اشارہ کیا جائے۔ یہ زید، عمرو، خالد وغیرہ سے ہر ایک ہوسکتا ہے کسی ایک کو معین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ (ھٰذَا) کہنے کے ساتھ ساتھ متکلم مثلاً ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی اشارہ کرے۔

اب اگر ہاتھ سے اشارہ زید کی طرف کیا تو وہ مشار الیہ قرار پایا اور مذکورہ بالا (خفاء) دور ہو گیا اور اگر عمرو کی جانب تو وہ ھکذا۔ اور اگر یوں کیا (ھٰذَا الَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْاٰنَ تَاجِرٌ) تو (ھٰذَا) کی صفت ہے۔

دوم جیسے اَلَّذِیْ جَاءَ نِیْ الْاٰنَ تَاجِرٌ جو میرے پاس ابھی آیا تھا تاجر ہے۔

(اَلَّذِیْ) کے معنی میں بھی ابہام ہے کہ اس کے معنی ہیں مفرد مذکر جو زید، عمرو بکر، خالد میں سے ہر ایک پر صادق آتا ہے۔

جَاءَ نِیْ الْاٰنَ کہنے سے وہ (خفا) دور ہوا اور متعین ہو گیا کہ (اَلَّذِیْ) کا مصداق (متکلم کے پاس ابھی آنے والا ہے)۔

غرضکہ اسمائے اشارہ اپنے معنی یعنی مشار الیہ کے ابہام کو دور کرنے میں صفت کے محتاج ہیں یا اشارہ حسیہ کے۔ اور اسمائے موصولہ اپنے صلہ کے۔

(غُلَامُہٗ) یہ مضاف بسوئے ضمیر کی مثال ہے (غُلَامُ زَیْدٍ) یہ مضاف بسوئے علم کی مثال ہے (غُلَامُ ھٰذَا) یہ مضاف بسوئے اسم اشارہ کی مثال ہے (غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ) یہ مضاف بسوئے اسم موصول کی مثال ہے۔ اس میں (عِنْدِیْ) مضاف مضاف الیہ سے مل کر (ثَبَتَ) فعل مقدر کا مفعول فیہ ہے (غُلَامُ الرَّجُلِ) یہ مضاف بسوئے معرفہ بالف ولام کی مثال ہے اور (مضاف بہ یکے ازیں ہا) سے مراد وہ جو معرفہ بہ ندا کے ماسوا کی طرف مضاف ہو کیونکہ معرفہ بہ ندا کی طرف کوئی اسم مضاف نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ معرفہ بہ ندا منادی ہوتا ہے۔ جب کوئی اسم اُس کی طرف مضاف ہوگا تو معرفہ بہ ندا منادی نہ رہے گا وہ اسم منادی ہو جائے گا۔

تنبیہ ۵۴ تا ۵۷:

المصباح المنیر اور مہر منیر دونوں میں بالفاظ مختلفہ ہے کہ (اسمائے اشارات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر مشار الیہ کے اور اسمائے موصولہ بدوں صلہ کے سننے والے کی نظر میں مبہم ہوتے ہیں اور اول میں اتنا اور ہے کہ (مشار الیہ سے اسمائے اشارہ کی وضاحت ہوتی ہے)۔

اقول:

یہ غلط ہے دونوں صاحبان (مشار الیہ) کو نہیں سمجھے۔ سنو اور یاد رکھو، اسم اشارہ کے معنی کو مشار الیہ کہتے ہیں۔

کافیہ میں ہے (اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ مَاوُضِعَ لِمُشَارٍ اِلَيْهِ)

نظر براں آپ کی اول عبارت کے معنی یہ ہوئے کہ اسمائے اشارات بغیر مشار الیہ کے یعنی بغیر اپنے معنی کے سننے والے کی نظر میں مبہم ہوتے ہیں۔

اور دوم یہ کہ اسم اشارہ کی مشار الیہ سے یعنی اپنے معنی سے وضاحت ہوتی ہے یہ دونوں باتیں لغو ہیں کسی ذی عقل سلیم سے ان کا صدور ممکن نہیں۔

یہ دونوں فاضلِ دیوبند اسم اشارہ کی صفت کو مشار الیہ سمجھ بیٹھے ہیں جو مشار الیہ میں واقع (خفا) کو دور کرتی ہے جیسے ہماری پیش کردہ مثال میں (اَلَّذِیْ سَلَّمَ عَلَیَّ الْاٰنَ) پھر دونوں نے فرمایا کہ (مبھمات) جمع ہے (مُبْھِمَة) کی یہ غلط ہے کیونکہ یہ (مبھمات) اسماء کی صفات سے ہے تو (مبھم) کی جمع ہوئی جیسے مرفوعات جمع (مرفوع) ہے نہ (مرفوعة) اور منصوبات جمع (منصوب) ہے نہ (منصوبة) اور (مجرورات) جمع (مجرور) ہے نہ (مجرورة)۔

پھر دوسرے صاحب نے غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ کی ترکیب میں فرمایا کہ (عِنْدِیْ) مضاف (ی) ضمیر متکلم مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت مقدر کے متعلق ہو کر صلہ) یہ غلط ہے کیونکہ ظرف جب مقام صلہ میں واقع ہو تو تقدیر فعل واجب ہے تا کہ صلہ جملہ ہو اور (ثابت) جملہ نہیں بلکہ شبہ جملہ ہے۔ کمافی الاشمونی شرح الالفیہ جلد اول صفحہ ۱۶۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اول صاحب نے فرمایا کہ (کبھی قرینہ کی وجہ سے نکرہ شی معین پر دلالت کیا کرتا ہے جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ۔ یہاں پر ظاہر ہے کہ خاص مرد ہی مراد ہے تو ایسے نکرہ کو نحوی نکرۂ مخصصہ کہتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے اور نحویوں پر افترائے خالص کسی نحوی نے شی پر دلالت کرنے والے کو نکرۂ مخصصہ نہیں کہا کہ یہ کھلا ہوا تناقص ہے۔ شی معین پر دال ہے اور پھر بھی نکرۂ مخصصہ دونوں کا اجتماع محالِ ذاتی جیسے اجتماع سُنّی ودیوبندی۔ یہاں پر تخصیص کے معنی تقلیل اشتراک جس کو بقائے اشتراک لازم اور تعیین کے معنی نفی اشتراک جو عدم بقا کو مستلزم۔

مثال مذکور میں (رَجُلٌ) نکرۂ مخصصہ بایں معنی نہیں کہ وہ شی معین پر دلالت کرتا ہے اور اگر بایں معنی ہو تو نکرہ نہ رہے گا معرفہ ہو جائے گا بلکہ اس کے مخصصہ ہونے کے معنی یہ کما فی الجامی کہ جب (عِنْدِیْ) کہا تو معلوم ہوا کہ اُس کے بعد وہ چیز مذکور ہوگی جو (صحۃ الاستقرار عند المتکلم) کے ساتھ موصوف ہو۔

نظر برآں (عِنْدِیْ رَجُلٌ) میں واقع (رَجُلٌ) قوت میں رَجُلٌ مَوْصُوْفٌ بِصِحَۃِ الْاِسْتِقْرَارِ عِنْدَ الْمُتَکَلِّمِ ہوا۔

یہ نکرۂ مخصصہ معین پر دال نہیں کہ اس میں احتمالات کثیرہ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ زید ہو یا عمرو یا خالد وَھَلُمَّ جَرًّا. ان فاضلان دیوبند کی یہ شروح ہیں یا اباطیل وافترآت کا ذخیرہ۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی مُلّا
حال طفلاں زبوں شده است

بدانکہ اسم بر دو صنف است مذکر و مؤنث مذکر آں است کہ درو علامت تانیث نباشد چوں رَجُلٌ۔

ومؤنث آں است کہ درو علامت تانیث باشد چوں اِمْرَأَۃٌ وعلامت تانیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاراست (تا) چوں طَلْحَةُ والف مقصورہ چوں حُبْلٰی والف ممدودہ چوں حَمْرَاءُ وتائے مقدرہ چوں اَرْضٌ کہ دراصل اَرْضَةٌ بودہ است بدلیل اُرَیْضَةٌ زیرا کہ تصغیر اسمارا باصل خود بردو ایں را مؤنث سماعی گویند۔

جان لو اسم (متمکن) دو قسم پر ہے مذکر اور مؤنث۔

مذکر وہ اسم (متمکن) ہے جس میں تانیث کی علامت نہ ہو جیسے رجل اور مؤنث وہ اسم (متمکن) ہے جس میں تانیث کی علامت ہو جیسے امرا ۃ اور تانیث کی علامت چار ہیں (تا) جیسے طلحۃ (میں) اور الف مقصورہ جیسے حبلٰی (میں) اور الف ممدودہ جیسے حمراء (میں) اور تائے مقدرہ جیسے ارض (میں)۔

جو اصل میں ارضۃ تھا بدلیل اُرَیْضَةٌ اس لئے کہ تصغیر اسموں کو ان کی اصل کی طرف پھیر دیتی ہے اور اس کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔

سوال: مؤنث کی تعریف مذکور جامع نہیں کہ:

یہ (ھی) اور (ھذہ) اور (التی) وغیرہ پر صادق نہیں آتی کیونکہ ان کے آخر میں مصنف علیہ الرحمۃ کی بیان کردہ تینوں علامات تانیث میں سے کوئی بھی نہیں اور نہ ان میں (تا) مقدر ہوتی ہے۔

جواب: مذکر و مؤنث اسم متمکن کی قسمیں ہیں جس کی طرف ہم نے ترجمہ میں اشارہ کر دیا اور یہ تینوں اسم متمکن نہیں بلکہ اسم غیر متمکن ہیں تو ان پر تعریف کا نہ صادق آنا ضروری ہے۔ جس اسم میں (تا) مقدر ہوتی ہے مؤنث سماعی کی طرح اس کو مؤنث معنوی بھی کہا جاتا ہے۔ (تا) کا مقدر ہونا یوں معلوم ہوتا ہے کہ عربی کلام میں اُس اسم کی جانب ضمیرِ مؤنث راجع کریں جیسے (اَلنَّارُ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اس میں (هَا) ضمیر مؤنث (النار) کی طرف راجع کی گئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ (نار) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے۔ (حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا) اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (ھا) ضمیر مؤنث (حرب) کی جانب راجع کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ (حرب) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے یا اُس کی جانب فعل مؤنث کی اسناد ہو جیسے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اس میں (عیر) کی جانب (فَصَلَتْ) فعل مؤنث کی اسناد ہو جیسے وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اُس میں (عِیر) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے یا اُس کے لئے اسم اشارہ مؤنث استعمال کیا جائے جیسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ۔ اس سے معلوم ہوا کہ (جَهَنَّمُ) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے یا تصغیر میں (تا)۔ ظاہر ہو کہ تصغیر اسم کو اصل کی جانب پھیر دیتی ہے جیسے (هِنْدٌ) کی تصغیر (هُنَيْدَةٌ) اس سے معلوم ہوا کہ (هِنْدٌ) میں (تا) مقدر ہے اور اسی واسطے وہ مؤنث یا اس کی صفت یا خبر مؤنث لائی جائے جیسے اَلْكَتِفُ الْمَشْوِيَّةُ لَذِيْذَةٌ اس سے معلوم ہوا کہ (كَتِفٌ) بوجہ تقدیر (تا) مؤنث ہے وغیرہ علامات جو مطولات میں مذکور ہیں۔

مؤنث معنوی کے اسماء دو قسم پر ہیں۔

اول وہ جن کو اہل عرب تقدیر (تا) کا التزام کرنے کی بنا پر ہمیشہ مؤنث استعمال کرتے ہیں جیسے مذکورہ بالا اور مندرجہ ذیل:

(اُذُن) بمعنی (گوش) اور (اِصْبَعٌ) بمعنی (انگشت) اور (دَارٌ) بمعنی (خانہ) اور (سَاقٌ) بمعنی (پنڈلی) اور (نَعْلٌ) بمعنی (پاپوش) اور (يَدٌ) بمعنی (دست) اور (قَدَمٌ) بمعنی (پاؤں) اور (كَأْسٌ) بمعنی (پیالہ) اور (رِجْلٌ) بمعنی (پیر) اور (رِيْحٌ) بمعنی (ہوا) اور (فَخِذٌ) بمعنی (ران) اور (ذِرَاعٌ) بمعنی (کلائی) وغیرہ جن کی تفصیل لغت کی کتب منتہی الادب وغیرہ میں موجود ہے۔

دوم وہ جن کو مؤنث مذکر دونوں طرح استعمال کرتے ہیں۔

باعتبار تقدیر (تا) مؤنث اور باعتبار عدم تقدیر (تا) مذکر جیسے (حال) بمعنی (حالت) اور (طریق) بمعنی (راستہ) اور اس طرح سبیل اور (سوق) بمعنی (بازار) اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قمیص) بمعنی (پیراہن) اور (قِدر) بمعنی (ہانڈی) اور (سماء) بمعنی (آسمان) اور (سِکّین) بمعنی (چھری) اور (عنق) بمعنی گردن وغیرہ۔

تنبیہ ۵۸ تا ۵۹:

مہر منیر صفحہ ۵۳ میں کہ (ثَدْیٌ) بمعنی پستان اور (ذھب) اور (تبر) بمعنی (زر) اور (ینبوع) بمعنی (چشمۂ آب) کو مؤنث پڑھنا واجب ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے بلکہ ان میں آخری تین مذکر ہیں اور اول کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز۔ کما فی المنجد اور المصباح المنیر صفحہ ۵۵ میں ہے کہ ہر جاندار کی مادہ کو انثی اور مؤنث کہتے ہیں جمع اناث (مؤنثون) یہ بھی غلط کہ مؤنث بمعنی مادہ کی جمع (مؤنثون) نہیں آتی کیونکہ واو اور نون کے ساتھ جمع مذکر عاقل کے علم یا اُس کی صفت آتی ہے مؤنث کی نہیں آتی اسی واسطے اُس کو جمع مذکر کہتے ہیں۔

یہ دونوں دیوبندی صاحبان طلبہ کو گمراہ کرنے کی قسم کھا چکے ہیں۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملّا

حال طفلاں زبوں شده است

بدانکہ مؤنث بردو قسم است حقیقی ولفظی۔ حقیقی آں است کہ بازائے او حیوان مذکر باشد چوں اِمْرَأَةٌ کے بازائے او رَجُلٌ است ونَاقَةٌ کہ بازائے او جَمَلٌ است ولفظی آں است کہ بازائے او حیوانِ مذکر نباشد چوں ظُلْمَةٌ و قُوَّةٌ۔

جان لو کہ مؤنث دو قسم پر ہے حقیقی اور لفظی۔ حقیقی وہ مؤنث ہے کہ اُس کے مقابل حیوان مذکر ہو جیسے امرأة کہ اس کے مقابل رجل ہے اور ناقة کہ اُس کے مقابل جمل ہے اور لفظ وہ مؤنث ہے کہ اُس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو جیسے ظلمة اور قوة۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: (امرأۃ) کو مؤنث حقیقی بتایا اور اس کے مقابل حیوان مذکر کی مثال میں (رجل) پیش کیا اسی طرح (ناقۃ) کے مقابل حیوان مذکر کی مثال میں (جمل) بیان کیا یہ صحیح نہیں کیونکہ (رجل) اور (جمل) اسم ہیں جو از قبیل لفظ ہے۔ حیوان نہیں۔

جواب: مراد یہ ہے کہ مؤنث حقیقی وہ اسم ہے جس کے مدلول کے مقابل حیوان مذکر ہو جیسے (رجل) کا مدلول مقابل ہے (امراۃ) کے مدلول کے اور (جمل) کا مدلول (ناقۃ) کے مدلول کے اور شک نہیں کہ (رجل) اور (جمل) کا مدلول حیوان مذکر ہے۔ خود (رجل) اور (جمل) مقابل نہیں بلکہ ان کے مدلول کا مقابل ہونا مراد ہے۔

سوال: اس سے لازم آتا ہے کہ (نخلۃ) بھی مؤنث حقیقی ہو کہ اس کے مدلول کے مقابل (نخل) کا مدلول مذکر ہے کیونکہ کھجور میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں۔

جواب: مقابلے میں فقط مذکر ہونا معتبر نہیں بلکہ حیوان مذکر اور (نخل) کا مدلول مذکر ہے۔ حیوان مذکر نہیں لہٰذا (نخلۃ) مؤنث حقیقی نہیں بلکہ مؤنث لفظی ہے اور (امرأۃ) اور (ناقۃ) مؤنث حقیقی بھی ہیں اور مؤنث لفظی بھی کہ ان کے آخر میں علامت تانیث (تا) لفظاً ہے۔

سوال: ان دونوں کو مؤنث لفظی کہنا درست نہیں کیونکہ مؤنث لفظ کی تعریف میں یہ معتبر ہے کہ اُس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو اور ان کے مقابل حیوان مذکر ہے۔

جواب: مؤنث لفظ کے دو معنی ہیں

اول وہ اسم جس میں علامت تانیث لفظاً ہو خواہ اُس کے مقابل حیوان مذکر ہو جیسے یہی دونوں یا نہ ہو جیسے ظلمۃ اور قوۃ. یہ دونوں بایں معنی مؤنث لفظ ہیں۔

دوم وہ اسم جس کے مقابل حیوان مذکر نہ ہو۔ یہ دونوں بایں معنی مؤنث لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیونکہ ان کے مقابل حیوان مذکر ہے۔

فائدہ:

(إمْـرَأةٌ) اور (رَجُلٌ) اور (نـاقةٌ) اور (جـمـل) پر رفع، نصب، جر نہ پڑھایئے کیونکہ ترکیب میں واقع نہیں۔ از قبیل معدودات ہیں۔ اسی طرح گذشتہ اور آئندہ مثالیں ہیں۔

بدانکہ اسم بر سہ صنف است۔ واحد و مثنیٰ و مجموع۔ واحد آں است کہ دلالت کند بر یکے چوں رَجُـلٌ و مثنیٰ آں است کہ دلالت کند بر دو بسبب آنکہ الف یا یائے ماقبل مفتوح و نون مکسورہ بآخرش پیوندد چوں رَجُلَانِ و رَجُلَیْنِ۔

و مجموع آنست کہ دلالت کند بر بیش از دو بسبب آنکہ تغیرے در واحد کردہ باشند لفظاً چوں رِجَـالٌ یا تقدیراً چوں فُـلـک کہ واحدش نیز فُـلـک بروزن قُفْلٌ و جمعش ہم فُلْکٌ بروزن اُسُدٌ۔

جان لو کہ (اسم (متمکن) تین قسم پر ہے واحد مثنیٰ اور مجموع۔ واحد وہ اسم ہے کہ دلالت کرے ایک پر جیسے رجل اور مثنیٰ وہ اسم ہے جو دلالت کرے دو پر بدیں سبب کے الف یا یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور اس کے آخر میں لگے جیسے رجـــلان اور رجـلـیـن اور مجموع وہ اسم ہے جو دلالت کرے دو سے زیادہ پر بایں سبب کہ کوئی تغیر واحد میں کی ہے لفظاً جیسے رجال یا تقدیراً جیسے فلک کہ اُس کا واحد بھی فلک بروزن قفل اور جمع بھی فلک جو بروزن اسد۔

سوال: (هُـمَـا) اور (انـتـمـا) مثنیٰ ہیں حالانکہ تعریف مذکور ان پر صادق نہیں آتی کیونکہ ان کے آخر نہ الف اور نون مکسورہ ہے نہ یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور۔

جواب: یہ اسم غیر متمکن ہیں اور تعریف مذکور اُس مثنیٰ کی ہے جو اسم متمکن ہو۔ اسی واسطے ہم ترجمہ (متمکن) ظاہر کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: مثنیٰ کی تعریف مذکور سے ظاہر ہے کہ الف نون اور (یا) نون مثنیٰ کے آخر لگتا ہے۔

توجس کے آخر لگیں وہ مثنیٰ ہوا اور یہ (رجل) کے آخر لگے ہیں تو (رجل) ہوا نہ (رجلان) یا (رجلین)۔

جواب: (بآخرش) سے مراد ہے (بآخر مفردش) اب تعریف یہ ہوئی کہ مثنیٰ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے بایں وجہ کہ اُس کے مفرد کے آخر میں الف نون یا (یا) نون لاحق ہوتے ہیں۔

سوال: مثنیٰ کے نون کو کسرہ کیوں دیا گیا؟

جواب: مثنیٰ متوسط ہے واحد اور جمع میں اور کسرہ متوسط ہے فتحہ اور ضمہ میں اس لئے متوسط کو متوسط دے دیا گیا۔

تنبیہ ۶۰:

المصباح المنیر صفحہ ۵۹ اور مہر منیر صفحہ ۵۴ میں بالفاظ مختلف ہے کہ (تثنیہ کا نون مکسور اس لئے ہوتا ہے کہ جمع مذکر سالم سے التباس واقع نہ ہو)

اقول:

یہ غلط ہے کیونکہ اگر نون مفتوح ہو تب بھی التباس نہ ہوگا کہ تثنیہ میں (یا) کا ما قبل مفتوح ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم میں مکسور۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملّا

حال طفلاں زبوں شده است

بدانکہ جمع باعتبار لفظ بر دو قسم است، جمع تکسیر و جمع تصحیح۔ جمع تکسیر آں است کہ بنائے واحد درو سلامت نہ باشد چوں رِجَالٌ و مَسَاجِدُ و ابنیۂ جمع تکسیر در ثلاثی بسماع تعلق دارد و قیاس را درو مجالے نیست اما در رباعی و خماسی بروزن فَعَالِلُ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیداست چوں جَعْفَرٌ و جَعَافِرُ و جَحْمَرِشٌ و جَحَامِرُ بحذف حرف خامس وجمع تصحیح آں است کہ بنائے واحد دروسلامت ماندوآں بردوقسم است جمع مذکروجمع مؤنث۔جمع مذکرآں است کہ واوے ماقبل مضموم یایائے ماقبل مکسورونون مفتوح درآخرش پیوندد چوں مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمِیْنَ وجمع مؤنث آں است کہ الف باتا بآخرش پیوندد چوں مُسْلِمَاتٌ۔بدانکہ جمع باعتبار معنی بردونوع است جمع قلت وجمع کثرت۔جمع قلت آں است کہ برکم ازدہ اطلاق کنندوآں راچہار بنااست اَفْعُلٌ مثل اَکْلُبٌ و اَفْعَالٌ چوں اَقْوَالٌ و اَفْعِلَةٌ مثل اَعْوِنَةٌ و فِعْلَةٌ چوں غِلْمَةٌ ودوجمع تصحیح بےالف ولام یعنی مُسْلِمُوْنَ و مُسْلِمَاتٌ وجمع کثرت آں است کہ بردہ وبیشتر ازدہ اطلاق کنندوبنیۂ آں ہرچہ غیرازیں شش بنااست۔

جان لوکہ جمع لفظ کے اعتبار سے دوقسم پر ہے جمع تکسیروجمع تصحیح۔جمع تکسیر وہ جمع ہے کہ واحد کاوزن اُس میں سلامت نہ ہوجیسے رِجَالٌ اور مَسَاجِدُ اوراوزان جمع تکسیر کے ثلاثی میں اہل عرب سے سننے کے ساتھ منطق ہیں اورقیاس کواُس میں کوئی دخل نہیں،البتہ رُباعی اورخماسی میں فعالِل کے وزن پرآتی ہے جیسے جَعْفَرٌ اور جَعَافِرُ اور جَحْمَرِشٌ اور جَحَامِرُ حرف خامس کوحذف کرکے۔اورجمع تصحیح وہ جمع ہے جس میں واحد کاوزن سلامت رہے اوروہ دوقسم پر ہے جمع مذکراورجمع مؤنث۔جمع مذکروہ جمع تصحیح ہے کہ واوماقبل مضموم یایائے ماقبل مکسوراورنون مفتوح اُس کے آخرمیں لگاہوجیسے مسلمون اور مسلمین اورجمع مؤنث وہ جمع تصحیح ہے جس کے آخرمیں الف مع تالگاہوجیسے مسلمات۔جان لوکہ جمع معنی کے اعتبار سے دوقسم پر ہے۔جمع قلت اورجمع کثرت۔جمع قلت وہ جمع ہے جس کودس سے کم پر بولیں اوراُس کے چاروزن ہیں اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ اور اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ اور اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ اور فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ اوردوجمع تصحیح بغیرالف ولام یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمَاتٌ اور جمع کثرت وہ جمع ہے کہ دس پر اور دس سے زیادہ پر بولیں اور اُس کے اوزان ان چھ وزن کے ماسوا ہیں۔

(رِجَالٌ) جمع (رَجُلٌ) یعنی (مرد) اور (مَسَاجِدُ) جمع (مَسْجِدٌ) جس کے معنی ہیں (نماز کا مقام معروف) (جَعَافِرُ) جمع (جَعْفَرٌ) بمعنی (نہر) اور یہ اہل بیت کرام میں سے ایک امام کا اسم گرامی ہے جن کو امام جعفر صادق کہتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۲ ماہ رجب کو انہیں کی فاتحہ ہوتی ہے جس کو ہندوستان میں (کونڈے) کہتے ہیں اس فاتحہ سے دینی اور دُنیوی برکتوں کا حصول ہوتا ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۷ ربیع الاول ۸۰ھ مدینہ منورہ میں ہوئی اور وصال ۱۵ رجب ۱۴۸ھ بروز دوشنبہ مدینہ منورہ میں ہوا جنۃ البقیع میں دفن ہوئے۔

آپ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّنِیْ بِطَاعَتِکَ وَلَاتُخْزِنِیْ بِمَعْصِیَتِکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ مُوَاسَاۃَمَنْ قَتَرْتَ عَلَیْہِ رِزْقَہٗ بِمَاوَسَّعْتَ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ.

یعنی اے اللہ! مجھے عزت عطا فرما اپنی فرمانبرداری کے ساتھ اور مجھے رُسوا نہ کر معصیت کے ساتھ۔ اے اللہ جس پر تو نے رزق تنگ فرما دیا ہے مجھے اس کی غمخواری کی توفیق عطا فرما اپنے اُس فضل کے ساتھ جو تو نے مجھ پر وسیع فرمایا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس دعا کو اپنے معمولات میں داخل کر لیں۔

اور آپ کے اقوال زریں سے ایک قابل عمل اور واجب الحفظ یہ ہے:

لَازَادَاَفْضَلُ مِنَ التَّقْوٰی وَلَاشَیْءَ اَحْسَنُ مِنَ الصُّمْتِ وَلَاعَدُوَّاَضَرُّمِنَ الْجَھْلِ وَلَادَاءَ اَدْوٰی مِنَ الْکِذْبِ.

یعنی کوئی توشہ پرہیزگاری سے افضل نہیں اور کوئی چیز خاموشی سے احسن نہیں اور کوئی دشمن جہل سے زیادہ مضر نہیں اور جھوٹ سے زیادہ تخریب کرنے والی کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری نہیں۔

اور (جَحَامِرُ) جمع (جَحْمَرِشٌ) بمعنی (زیادہ عمر والی بوڑھی عورت) اس کی جمع میں پانچواں حرف ساقط کر دیا کیونکہ خماسی کی جمع میں پانچواں حرف ساقط کر دیتے ہیں۔

اور (اَکْلُبٌ) جمع (کَلْبٌ) بمعنی (سگ) اور (اَقْوَالٌ) جمع (قَوْلٌ) بمعنی (گفتن) اور (اَعْوِنَةٌ) جمع (اَعْوَانٌ) بمعنی (میانہ سال) یعنی نہ بوڑھا نہ جوان۔ دونوں کے بیچ میں اور گذشتہ اور آئندہ لفظ (اَبْنِیَةٌ) بھی اسی وزن پر ہے (بِنَاءٌ) بمعنی (وزن) کی جمع ہے اور (غِلْمِةٌ) جمع (غُلَامٌ) بمعنی (عبد) یعنی بندہ اور اس لڑکے کو بھی کہتے ہیں جس کی مونچھیں نکلنا شروع ہو گئی ہوں۔

یاد رہے کہ عند التحقیق باعتبار وضع ہر جمع کا ادنیٰ مرتبہ تین ہے اور کبھی مجازاً مافوق الواحد پر اطلاق کرتے ہیں جیسے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ۔ میں (اَشْهُرٌ) جمع قلت ہے (شَهْرٌ) کی جس کے معنی ہیں (مہینہ) یہاں پر اس سے مراد دو مہینے دس دن ہیں یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن اور بعض شرعی امور میں دو پر اطلاق حقیقی ہے۔

جیسے جماعتِ نماز میں کہ امام کے ساتھ اگر ایک مقتدی ہو تو ان دونوں پر جماعت کا اطلاق حقیقی ہے اسی طرح احکام میراث میں دو کو جمع قرار دیا گیا ہے کہ سہام تین یا اُس سے زائد کے ہوتے ہیں وہی دو کے۔

فصل:

بدانکہ اعراب اسم سہ است رفع ونصب وجر۔ اسم متمکن باعتبار وجوہ اعراب بر شانزدہ قسم است اول مفرد منصرف صحیح چوں زَیْدٌ دوم مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح چوں دَلْوٌ سوم جمع مکسر منصرف چوں رِجَالٌ رفع شان بضمہ باشد ونصب بفتحہ وجر بکسرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ۔

جان لو کہ اسم کے اعراب تین ہیں رفع اور نصب اور جر۔ اسم متمکن اقسام اعراب کے اعتبار سے سولہ قسم پر ہے۔ اول قسم مفرد منصرف صحیح جیسے زَیْدٌ۔

دوسری قسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح جیسے دَلْوٌ۔

تیسری قسم جمع مکسر منصرف جیسے رِجَالٌ ان کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اور جَاءَ نِیْ دَلْوٌ اور (جَاءَ نِیْ) رِجَالٌ اور رَأَیْتُ زَیْدًا اور (رَأَیْتُ) دَلْوًا اور رَأَیْتُ رِجَالًا اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اور (مَرَرْتُ) بِدَلْوٍ اور (مَرَرْتُ) بِرِجَالٍ.

(مفرد) کے معنی یہاں پر وہ اسم جو تثنیہ اور جمع نہ ہو (منصرف) کے معنی وہ اسم جو غیر منصرف نہ ہو اور اسم (صحیح) وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو (جاری مجرائے صحیح) وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت (واو) ہو یا (یا) جن کا ما قبل ساکن اور (جمع مکسر منصرف) وہ جمع جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے اور غیر منصرف نہ ہو۔

ان تینوں کا اعراب بحالت رفع (ضمہ) ہوتا ہے اور بحالت نصب (فتحہ) اور بحالت جر (کسرہ)۔

جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ یہ بحالت رفع مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔

ترکیب:

(جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون۔

(زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس زید آیا

(و دلو) یعنی (وجاءَ نِیْ دَلْوٌ) یہ بحالت رفع جاری مجرائے صحیح کی مثال ہوئی۔ اس میں (جَاءَ نِیْ) بترکیب سابق (دَلْوٌ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس ڈول آیا

(ورِجَالٌ) یعنی (وجَاءَ نِیْ رِجَالٌ) یہ بحالت رفع جمع مکسر منصرف کی مثال ہے اس میں بھی (جَاءَ نِیْ) بترکیب سابق (رِجَالٌ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس کچھ مرد آئے

(رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

یہ بحالت نصب مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔

ترجمہ: میں نے زید کو دیکھا۔

(ودَلْوًا) یعنی (رَأَیْتُ دَلْوًا) یہ بحالت نصب جاری مجرائے صحیح کی مثال ہے۔ اس میں (رَأَیْتُ) بترکیب سابق (دَلْوًا) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے ڈول دیکھا۔

(ورِجَالًا) یعنی (ورَأَیْتُ رِجَالًا) یہ بحالت نصب جمع مکسر منصرف کی مثال ہے۔ اس میں بھی (رَأَیْتُ) بترکیب معلوم (رِجَالًا) جمع مکسر منصرف منصوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترجمہ: میں نے کچھ مرد دیکھے۔

(مَرَرْتُ بِزَيْدٍ) میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (با) حرف جار مبنی برکسر (زَيْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ بحالت جر مفرد منصرف صحیح کی مثال ہے۔
ترجمہ: میں زید کے پاس سے گزرا۔

مخفی نہ رہے کہ جس جار مجرور کا متعلق عبارت میں مذکور ہو اُس کو ظرف لغو کہتے ہیں اور جس کا متعلق مذکور نہ ہو اُس کو ظرف مستقر (و دَلْوٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِدَلْوٍ) یہ بحالت جر جاری مجرائے صحیح کی مثال ہے اس میں مَرَرْتُ بترکیب سابق (با) حرف جار مبنی برکسر (دَلْوٍ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترجمہ: میں ڈول کے پاس سے گزرا۔

(و رِجَالٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِرِجَالٍ) یہ بحالت جر جمع مکسر منصرف کی مثال ہے اس میں بھی (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (رِجَالٍ) جمع مکسر منصرف مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
ترجمہ میں کچھ مردوں کے پاس سے گزرا۔

یاد رہے کہ ان تینوں مثالوں میں (جاری مجرائے صحیح) اور (جمع مکسر منصرف) سے پیشتر (جَاءَنِيْ) اور (رَأَيْتُ) اور (مَرَرْتُ) بنظر اختصار محذوف ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۶۱ تا ۶۴:

المصباح المنیر صفحہ ۶۳ اور مہر منیر صفحہ ۵۹ میں ہے کہ (نحویوں کی اصطلاح میں صحیح اس اسم کو کہتے ہیں جو معتل باللام نہ ہوں)۔

اقول:

اگر قطع نظر از لفظ اسم مطلقاً صحیح کی تعریف قرار دی جائے تو یہ تعریف غلط ہے کہ فعل مضارع کو شامل نہیں حالانکہ وہ بھی صحیح ہوتا ہے۔ اسی نحو میر میں آرہا ہے کہ فعل مضارع معرب کی پہلی قسم (صحیح مجرد از ضمائر بارزہ) ہے اور اگر اسم صحیح کی تعریف قرار دیں جیسے کہ لفظ (اسم) سے ظاہر تب بھی غلط ہے اور نحویوں پر افتراء۔ غلط اس لئے کہ (حُبْلٰی) پر صادق ہے کہ اس کا لام کلمہ حرف علت نہیں بلکہ لام کلمہ لام ہے حالانکہ یہ اسم صحیح نہیں۔ اور افتراء اس لئے کہ انہوں نے تعریف یوں کی ہے کہ وہ اسم جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اس تعریف پر (حُبْلٰی) سے اعتراض وارد نہ ہوگا اور یہ (معتل باللام) دیوبندی بولی ہے۔ نحویوں کی بولی نہیں وہ تو معتل اللام کہتے ہیں اور ان دونوں کے صفحۂ مذکورہ میں ہے کہ (جاری مجرائے صحیح نحویوں کی اصطلاح میں اُس اسم کو کہتے ہیں جو معتل باللام تو ہو یعنی اُس کے لام کلمہ میں حرف علت تو ہو مگر اُس سے پہلا حرف ساکن ہو) یہ بھی غلط ہے اور نحویوں پر افتراء۔

غلط اس لئے کہ (هِنْدِیٌّ) پر یہ تعریف صادق نہیں کہ اُس کے لام کی جگہ حرف علت نہیں بلکہ (دال) ہے تو یہ آپ کی بیان کردہ تعریف سے خارج ہو گیا حالانکہ یہ جاری مجرائے صحیح ہے اور افتراء اس لئے کہ انہوں نے یہ تعریف نہیں کی بلکہ یوں کی ہے کہ جس اسم کے آخر میں حرف علت ہو اور ماقبل ساکن اس سے (هندی) خارج نہیں ہوتا ہے اور نحویوں کی تعریف اس پر صادق ہے پھر اول نے صفحہ ۶۴ پر اور دوم نے ۶۳ پر وزن (فَعَالِلُ اور فَعَالِيلُ) کی مثال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (مَسَاجِدُ) اور (مَصَابِیْحُ) کو پیش کیا ہے یہ بھی غلط کہ ان دونوں کا یہ وزن نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ (مَسَاجِدُ) اور مَصَابِیْحُ کی میم (فا) کلمہ کے مقابل ہونے کی بنا پر اصلی ہو۔ حالانکہ زائد ہے۔ ان کا وزن (مَفَاعِلُ اور مَفَاعِیْلُ) ہے اور اول کے صفحہ ۶۵ اور صفحہ ۶۰ پر بالفاظ مختلف ہے (یاد رکھو کہ مبنی کی حرکات کے نام یہ ہیں۔ ضمہ ،فتحہ ،کسرہ ،ضم ،فتح ،کسر......الخ) یہ بھی غلط ہے کہ ضمہ ،فتحہ ،کسرہ مبنی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ یہ دونوں میں مشترک ہیں۔ کمافی جامع الغموض۔ لہٰذا ان کا استعمال معرب کی حرکات میں مجاز نہیں البتہ ضم ،فتح ،کسر مبنی کی حرکات کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے رفع ،نصب ،جر معرب کے ساتھ۔

اور ان دونوں صاحبان نے (جَاءَ نِیْ زَیْدٌ و دَلْوٌ و رِجَالٌ) وغیرہ تینوں مثالوں میں (دَلْوٌ) اور قسم مثالوں میں ایسی ترکیب کرنے والے کو الفوائد الشافیہ میں یہ خطاب دیا کہ وہ فن نحو سے عاطل ہیں یعنی (کورے) اور قول بالعطف کو غلط ظاہر اور باطل فرمایا۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملّا
حال طفلاں زبوں شده است

چهارم جمع مؤنث سالم رفعش بضمه باشد ونصب وجر بکسره چوں هُنَّ مُسْلِمَاتٌ و رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.

چوتھی قسم جمع مؤنث سالم اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر کسرہ کے ساتھ جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ و رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ و مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.

(جمع مؤنث سالم) وہی ہے جس کو مصنف علیہ الرحمۃ نے جمع تصحیح کی دوسری قسم قرار دیا تھا اور اس کی تعریف بایں طور فرمائی تھی کہ وہ جمع تصحیح جس کے آخر میں الف مع (تا) لگا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(هُنَّ) میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل مبتداء مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے غائب مثلاً زَیْنَبُ و سَلْمٰی و خَالِدَۃُ نون مشدد علامت جمع مؤنث مبنی بر فتح (مُسْلِمَاتٌ) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ مسلمان عورتیں ہیں۔

(رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ) میں (رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (مُسْلِمَاتٍ) جمع مؤنث سالم منصوب لفظاً بکسرہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے مسلمان عورتوں کو دیکھا۔

(مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ) میں (مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (با) حرف جار مبنی بر کسر (مُسْلِمَاتٍ) جمع مؤنث سالم مجرور لفظاً بکسرہ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں مسلمان عورتوں کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ ۶۵ تا ۶۶:

المصباح المنیر صفحہ ۶۵ میں ہے کہ قولہ چہارم جمع مؤنث سالم۔ اسم متمکن کی چوتھی قسم کا بیان ہے کہ جو اسم مفرد مؤنث کی جمع سالم الف اور ت کے ساتھ بنائی جائے اُس کا اعراب حالت رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی میں کسرۂ ت کے ساتھ ہوگا اور اسی طرح حالت جری میں کسرہ کے ساتھ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول:

یہ غلط ہے اور افتراء بھی۔ غلط اس لئے کہ بیان مذکور سے اعراب مذکور اُس جمع مؤنث سالم میں منحصر ہوگیا جو (اسم مفرد مؤنث) کی بنائی جائے۔ اور جو جمع مؤنث سالم اسم مفرد کی نہ ہو جیسے بیوتات۔ جمع مؤنث سالم ہے (بُیُوْتٌ) کی اور (بُیُوْتٌ) جمع مکسر منصرف ہے (بَیْتٌ) کی۔ یا اسم مفرد مؤنث کی نہ ہو جیسے مرفوعات اسم مفرد مذکر (مرفوع) کی جمع ہے۔ ان دونوں کے لئے اعراب مذکور نہ ہوا حالانکہ ان دونوں کا اعراب بھی وہی ہے اور (افتراء) اس لئے کہ اپنے بیان باطل کو متن کی مراد قرار دے دیا۔ نیز اسی صفحہ میں ہے کہ (یہ مؤنث سالم صیغہ اسم فاعل اور صیغہ اسم مفعول کی بنائی جاتی ہے) یہ بھی غلط ہے کہ غیر اسم فاعل اور غیر اسم مفعول سے بھی بنائی جاتی ہے جیسے (بُیُوْتَات) (بُیُوْتٌ) سے اور (بُیُوْتٌ) نہ اسم فاعل ہے نہ اسم مفعول۔ سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب و ہی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم قسم غیر منصرف وآں اسمیست کہ دو سبب از اسباب منع صرف در وباشد و اسباب منع صرف نہ است عدل و وصف و تانیث و معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و وزن فعل و الف و نون زائدتان چوں عُمَرُ و اَحْمَرُ و طَلْحَۃُ و زَیْنَبُ و اِبْرَاھِیْمُ و مَسَاجِدُ و مَعْدِیْ کَرَبُ و اَحْمَدُ و عِمْرَانُ رفعش بضمہ باشد و نصب و جر بفتحہ چوں جَاءَ عُمَرُ و رَاَیْتُ عُمَرَ و مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

پانچویں قسم غیر منصرف اور وہ ایسا اسم ہے جس میں دو سبب اسباب منع صرف سے ہوں اور اسباب منع صرف نو ہیں عدل اور وصف اور تانیث اور معرفہ اور عجمہ اور جمع اور ترکیب اور وزن فعل اور الف ونون زائدتان جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُمَرُ اور اَحْمَرُ اور طَلْحَۃُ اور زَیْنَبُ اور اِبْرَاهِیْمُ اور مَسَاجِدُ اور مَعْدِیْ کَرَبُ اور اَحْمَدُ اور عِمْرَانُ اُس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب وجر فتحہ کے ساتھ جیسے جَاءَ عُمَرُ اور رَأَیْتُ عُمَرَ اور مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

(غیر منصرف) کی تعریف مصنف علیہ الرحمۃ نے بایں طور فرمائی کہ وہ ایسا اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں اس میں (دو سبب) عام ہیں کہ وہ دونوں حقیقۃً ہوں جیسے (عُمَرُ) میں ایک عدل اور دوسرا علمیت۔ یا ایک حقیقۃً دوسرا حکماً جیسے (حُبْلٰی) میں ایک سبب الف مقصورہ برائے تانیث جو حقیقۃً سبب ہے اور دوسرا اُس کا کلمہ کو وضعاً لازم ہونا جو بمنزلہ تانیث دیگر ہے، یہ لزوم سبب حکماً ہے۔

اس کو دوسرے حضرات نے یوں بیان فرمایا ہے کہ غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب پائے جائیں یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو۔ نظر برآں مصنف علیہ الرحمۃ کی تعریف دونوں قسم کے سبب کو شامل ہے اسباب منع صرف کی تعریف اور شرائط وغیرہ اگلی کتابوں میں بالتفصیل آئیں گے۔

یہاں پر اجمالی بیان کافی ہے اور وہ یہ کہ عدل کے معنی ہیں، اسم کے مادہ کا صورت اصلی سے نکالا جانا بایں طور کہ کسی قاعدۂ صرفی پر مبنی نہ ہو جیسے (عُمَرُ) کے مادّہ عین، میم، را، کا اپنی صورت اصلی (عَامِرٌ) سے بدوں قاعدہ صرف (عُمَرُ) کی طرف نکالا جانا اور (وصف) کے معنی ہیں اسم کا ایسی ذات پر دلالت کرنا جو صفت (حُمْرَۃٌ) یعنی سُرخی کے ساتھ موصوف ہو اور (تانیث) کے معنی ہیں (اسم کا مؤنث ہونا)

خواہ بایں طور کہ اُس کے آخر (تا) لگے جو بحالت وقف (ھا) ہو جاتی ہے یا بایں طور کہ وہ کسی مادہ کا علم ہو جیسے (طَلْحَۃُ) کا بالحاق (تا) مؤنث ہونا اس کو تانیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ کہتے ہیں۔اور(زَیْــنَــبُ)کا عورت کے لئے علَم ہونا اس کو تانیث معنوی کہتے ہیں اور(معرفہ) کے معنی مراد ہیں(اسم کا علم ہونا) جیسے ان دونوں کا علم ہونا کہ اول ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ہے جو عشرہ مبشرہ سے ہیں۔جمادی الاولیٰ ۳۲ھ بعمر ۶۴ سال جنگ جمل میں شہید ہوئے۔مزار مبارک بصرہ میں ہے اور دوم نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین کا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔جن کا نکاح خود اللہ عزوجل نے آسمان پر پڑھایا تھا بعہد فاروقی ۲۰ھ میں وصال فرمایا۔جنازہ کی چارپائی سب سے پہلے ان کے لئے بنائی گئی۔

اور(عــجــمــہ) کے معنی ہی (لغت غیر عرب میں اسم کا کسی معنی کے لئے موضوع ہونا) جیسے اسم (اِبْــرَاهِيْمُ) کا سریانی زبان میں ایک پیغمبر کے لئے موضوع ہونا جو سید انبیاء حبیب کبریا ﷺ کے جد امجد ہیں۔دو سو یا ایک سو پچھتر سال کی عمر میں وصال فرمایا اور (جمع) سے مراد (اسم کا جمعیت کے ساتھ متصف ہونا) جیسے (مساجد) کا جمعیت کے ساتھ متصف ہو جانا بایں طور کہ اس کا کوئی جزو حرف نہ ہو(مَــعْــدِیْ کَــرِبُ) کا (مَــعْــدِیْ)اور(کَــرِبٌ)دو کلموں سے ایک ہو جانا بایں طور کہ اس کا کوئی جزو حرف نہیں۔دونوں جزو اسم ہیں۔اول بکسر دال خلاف قیاس ہے مقتضائے قیاس فتح ہے کمافی ھمع الھوامع۔کیونکہ یہ مصدر میمی ہے بمعنی تجاوز یا اسم ظرف اور دونوں کا وزن ہے(مَــفْــعَــلٌ)یا(مَــعْــدِیٌّ)اسم مفعول ہے کمافی حاشیۃ الصبان جو خلاف قیاس مخفف ہے۔تو کسرۂ دال خلاف قیاس نہیں بریں تقدیر اس کے معنی ہیں(عَــدَاهُ الْــکَــرْبُ)اَیْ تَــجَــاوَزَ یعنی جس سے غم دور ہو گیا۔کــمــافــی تلک الحاشیۃ منتھی الارب وغیرہ لغات میں(مَعْدِیْ کَــرِبَ) بکسر(راء) ہے لیکن (کَــرِبَ) بکسر (راء) موجودہ لغات میں دستیاب نہیں ہوا۔مذکورہ معنی سے مستفاد ہوتا ہے کہ بسکون (راء) ہے جس کے معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (غم) یا بکسر (راء بمعنی سکون (راء) کے ہے اور مذکورہ معنی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصدر میمی اور اسم ظرف ہونے کی تقدیر پر بمعنی اسم مفعول ہے جیسے لفظ (معنی) واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال یہ جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ہے جو (ہمدانی) تھے اور اس حدیث کے راوی ہیں کہ سید عالم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی کہ جب اپنے مکان میں داخل ہوتا ہوں تو وحشت ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر پال لو۔ انہوں نے ارشاد والا کی تعمیل کی وحشت جاتی رہی (اصابہ) اور (وزن فعل) کے معنی ہیں کہ اسم کا ایسے وزن پر ہونا جو اوزان فعل سے شمار کیا جاتا ہو جیسے (اَحْمَدُ) کا (اَفْعَلُ) کے وزن پر ہونا اور (الف نون زائدتان) سے مراد (الف نون) کا اسم کے آخر میں زائد ہونا جیسے (عِمْرَانُ) کے آخر میں زائد ہیں۔

پس (عُمَرُ) میں دو سبب عدل اور علمیت ہیں اور (اَحْمَرُ) میں وصف اور وزن فعل اور (طَلْحَۃُ) میں تانیث لفظ اور علمیت اور (زَیْنَبُ) میں تانیث معنوی اور علمیت اور (اِبْرَاهِیْمُ) میں عجمہ اور علمیت اور (مساجد) میں جمع سبب حقیقۃ اور تکرار جمع سبب حکماً تکرار جمع کبھی حقیقۃً ہوتی ہے جیسے (اَسَاوِرَۃٌ) جمع ہے (اسورۃ) اور (اَسْوِرَۃٌ) جمع ہے (سوار) بمعنی کنگن کی تو اساور جمع الجمع ہوئی اور کبھی حکماً جیسے (مساجد) کہ خود جمع الجمع نہیں بلکہ جمع الجمع (اَسَاوِرُ) کے وزن پر ہے۔

بہر کیف (تکرار) حقیقۃ ہو یا حکماً سبب حکمی ہے (معدی کرب) میں ترکیب اور علمیت اور (احمد) میں وزن فعل اور علمیت اور (عمران) میں الف نون زائدتان اور علمیت، یہ قبیلہ خزاعہ کے ایک جلیل القدر صحابی کا علم ہے یعنی عمران ابن حصین۔

ان کی کنیت (ابو نجیدہ) تھی فرشتے ان سے مصافحہ کرتے تھے اور یہ کراماً کاتبین کو دیکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُن کی ان سے گفتگو ہوتی تھی۔ ۵۴۳ھ میں وصال فرمایا۔

ترکیب:

(جَاءَ) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (عُمَرُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: آئے عمر۔

(رَأَیْتُ) بترکیب سابق (عُمَرَ) غیر منصرف منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے عمر کو دیکھا

(مَرَرْتُ) بترکیب سابق (بِعُمَرَ) میں (با) حرف جار مبنی بر کسر (عُمَرَ) غیر منصرف مجرور بفتحہ۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں عمر کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ ۶۷ تا ۷۱:

المصباح المنیر صفحہ ۶۶ اور مہر منیر صفحہ ۶۱ میں بالفاظ مختلف بیان کیا ہے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے غیر منصرف کی تعریف میں صرف اُس کو بیان کیا ہے جس میں دو سبب پائے جائیں اور جس میں ایک سبب قائم مقام دو سبب پایا جائے اس کو بوجہ قلت وقوع چھوڑ دیا ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے اور قصور فہم پر مبنی۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے دو سبب کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں تعمیم ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں حقیقۃً ہوں یا ایک حقیقۃً اور دوسرا حکماً۔ جس کی تفصیل گذر گئی۔

نظر بر آں تعریف دونوں کو شامل ہے پھر اول میں صفحہ ۶۷ پر سبب وصف کی تعریف میں کہا کہ (غیر منصرف کا دوسرا سبب وصف ہے۔ اصطلاح نحو میں وصف کہتے ہیں ایسے اسم کو جو علاوہ اُس کے ذات پر دلالت کرے وضع کے لحاظ سے وصفی معنی کو بھی شامل ہو) یہ بھی غلط ہے اور علم نحو پر افتراء اور عبارت دیوبندی سانچے میں ڈھلی بھونڈی۔

غلط اس لئے کہ جو وصف سبب غیر منصرف ہے وہ ازقبیل ذات نہیں بلکہ ازقبیل معنی ہے اور اسم ازقبیل ذات پھر اسم کے ساتھ اُس کی تفسیر کس طرح درست ہو سکتی ہے۔ اس کی تفسیر وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔

اور (افتراء) اس لئے کہ کتب نحو میں یہ تفسیر مذکور نہیں بلکہ وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔ کمافی شرح الجامی قدس سرہ السامی۔

پھر بالفاظ مختلف اول کے صفحہ ۶۸ پر اور دوم کے صفحہ ۶۳ پر لکھا کہ ترکیب سے جو مرکب حاصل ہو (اُس کو نحوی مرکب منع صرف کہتے ہیں۔ اس مرکب منع صرف کے لئے شرط یہ ہے کہ علم ہو اور ایک کلمہ دوسرے کلمہ کا جزو واقع نہ ہو) یہ بھی غلط ہے اور دیوبندی اضافہ جو معنی ترکیب نہ سمجھنے پر مبنی۔ مرکب منع صرف میں یہ معتبر ہے کہ اُس کا کوئی جزو حرف نہ ہو جیسے ترکیب کی تعریف میں گذرا۔

یہ کسی نحوی نے نہیں لکھا کہ ایک کلمہ دوسرے کلمہ کا جزو واقع نہ ہو پھر دوم کے صفحہ ۶۴ پر ہے (غیر منصرف چونکہ اپنے وجود میں دو سببوں کو ساتھ لئے ہوتا ہے اسی لئے یہ فعل متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ لئے ہوتا ہے اور فعل متعدی پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لئے غیر منصرف پر بھی یہ دونوں حرکتیں نہیں آتیں۔ یہ بھی غلط اور دیوبندی تک بندی ہے۔ اور اس پر مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ شرح جامی پڑھی نہیں یا پڑھی تو سمجھی نہیں یا سمجھی تو محفوظ نہیں۔

غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہ آنے کی وجہ شرح جامی میں یوں بیان فرمائی کہ ہر سبب کسی اصل کی فرع ہے تو ہر سبب کے لئے اُس اصل کے اعتبار سے (فرعیت) ہوئی۔ جب غیر منصرف میں دو سبب پائے گئے تو اُس میں دو فروعیت حاصل ہوئی۔

نظر برآں وہ فعل کے مشابہ ہوگیا کہ اُس میں بھی دو فروعیت ہوتی ہیں اور مشبہ بہ یعنی فعل پر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہوتے تو مشبہ یعنی غیر منصرف پر بھی ان کا دخول ممنوع قرار پایا۔ رہی یہ بات کہ ہر سبب کسی اصل کی فرع ہے وہ یوں کہ عدل فرع ہے (معدول عنہ) کی اور وصف (موصوف) کی اور تانیث (تذکیر) کی اور تعریف (تنکیر) کی اور عجمہ (عربیت) کی اور وزن فعل (وزن اسم) کی اور فعل میں دو فرعیت بہ نسبت اسم بایں معنی کہ فعل مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور مصدر اسم تو فعل اشتقاق میں اس کی طرف محتاج ہوا ایک فرعیت تو یہ ہوئی۔

دوسری یہ کہ فعل رکن کلام بننے میں فاعل کی طرف محتاج اور فاعل اسم ہوتا ہے تو فعل رکن کلام بننے میں اسم کی طرف محتاج ہوا۔ نظر برآں فعل میں دو فرعیت حاصل ہوگئیں۔ ہم نے دیوبندی تنگ بندی اس لئے کہا کہ اس کے پیش نظر لازم آتا ہے کہ ہر غیر منصرف مبنی ہوجائے کیونکہ اس دیوبندی تنگ بندی میں (مشبہ بہ) فعل متعدی کو قرار دیا ہے تو یوں کہا جاسکتا ہے کہ (غیر منصرف) چونکہ اپنے وجود میں دو سببوں کو ساتھ لئے ہوتا ہے اس لئے یہ فعل امر حاضر معروف متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ لئے ہوتا ہے اور امر حاضر معروف متعدی مبنی ہوتا ہے۔ تو غیر منصرف بھی مبنی ہوا) یہ فساد اس بنا پر لازم آیا کہ فعل متعدی کو (مشبہ بہ) قرار دیا اور نحات نے مطلق فعل کو (مشبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ) قرار دیا تھا اور مطلق فعل کو (مشبہ بہ) قرار دینے کی تقدیر پر دیو بندی تک بندی جاری نہ ہوگی نہ فساد مذکور لازم آئے گا۔ نیز لازم آئے گا کہ ہر منصرف پر کسرہ اور تنوین ممنوع قرار پائیں کہ اس دیو بندی تک بندی میں وجہ شبہ (اثنینیت) ہے اگر چہ اس کے موصوف مشبہ اور مشبہ بہ میں مختلف ہوں کہ غیر منصرف میں اس کے موصوف دو سبب ہیں اور فعل متعدی میں فاعل اور مفعول بہ۔

نظر برآں یہ دیو بندی تک بندی ہر منصرف میں جاری ہو جائے گی مثلاً زید میں یوں کہ زید اپنے وجود میں دو امر ساتھ لئے ہوئے ہے ایک ثلاثی ہونا، دوم اجوف یائی ہونا، اس لئے یہ فعل متعدی سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ وہ بھی دو چیزوں فاعل اور مفعول بہ کو ساتھ لئے ہوتا ہے اور فعل متعدی پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اس لئے (زید) پر بھی کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بخلاف نحات کی بیان کردہ وجہ شبہ کہ وہ ہر غیر منصرف اور ہر فعل میں مشترک ہے۔ پھر اول کہ صفحہ ۶۹ پر اور دوم کے صفحہ ۶۴ پر (مَرَرْتُ بِعُمَرَ) کا ترجمہ تحریر کیا ہے، میں عمر کے ساتھ گذرا یہ بھی غلط ہے اس کا ترجمہ ہے (میں عمر کے پاس سے گذرا)

دونوں میں فرق یہ ہے کہ اُس ترجمہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ متکلم اور عمر دونوں گذرنے والے ہیں اور فعل مرور، دونوں سے صادر ہوا۔ حالانکہ اس جملہ کا یہ مفہوم نہیں اس کا مفہوم تو یہ ہے کہ گذرنے والا صرف متکلم ہے فعل مرور صرف متکلم سے وقوع میں آیا اور اس کا گذر عمر کے پاس سے ہوا۔

شرح مائۃ بھی یاد نہیں اُس میں (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) کا ترجمہ بتایا ہے (ای التصق مروری بمکان یقرب منہ زید) سچ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم اسمائے ستہ مکبرہ دروقتیکہ مضاف باشند بغیر یائے متکلم چوں اَبٌ واَخٌ وحَمٌ وھَنٌ وفَمٌ وذُومَال رفع شان بواو باشد ونصب بالف وجر بیا چوں جَاءَ اَبُوکَ ورَأَیْتُ اَبَاکَ ومَرَرْتُ بِاَبِیْکَ۔

چھٹی قسم اسمائے ستہ مکبرہ جس وقت کہ مضاف ہوں غیر یائے متکلم کی طرف جیسے اَبٌ واَخٌ وحَمٌ وھَنٌ وفَمٌ اور ذو مال ان کا رفع واو کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب الف کے ساتھ اور جر یا کے ساتھ جیسے جَاءَ اَبُوکَ ورَأَیْتُ اَبَاکَ ومَرَرْتُ بِاَبِیْکَ۔

ان چھ اسموں کا اعراب مذکورہ تین شرطوں کے ساتھ مشروط ہے۔

اول یہ کہ (مکبرہ) ہوں کہ ان میں یائے تصغیر نہ ہو جیسے (قریش) میں تھی اور جس میں یائے تصغیر ہوتی ہے اُس کو (مصغر) کہتے ہیں۔

ان چھ میں بجز (ذو) سب کی تصغیر ہوتی ہے اُس وقت یہ مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح ہو جاتے ہیں اور وہی اعراب ہوتا ہے جیسے (اَبٌ) کی تصغیر (اُبَیْوٌ) بروزن فُعَیْلٌ اس میں (واو) اور (یا) جمع ہوئے اول ساکن تھا واو کو یا کر کے (یا) میں ادغام کر دیا (اُبَیٌّ) ہو گیا۔ اسی طرح باقی کی جیسے جَاءَ اُبَیٌّ. رَأَیْتُ اُبَیًّا. مَرَرْتُ بِاُبَیٍّ۔

خوب یاد رہے کہ (اَبٌ) کے معنی ہیں (باپ) لیکن کبھی (چچا) پر بھی بولا جاتا ہے جیسے وَاِذْقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰذَرَ میں (اٰذَرَ) پر (اَبٌ) کا اطلاق فرمایا۔ حالانکہ وہ چچا تھا باپ نہیں کیونکہ (اٰذر) بُت پرست تھا اور بُت پرستی شرک ہے اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے باپ، دادا، پردادا وغیرہ اصول شرک سے محفوظ ہوتے ہیں۔

دوم یہ کہ (مُوَحَّدَہ) ہوں یعنی تثنیہ اور جمع نہ ہوں کہ اس صورت میں ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اعراب تثنیہ اور جمع کا اعراب ہوگا جس کا بیان آگے آرہا ہے۔

سوم یہ کہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں۔ غیر یائے متکلم عام ہے کہ اسم ظاہر ہو جیسے جَاءَ اَبُوْ زَیْدٍ. رَأَیْتُ اَبَازَیْدٍ. مَرَرْتُ بِاَبِیْ زَیْدٍ۔ اسی طرح باقی۔ بجز (ذُوْ) کہ وہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے نہ معرفہ کی طرف اور بغیر اضافت بھی مستعمل نہیں ہوتا۔

اسی طرف اشارہ کرنے کے لئے مصنف علیہ الرحمۃ نے (ذُوْمَالٍ) فرمایا فقط (ذُوْ) نہ فرمایا۔ بخلاف باقی کہ وہ بغیر اضافت بھی مستعمل ہوتے ہیں اور اس وقت ان کا اعراب مفرد منصرف صحیح کا ہوتا ہے جیسے جَاءَنِیْ اَبٌ. رَأَیْتُ اَبًا مَرَرْتُ بِاَبٍ۔ اسی طرح باقی یا ضمیر ہو جیسے جَاءَ اَبُوْکَ۔

ترکیب:

(جَاءَ) بترکیب معلوم (اَبُوْ) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو، مضاف (کَ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلاً۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ آیا تیرا باپ۔

(رَأَیْتُ اَبَاکَ) اس میں (رَأَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم (تُ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (ابا) اسمائے ستہ مکبرہ سے منصوب بالف مضاف (کَ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلاً۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے تیرے باپ کو دیکھا۔

(مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ) میں (مَرَرْتُ) بترکیب سابق (بِا) حرف جار مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکسر (اَبِــیْ) اسمائے ستہ مکبرہ سے مجرور یا مضاف (کَ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر فتح مضاف الیہ مجرور محلا مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں تیرے باپ کے پاس سے گذرا۔

(فَــمٌ) اصل میں (فــوہ) تھا اس کی (ھــا) خلاف قیاس حذف ہوگئی تو (فو) رہ گیا جب مضاف نہ ہو تو واو کو (میم) سے بدل کر (فم) کہتے ہیں اور جب غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو واو (واو) لوٹ آتا ہے

جیسے اِنْفَتَحَ فُوْکَ۔ تمہارا منہ کھل گیا۔ فَتَحْتُ فَاکَ۔ تمہارا منہ میں نے کھول دیا۔ وَضَعْتُ عَلٰی فِیْکَ یَدِیْ۔ میں نے اپنا ہاتھ تمہارے منہ پر رکھ دیا۔

ہفتم مثنی چوں رَجُلَانِ۔ ہشتم کِلَا و کِلْتَا مضاف بمضمر نہم اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ رفع آں بالف باشد و نصب و جر بیائے ماقبل مفتوح۔

چوں جَــاءَ رَجُلَانِ وَ کِلَاھُــمَــا وَ اِثْــنَــانِ وَ رَأَیْــتُ رَجُلَیْنِ وَ کِلَیْھِمَا وَ اِثْنَیْنِ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَ کِلَیْھِمَا وَ اِثْنَیْنِ۔

ساتویں قسم مثنی جیسے رَجُلَانِ۔ آٹھویں قسم کِلَا اور کِلْتَا جو مضاف بسوئے ضمیر۔ نویں قسم اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ ان کا رفع الف کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب و جر یائے ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جَــاءَ رَجُلَانِ وَ کِلَاھُــمَــا وَ اِثْــنَــانِ وَ رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ وَ کِلَیْھِمَا وَ اِثْنَیْنِ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَ کِلَیْھِمَا وَ اِثْنَیْنِ۔

(کِلَا) دراصل (کِــلَــوٌ) تھا۔ واو متحرک ماقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا (کِلَا) ہوگیا اور (کِــلْتَا) دراصل (کِــلْوٰی) تھا (واو) کو خلاف قیاس (تا) سے بدلا تو (کِــلْتَا) ہوگیا۔ اس میں (تا) خالص تانیث کے لئے نہیں بلکہ لام کلمہ سے بدلی ہوئی ہے۔ اگر خالص تانیث کے لئے ہوتی تو لام کلمہ کے بعد آتی۔ اسی طرح الف بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالص تانیث کے لئے نہیں کہ وہ حالت نصب وجر میں (یا) سے بدل جاتا ہے۔اور خالص تانیث کا الف بوجہ اعراب بدلتا نہیں بلکہ دونوں میں بوئے تانیث ہے اسی واسطے دونوں کا اجتماع جائز قرار پایا ورنہ جائز نہ ہوتا۔

تو گویا تانیث دونوں کے مجموعے سے حاصل ہوئی کہ دو علامت تانیث کا اجتماع جائز نہیں اور (اِثْـنَانِ) میں (تا) خلاف قیاس (یا) سے بدلی ہوئی ہے اور یہ بھی خالص تانیث کے لئے نہیں کیونکہ یہ وسط میں واقع ہے اور خالص تانیث کی (تا) وسط میں نہیں واقع ہوتی (کِلَا) اور (کِلْتَا) اور (اِثْـنَانِ اور اِثْـنَتَانِ) مثنیٰ نہیں کیونکہ ان کا مفرد نہیں آتا اسی واسطے مثنیٰ مذکور کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی بلکہ مثنیٰ کے ہم معنی ہیں کہ مثنیٰ کی طرح یہ بھی دو پر دلالت کرتے ہیں۔حسب سابق ان مثالوں میں بھی بقرینۂ سابق اختصاراً فعل اور حرف جار محذوف ہے۔

ترکیب:

(جَـاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (رَجُلَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: دو مرد آئے۔

(کِلَاهُمَا) یعنی (جَاءَ کِلَاهُمَا) اس میں (جَاءَ) بترکیب سابق (کِلَا) مرفوع بالف مضاف (هُمَا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زَیْدَانِ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں زید آئے۔

(اِثْنَانِ) یعنی (جَاءَ اِثْنَانِ) اس میں (جَاءَ) بترکیب سابق (اِثْنَانِ) مرفوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالف فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: دو آئے

(رَأَیْتُ) بترکیب معلوم (رَجُلَیْنِ) مثنی منصوب بیائے ماقبل مفتوح، مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے دو مرد دیکھے۔

(کِلَیْهِمَا) یعنی (رَأَیْتُ کِلَیْهِمَا) اس میں رَأَیْتُ بترکیب معلوم اور (کِلَیْ) منصوب بیائے ماقبل مفتوح مضاف (هِمَا) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مبنی بر کسر راجع بسوئے غائب مثلاً زَیْدَانِ.

(میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے ان دونوں کو دیکھا۔

(اِثْنَیْنِ) یعنی (رَأَیْتُ اِثْنَیْنِ) اس میں (رَأَیْتُ) بترکیب معلوم (اِثْنَیْنِ) منصوب بیائے ماقبل مفتوح مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے دو دیکھے۔

(مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (بـا) حرف جار مبنی بر کسر (رَجُلَیْنِ) مثنی مجرور بیائے ماقبل مفتوح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں دو مردوں کے پاس سے گذرا۔

(کِلَیْهِمَا) یعنی (مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (کِلَیْ) مجرور بیائے ماقبل مفتوح مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے غائب مثلاً زَیْــــدَانِ (میــــم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں ان دونوں کے پاس سے گذرا۔

(اِثْنَیْنِ) یعنی مَـرَرْتُ بِـاِثْنَیْنِ اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (اِثْـنَیْـنِ) مجرور بیائے ماقبل مفتوح۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں دو کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ ۲۷ تا ۳۷:

مہر منیر صفحہ ۶۴ میں (اِثْنَانِ) کا ترجمہ (دو مرد) اور (اِثْنَتَانِ) کا (دو عورت) کیا ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے کہ یہ دونوں لفظ مرد اور عورت کے لئے وضع نہیں کئے گئے بلکہ مذکر و مؤنث اصطلاحی کے لئے خواہ وہ دو مرد اور دو عورت ہوں یا غیر مرد اور عورت جیسے قرآن کریم میں ہے

(مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ) اور (فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا) (ضَأْنٌ) کے لئے (اِثْــنَیْــنِ) استعمال فرمایا جو مرد نہیں اور (عَیْـــنٌ) بمعنی (چشمہ) کے لئے (اِثْــنَتَــانِ) جو عورت نہیں۔ اس کا نون آیت کریمہ میں بوجہ ترکیب ساقط ہو گیا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہم جمع مذکر سالم چوں مُسْلِمُوْنَ۔ یازدہم اُوْلُوْ۔ دوازدہم عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ رفع شاں بواو ما قبل مضموم باشد ونصب وجر بیائے ما قبل مکسور چوں جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَاُوْلُوْمَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا ورَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ واُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا.

دسویں قسم جمع مذکر سالم جیسے مُسْلِمُوْنَ۔ گیارہویں قسم اُوْلُوْ۔ بارہویں قسم عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔ ان رفع کا واو ما قبل مضموم کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب وجر یائے ما قبل مکسور کے ساتھ جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ اوراُوْلُوْمَالٍ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا ورَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ واُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُوْلِیْ مَالٍ وَعِشْرِیْنَ رَجُلًا.

(جمع مذکر سالم) کی تعریف گذر گئی (اُوْلُوْ) جمع مِنْ غَیْرِ لَفْظِہٖ ہے (ذُوْ) کی۔ اسی واسطے جمع مذکر سالم میں داخل نہیں کیونکہ اس میں مفرد کی بقا واجب ہے جیسے (مُسْلِمُوْنَ) میں (مسلم) باقی ہے اور (عِشْرُوْنَ) تا (تِسْعُوْنَ) سے مراد آٹھ دہائیاں یعنی:

عِشْرُوْنَ. ثَلٰثُوْنَ. اَرْبَعُوْنَ. خَمْسُوْنَ. سِتُّوْنَ. سَبْعُوْنَ. ثَمَانُوْنَ. تِسْعُوْنَ.

ترکیب:

(جَاءَ) بترکیب سابق (مُسْلِمُوْنَ) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ما قبل مضموم فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: آئے مسلمان۔

یہاں پر بھی تینوں مثالوں میں فعل اور حرف جار اختصاراً محذوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جیسے (أُولُو مَالٍ) یعنی (جَاءَ أُولُو مَالٍ) اس میں (جَاءَ) بترکیب معلوم اور (أُولُو) مرفوع بواو ماقبل مضموم مضاف (مال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: آئے مال والے۔

(عِشْرُوْنَ رَجُلًا) یعنی (جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا) اس میں (جَاءَ) بترکیب معلوم (عِشْرُوْنَ) مرفوع بواو ماقبل مضموم ممیز (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: آئے بیس مرد۔

(رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ) اس میں (رَأَيْتُ) بترکیب معلوم (مسلمین) جمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے مسلمانوں کو دیکھا۔

(أُولِيْ مَالٍ) یعنی (رَأَيْتُ أُولِيْ مَالٍ) اس میں (رَأَيْتُ) بترکیب معلوم (أُولِيْ) منصوب بیائے ماقبل مکسور۔ مضاف (مَالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے مال والوں کو دیکھا۔

(عِشْرِيْنَ رَجُلًا) یعنی (رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ رَجُلًا) اس میں (رَأَيْتُ) بترکیب معلوم (عِشْرِيْنَ) منصوب بیائے ماقبل مکسور ممیز۔ (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے بیس مرد دیکھے۔

(مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جارمبنی بر کسر (مُسْلِمِيْنَ) جمع مذکر سالم مجرور بیائے ماقبل مکسور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں مسلمانوں کے پاس سے گذرا۔

(أُوْلِيْ مَالٍ) یعنی (مَرَرْتُ بِأُوْلِيْ مَالٍ) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جارمبنی بر کسر۔

(أُوْلِــيْ) مجرور بیائے ماقبل مکسور مضاف (مَــالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرو لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں مال والوں کے پاس سے گذرا۔

(عِشْــرِيْنَ رَجُلًا) یعنی (مَــرَرْتُ بِـعِشْــرِيْـنَ رَجُلًا) اس میں (رَأَيْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جارمبنی بر کسر (عِشْرِيْنَ) مجرور بیائے ماقبل مکسور ممیز (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔

ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں بیس مردوں کے پاس سے گذرا۔

تنبیہ ۴۷:

مہر منیر صفحہ ۶۷ اور المصباح المنیر صفحہ ۷۳ میں بالفاظ مختلف ہے کہ (عرب میں اعراب بالحرف کے لئے تین حرف مقرر ہیں الف، واو، یا۔ الف حالت رفعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تثنیہ کو دے دیا گیا اور واو جمع کو باقی رہ گئی یا تو ماقبل مفتوح کر کے حالت نصبی اور جری میں تثنیہ کو دے دی گئی اور ماقبل مکسور کر کے جمع کو)

اقول:

اس داو دہش کو مثنیٰ اور مجموع میں محصور کرنا غلط ہے کہ اسمائے ستہ مکبرہ بھی تو اس میں شریک ہیں۔ان کا اعراب بھی انہیں حرف کے ساتھ ہوتا ہے کما سبق۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملاّ
حال طفلاں زبوں شده است

سیزدہم اسم مقصورہ وآں اسمیست کہ درآخرش الف مقصورہ باشد چوں مُوسٰی۔چہاردہم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چوں غُلَامِیْ رفع شاں بتقدیر ضمہ باشد ونصب بتقدیر فتحہ وجر بتقدیر کسرہ ودر لفظ ہمیشہ یکساں باشد چوں جَاءَ مُوسَىٰ وَغُلَامِيْ ورَأَيْتُ مُوسَىٰ وَغُلَامِيْ ومَرَرْتُ بِمُوسَىٰ وَغُلَامِيْ.

تیرہویں قسم اسم مقصورہ اور وہ ایسا اسم ہے جس کے آخر الف مقصورہ ہو جیسے مُوسٰی چودھویں قسم غیر جمع مذکر سالم جو مضاف بسوئے یائے متکلم جیسے غُلَامِیْ ان کا رفع ضمہ مقدرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحۂ مقدرہ کے ساتھ اور جر کسرۂ مقدرہ کے ساتھ اور لفظ میں ہمیشہ یکساں رہتے ہیں جیسے جَاءَ مُوسٰی اور غُلَامِیْ اور رَأَيْتُ مُوسٰی اور غُلَامِیْ اور مَرَرْتُ بِمُوسٰی اور غُلَامِیْ۔

مخفی نہ رہے کہ یہاں پر اسم مقصور سے مراد وہ اسم نہیں جس کے آخر میں الف مقصورہ زائدہ ہو کیونکہ ایسا اسم غیر منصرف ہوتا ہے بایں سبب کہ الف مقصورہ زائدہ علامت تانیث ہے اور دو سبب کے قائم مقام اور غیر منصرف کا اعراب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت جر میں بفتحہ لفظی ہوتا ہے جیسے مَرَرْتُ بِعُمَرَ یا بفتحہ تقدیری جیسے مَرَرْتُ بِحُبْلٰی میں۔ بلکہ مراد وہ اسم مقصورہ ہے جس کے آخر الف مقصورہ غیر زائدہ ہو یعنی حرف اصلی لام کلمہ سے بدلا ہو جیسے:

المصطفیٰ میں الف مقصورہ لفظاً ہے۔ اور (مصطفًى) تقدیراً کہ بوجہ اجتماع ساکنین ساقط ہو گیا۔

نظر برآں (مُوْسًی) باتنوین پڑھا جائے کہ اصل میں (مُوْسَیٌ) بروزن (مُفْعَلٌ) اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی (مَخْلُوقٌ) مصدر (اِیْسَاءٌ) سے جس کے معنی ہیں (حَلْقٌ)۔ اس میں یہ تعلیل ہوئی کہ (یا) متحرک ماقبل مفتوح، اُس کو الف سے بدل لیا۔ الف اور تنوین میں اجتماع ساکنین ہوا۔ الف گر گیا (مُوْسًی) رہ گیا جو تینوں حالتوں میں اسی طرح رہے گا۔

یہ (مُوْسًی) وہ نہیں جو ایک جلیل القدر پیغمبر کا اسم گرامی ہے جو بنی اسرائیل کی طرف فرعون کے زمانے میں مبعوث ہوئے تھے کہ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے تو بوجہ عجمہ اور علمیت غیر منصرف ہوا۔ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام۔

اور جب اس پر الف لام داخل کریں جیسے (اَلْمُوْسٰی) تو الف مقصورہ لفظاً ہو گا کہ اب اصل میں اجتماع ساکنین نہیں جس کی وجہ سے گر گیا تھا۔

ترکیب:

(جَاءَ) بترکیب معلوم (مُوْسًی) اسم مقصورہ مرفوع تقدیراً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: آیا ایک مونڈا ہوا۔ (لفظ موسیٰ کا عربی لغت میں معنی ہے)

(غُلَامِیْ) یعنی (جَاءَ غُلَامِیْ) اس میں (جَاءَ) بترکیب معلوم (غُلَامِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم مرفوع تقدیراً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: آیا میرا غلام۔

(رَأَیْتُ مُوْسٰی) اس میں (رَأَیْتُ) بترکیب معلوم (مُوْسٰی) اسم مقصورہ منصوب تقدیراً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے ایک مونڈے ہوئے کو دیکھا۔ (لفظ مُوْسٰی کا عربی لغت میں معنی ہے)۔

(غُلَامِیْ) یعنی (رَأَیْتُ غُلَامِیْ) اس میں (رَأَیْتُ) بترکیب معلوم (غُلَامِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے اپنے غلام کو دیکھا۔

(مَرَرْتُ بِمُوْسٰی) اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی برکسر (مُوْسٰی) اسم مقصور مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں ایک مونڈے ہوئے کے پاس سے گذرا۔

(غُلَامِیْ) یعنی مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ اس میں (مَرَرْتُ) بترکیب معلوم اور (با) حرف جار مبنی برکسر (غُلَامِ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بسوئے یائے متکلم مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت۔

(یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون مضاف اپنے مضاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں اپنے غلام کے پاس سے گذرا۔

پانزدھم اسم منقوص و آں اسمیست کہ آخرش یائے ماقبل مکسور باشد چوں قَاضِیٌ رفعش بتقدیر ضمہ باشد و نصبش بفتحہ لفظی و جرش بتقدیر کسرہ چوں جَاءَ الْقَاضِیْ ورَأَیْتُ الْقَاضِیَ ومَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ.

پندرھویں قسم اسم منقوص اور وہ ایسا اسم ہے جس کے آخر یائے ماقبل مکسور ہو جیسے قاضی اس کا رفع ضمۂ مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کا نصب بفتحہ لفظی اور اس کا جر کسرۂ مقدر کے ساتھ۔

جیسے جَاءَ الْقَاضِیْ اور رَأَیْتُ الْقَاضِیَ اور مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ .

ترکیب:

(جَاءَ) بترکیب معلوم (اَلْقَاضِیْ) اسم منقوص مرفوع تقدیراً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: قاضی آیا۔

(رَأَیْتُ) بترکیب معلوم (اَلْقَاضِیَ) اسم منقوص مجرور تقدیراً منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے قاضی کو دیکھا۔

(مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (القاضی) اسم منقوص مجرور تقدیراً، جار مجرور ملکر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں قاضی کے پاس سے گذرا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۷۵:

مہر منیر صفحہ ۶۸ میں اسم منقوص کی تعریف یوں کی ہے کہ (اصطلاح میں اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے آخر میں یاء ساکن ماقبل مکسور ہو)۔

اقول:

یہ غلط ہے اور اصطلاح پر افتراء۔ غلط اس لئے کہ بحالت نصب جیسے رَأَیْتُ الْقَاضِیَ میں (اَلْقَاضِیَ) اسم منقوص ہونے سے نکل گیا کہ (یا) ساکن نہیں حالانکہ اسم منقوص ہے۔

اور افتراء اس لئے کہ نحویوں کی اصطلاح نہیں۔ یہ اُن پر افتراء ہے۔ ان کے نزدیک وہی تعریف ہے جو متن میں مذکور ہوئی (ساکن) کی قید ایجاد بندہ ہے یا بندی اور بالفاظ دیگر اضافۂ دیوبندی۔ یہی موجب فساد ہوا جیسے نس بندی۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

شانزدھم جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم چوں مُسْلِمِیَّ رفعش بتقدیر واو باشد ونصب وجرش بیائے ماقبل مکسور چوں هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ کہ دراصل مُسْلِمُوْنَ یَ بود۔ نون باضافت ساقط شد واو ویا جمع شدند سابق ساکن بود واو را بیا بدل کردند رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

سولھویں قسم جمع مذکر سالم جو مضاف بسوئے یائے متکلم جیسے مُسْلِمِیَّ اس کا رفع واو مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب وجر اس کا یائے ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے هٰؤُلَاءِ مُسْلِمِیَّ کہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ یَ ہی تھا۔ نون بوجہ اضافت ساقط ہو گیا واو اور یا جمع ہوئے اور پہلا ساکن تھا تو واو کو یاء سے بدل لیا اور رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(هٰؤُلَاءِ) میں (ھا) حرف تنبیہ مبنی بر سکون (اُوْلَاءِ) اسم اشارہ مبتداء مرفوع محلاً مبنی بر کسر (مُسْلِمِیَّ) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مرفوع بواو مقدر مضاف (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: یہ میرے مسلمان ہیں۔

(رَأَیْتُ) بترکیب معلوم (مُسْلِمِیَّ) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب بیائے ماقبل مکسور (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے اپنے مسلمانوں کو دیکھا۔

(مَرَرْتُ) بترکیب معلوم (بـا) حرف جار مبنی بر کسر (مُسْلِمِیَّ) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور بیائے ماقبل مکسور (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں اپنے مسلمانوں کے پاس سے گذرا۔

فصل:

بدانکہ اعراب مضارع سہ است رفع ونصب وجزم فعل مضارع باعتبار وجوہ اعراب بر چہار قسم است اول صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع برائے تثنیہ وجمع مذکر وبرائے واحد مؤنث مخاطبہ رفعش بضمہ باشد ونصب بفتحہ وجزم بسکون چوں هُوَيَضْرِبُ ولَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَضْرِبَ ولَمْ يَضْرِبْ.

جان لو کہ اعراب مضارع کے تین ہیں رفع اور نصب اور جزم۔ فعل مضارع باعتبار اقسام اعراب چار قسم پر ہے۔ اول قسم صحیح خالی ضمیر بارز مرفوع سے جو تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کے لئے ہوتی۔ اس کا مضارع کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکون کے ساتھ جیسے هُوَ يَضْرِبُ اور لَنْ يَضْرِبَ اور لَمْ يَضْرِبْ.

فعل (صحیح) نحویوں کی اصطلاح میں اُس فعل کو کہتے ہیں جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور (مجرد از ضمیر بارز مرفوع) پانچ صیغے ہوتے ہیں واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم۔

ترکیب:

(هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (يَضْرِبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ مارتا ہے یا مارے گا۔

(لَنْ يَضْرِبَ) یعنی (هُوَ لَنْ يَضْرِبَ) اس میں (هُوَ) بترکیب سابق مبتدا (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (يَضْرِبَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ ہرگز نہیں مارے گا۔

(لَمْ یَضْرِبْ) یعنی (هُوَ لَمْ یَضْرِبْ) اس میں (هُوَ) بترکیب سابق مبتدا (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اُس نے نہیں مارا۔

تنبیہ ۷۶ تا ۷۹:

المصباح المعیر صفحہ ۷۶ اور مہر منیر صفحہ ۶۹ میں ہے کہ جزم کے معنی سکون کے ہیں۔

اقول:

یہ غلط ہے، جزم عام ہے اور سکون خاص۔ کہ جزم کبھی بصورت سکون ہوتا ہے اور کبھی بصورت حذف لام جیسے دوسری اور تیسری قسم میں آرہا ہے اور کبھی بصورت حذف نون جیسے چوتھی قسم میں آرہا ہے۔

مولانا ہادی علی علیہ الرحمۃ کا اس مقام پر ایک حاشیہ ہے جو مصنف علیہ الرحمۃ کے قول (جزم بسکون) میں (سکون) پر تھا۔ کسی کی غلطی سے مصنف علیہ الرحمۃ کی قول سابق (اعراب مضارع سہ است رفع ونصب وجزم) میں واقع (جزم) پر نقل ہو گیا۔

غالباً اسی سے یہ دونوں فاضلان دیوبند خود بھی گمراہ ہوئے اور بہت سے طلبہ کو گمراہ کر ڈالا۔ خود میں اتنی سمجھ بوجھ کہاں کہ نقل کی غلطی پر آگاہ ہو سکیں۔

خیر ہم وہ حاشیہ نقل کرتے ہیں جس کو پڑھ کر ہر ذی عقل سمجھ لے گا کہ یہ (سکون) پر ہے (جزم) پر نہیں وہ یہ ہے (یعنی سکونیکہ بسبب عامل پدید آید پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکونیکہ برائے غرض وقف باشد خارج خواہد بود چہ آں در ماضی ہم جائز است)۔

اس سے ظاہر ہے کہ مولانا موصوف یہ بیان فرماتے ہیں کہ بحالت جزم (سکون) سے مراد مصنف علیہ الرحمۃ کی وہ سکون ہے جو عامل کا اثر ہوتا ہے نہ سکون وقف کہ وہ عامل کا اثر نہیں ہوتا۔اور دونوں فاضلان دیوبند یہ سمجھ بیٹھے کہ جزم کے معنی بیان کر رہے ہیں۔اس لئے بے سمجھے بوجھے بول پڑے کہ (جزم کے معنی سکون کے ہیں)۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم۔

یا غالباً ان دونوں فاضلان دیوبند نے مصدر فیوض پڑھا تھا۔اُس میں لکھا ہے کہ جزم سکون کو کہتے ہیں۔وہی یہاں پر بیان کر دیا اور یہ نہ سمجھا کہ یہاں پر نحوی اصطلاح میں کلام ہو رہا ہے لیکن تعجب ہے کہ مصدر فیوض کی بات یاد رہی اور نحو میر کے مسائل یاد نہیں جس کی شرح لکھ رہے ہیں۔

پھر دوم کے صفحہ ۶۹ پر ہے کہ (نحویوں کی اصطلاح میں صرف معتل بلام یعنی جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو معتل شمار ہوتا ہے لہٰذا یہاں صحیح سے مراد وہ مضارع ہے جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہونہ ہو) یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور نحویوں پر افترائے خالص۔

غلط اس لئے کہ (یَذْلَوْنِیْ) معتل کی تعریف مذکور سے نکل گیا کیونکہ اس کے لام کلمہ میں حرف علت نہیں اس لئے کہ یہ بروزن (یَفْعَوْنِیْ) ہے اس سے ظاہر ہوا کہ لام کلمہ کی جگہ حرف علت نہیں بلکہ لام ہے۔

حالانکہ نحویوں کے نزدیک یہ معتل ہے اور صحیح کی تعریف مذکور اس پر صادق آتی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں بلکہ معتل ہے۔یہ باب (اِفْعِوْلَاءٌ) سے ہے جس کو ثلاثی مزید باہمزۂ وصل کے ابواب سے کرتے ہیں مگر نو مشہور ابواب سے نہیں۔

کمافی نوادر الاصول (با) اس کے آخر زائد ہے اور (فا) کلمہ (ذال) اور عین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ (لام) اور لام کلمہ بھی (لام) اس کا مصدر ہے (اِذْلَــــوْلاءٌ) جس کے معنی ہیں (انقیاد) کذافی المنجد الکبیر۔ نظر برآں ظاہر ہوا کہ معتل اور صحیح دونوں کی تعریف مذکور غلط ہے۔ افتراء اس لئے کہ نحویوں کی طرف یہ نسبت مطابق واقع نہیں انہوں نے تو یوں تعریف کی ہے کہ صحیح وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو نہ اصلی نہ زائد۔ اور معتل وہ ہے جس کے آخر حرف علت ہو خواہ اصلی جیسے یَــدْعُــوْ خواہ زائد جیسے (یَدْلَوْلِیُ)۔

چنانچہ شرح جامی صفحہ ۳۲۱ میں صحیح کی تعریف یوں فرمائی وَهُوَ عِنْدَ النُّحَاةِ مَالَمْ يَـكُـنْ حَـرْفُـهُ الْاَخِيْرُ حَرْفَ عِلَّةٍ اس پر تکملہ میں صفحہ ۵۰۰ پر فرمایا (سَـوَاءٌ كَانَ اَصْلِيًّــا اَوْزَائِـدًا فَلِـذَا لَـمْ يَقُلْ لَامُـهُ) اور صفحہ ۳۲۲ میں (الـمـعـتـل) متن سے قبل (المضارع) اور بعد (الآخر) ذکر فرما کر بتایا کہ اصطلاح نحاۃ میں مضارع معتل اُس کو کہتے ہیں جس کے آخر حرف علت ہو (آخر) میں تعمیم ہے خواہ وہ لام کلمہ ہو یا زائد۔

پھر صفحہ ۷۰ پر (لَمْ يَضْرِبْ) کا ترجمہ کیا ہے (اُس نے ہرگز نہیں مارا)۔

یہ بھی غلط ہے کہ (لَمْ) تاکید نفی کے لئے نہیں آتا۔

اس لئے ترجمہ میں (ہرگز) ہرگز نہیں لا سکتے۔ مگر دیوبندی مت کا کیا علاج۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم مفرد معتل واوی چوں يَــغْــزُوْ ویائی چوں يَـــرْمِـــىْ رفعش بتقدیر ضمہ باشد ونصب بفتحہ لفظی وجزم بحذف لام (یعنی بحذف آخر) چوں هُــوَ يَـغْـزُوْ وَيَـرْمِیْ وَلَنْ يَّغْزُوَ وَلَنْ يَّرْمِيَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يَرْمِ۔

دوسری قسم مفرد معتل واوی جیسے يَـغْـزُوْ اور یائی جیسے يَـرْمِـىْ اس دوسری قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا رفع ضمہ مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جزم بحذف لام جیسے هُوَيَغْزُوْوَيَرْمِيْ وَلَنْ يَّغْزُوَوَلَنْ يَّرْمِيَ وَلَمْ يَغْزُوَلَمْ يَرْمِ.

(مفرد) سے مراد جو تثنیہ اور جمع نہ ہو اور (معتل واوی) سے مراد جس کے آخر میں (واو) ہو اور (معتل یائی) سے مراد جس کے آخر میں (یا) ہو۔

ترکیب:

(هُــوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (یَــغْــــزُوْ) مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ غزوہ کرتا ہے یا کرے گا۔

(یہاں پر بھی مثالوں میں اختصاراً (هُوَ) مبتدا محذوف ہے (يَرْمِيْ)

یعنی (هُوَيَرْمِيْ) اس میں (هُوَ) بترکیب سابق مبتدا (يَرْمِيْ) مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ تیر پھینکتا ہے یا تیر پھینکے گا۔

(لَــنْ يَّــغْــزُوَ) یعنی (هُــوَلَــنْ يَّــغْــزُوَ) اس میں (هُــوَ) بترکیب معلوم مبتدا (لَــنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (يَــغْــزُوَ) مفرد معتل واوی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راجع بسوئے مبتدا۔

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ ہرگز غزوہ نہیں کرے گا۔

(لَنْ یَّرْمِیَ) یعنی (هُوَلَنْ یَّرْمِیَ) اس میں (هُوَ) بترکیب سابق مبتدا (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (یَرْمِیَ) مفرد معتل یائی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ تیر ہرگز نہیں پھینکے گا۔

(لَمْ یَغْزُ) یعنی (هُوَلَمْ یَغْزُ) اس میں (هُوَ) بترکیب سابق مبتدا (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَغْزُ) مفرد معتل واوی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اُس نے غزوہ نہیں کیا۔

(لَمْ یَرْمِ) یعنی (هُوَلَمْ یَرْمِ) اس میں (هُوَ) بترکیب معلوم مبتدا (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَرْمِ) مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مرفوع محلا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اُس نے تیر نہیں پھینکا۔

تنبیہ ۸۰ تا ۸۲:

المصباح المنیر صفحہ ۷۷ اور مہر منیر صفحہ ۷۰ میں مفرد معتل واوی اور مفرد معتل یائی کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ (مضارع کے ایسے صیغے جو کہ مفرد ہوں مگر معتل ہوں خواہ معتل واوی ہوں یعنی ان کے لام کلمہ پر واو آ رہا ہو جیسے یَدْعُوْ یا معتل یائی کہ ان کے لام کلمہ پر (یا) آ رہی ہو جیسے (یَرْمِیْ)۔

اقول:

یہ غلط ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا۔ غلط اس لئے کہ معتل واوی کے معنی یہ ہیں جس کے آخر میں (واو) ہو اور معتل یائی کے یہ کہ اس کے آخر میں (یا) ہو کیونکہ نحوی معتل میں اخیر حرف کا اعتبار کرتے ہیں خواہ لام کلمہ ہو یا زائد کما سبق۔ اور افترا اس لئے کہ اس باطل معنی کو مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد قرار دے دیا۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملّا

حال طفلاں زبوں شده است

سوم مفرد معتل الفی چوں یَرْضٰی رفعش بتقدیر ضمہ باشد ونصب بتقدیر فتحہ وجزم بحذف لام چوں هُوَ يَرْضٰى وَلَنْ يَّرْضٰى وَلَمْ يَرْضَ.

تیسری قسم مفرد معتل الفی جیسے یَرْضٰی اس کا رفع ضمۂ مقدر کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب فتحہ مقدر کے ساتھ اور جزم بحذف لام جیسے هُوَ يَرْضٰى وَلَنْ يَّرْضٰى وَلَمْ يَرْضَ.

(مفرد) کے معنی وہی کہ تثنیہ وجمع نہ ہو اور (معتل الفی) کے معنی یہ کہ جس کے آخر میں الف ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(ھُوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید (یَرْضٰی) مفرد معتل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ راضی ہوتا ہے یا ہوگا۔

یہاں پر بھی بقرینۂ سابق دونوں مثالوں میں اختصاراً مبتدا محذوف ہے۔

(لَنْ یَّرْضٰی) یعنی (ھُوَلَنْ یَّرْضٰی) اس میں (ھُوَ) بترکیب سابق مبتدا (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (یَرْضٰی) مفرد معتل الفی منصوب تقدیراً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ ہرگز راضی نہ ہوگا۔

(لَمْ یَرْضَ) یعنی (ھُوَلَمْ یَرْضَ) اس میں (ھُوَ) بترکیب سابق مبتدا (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَرْضَ) مفرد معتل الفی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ راضی نہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۸۳ تا ۸۴:

مہرمنیر صفحہ ۷۱ میں مفرد معتل الفی کے معنی بیان کئے ہیں (یعنی مضارع کے مفرد کے صیغے جس کے لام کلمہ میں الف ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ یہ الف اصلی ہو کیونکہ عموماً یہ الف واو اور یا ئی سے بدلا ہوا ہوتا ہے)۔

اقول:

اس سے دو باتیں مفہوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ معتل الفی وہ جس کے لام کلمہ میں الف ہو۔

دوم یہ کہ الف حرف اصلی بھی ہوتا ہے اگرچہ بقلت۔

اور المصباح المنیر صفحہ ۷۷ میں الف کے اصلی ہونے کی بایں الفاظ تصریح کی (اور خواہ اصلی ہو) یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور (یعنی) کہہ کر مصنف علیہ الرحمۃ پر افتراء کیا۔

اول اس لئے معتل الفی وہ ہے جس کے آخر میں الف ہو کما فی شرح الجامی قدس سرہ السامی۔

یہ ضروری نہیں کہ لام کلمہ کی جگہ ہو۔ کیونکہ کبھی لام کلمہ کے بعد زائد ہوتا ہے جیسے (یُدَنْلُوْنٰی) مجہول میں لام کلمہ کے بعد ہے۔

دوم اس لئے کہ الف حرف اصلی نہیں ہوتا اسی واسطے صرفی مثال اجوف، ناقص کی دو قسم کرتے ہیں۔ واوی اور یائی۔ مثال الفی، اجوف الفی، ناقص الفی کوئی نہیں کہتا اگر الف اصلی ہوتا تو بجز مثال اجوف اور ناقص کی تقسیم الفی کی جانب واجب تھی۔ مثال کی تقسیم الفی کی طرف نہیں ہوسکتی کہ ابتداء بالسکون مانع ہے ہاں الف کسی دوسرے حرف اصلی سے بدل کر اصلی کی جگہ واقع ہوجاتا ہے۔

لیکن ان فاضلان دیوبند کو اتنی بجھ کہاں۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب وہمی مُلّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم صحیح یا معتل با ضمائر ونونہائے مذکورہ رفع شاں باثبات نون باشد چنانچہ در تثنیہ گوئی هُمَا يَضْرِبَانِ وَيَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ وَيَرْضَيَانِ ودر جمع مذکر گوئی هُمْ يَضْرِبُوْنَ وَيَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ وَيَرْضَوْنَ ودر مفرد مؤنث حاضر گوئی اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ وَتَغْزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ وَتَرْضَيْنَ ونصب وجزم بحذف نون چنانکہ در تثنیہ گوئی لَنْ يَّضْرِبَا وَلَنْ يَّغْزُوَا وَلَنْ يَّرْمِيَا وَلَنْ يَّرْضَيَا وَلَمْ يَضْرِبَا وَلَمْ يَغْزُوَا وَلَمْ يَرْمِيَا وَلَمْ يَرْضَيَا ودر جمع مذکر گوئی لَنْ يَّضْرِبُوْا وَلَنْ يَّغْزُوْا وَلَنْ يَّرْمُوْا وَلَنْ يَّرْضَوْا وَلَمْ يَضْرِبُوْا وَلَمْ يَغْزُوْا وَلَمْ يَرْمُوْا وَلَمْ يَرْضَوْا ودر مفرد مؤنث حاضر گوئی لَنْ تَضْرِبِيْ وَلَنْ تَغْزِيْ وَلَنْ تَرْمِيْ وَلَنْ تَرْضَيْ وَلَمْ تَضْرِبِيْ وَلَمْ تَغْزِيْ وَلَمْ تَرْمِيْ وَلَمْ تَرْضَيْ.

چوتھی قسم صحیح یا معتل مذکورہ ضمیروں اور مذکورہ نون کے ساتھ ان کا رفع باثبات نون ہوتا ہے چنانچہ تثنیہ میں کہو گے هُمَا يَضْرِبَانِ وَيَغْزُوَانِ وَيَرْمِيَانِ وَيَرْضَيَانِ اور جمع مذکر میں کہو گے هُمْ يَضْرِبُوْنَ وَيَغْزُوْنَ وَيَرْمُوْنَ وَيَرْضَوْنَ اور واحد مؤنث حاضر میں کہو گے اَنْتِ تَضْرِبِيْنَ وَتَغْزِيْنَ وَتَرْمِيْنَ وَتَرْضَيْنَ اور نصب وجزم بحذف نون چنانچہ تثنیہ میں کہو گے لَنْ يَّضْرِبَا وَلَنْ يَّغْزُوَا وَلَنْ يَّرْمِيَا وَلَنْ يَّرْضَيَا وَلَمْ يَضْرِبَا وَلَمْ يَغْزُوَا وَلَمْ يَرْمِيَا وَلَمْ يَرْضَيَا اور جمع مذکر میں کہو گے لَنْ يَّضْرِبُوْا وَلَنْ يَّغْزُوْا وَلَنْ يَّرْمُوْا وَلَنْ يَّرْضَوْا وَلَمْ يَضْرِبُوْا وَلَمْ يَغْزُوْا وَلَمْ يَرْمُوْا وَلَمْ يَرْضَوْا اور واحد مؤنث حاضر میں کہو گے لَنْ تَضْرِبِيْ وَلَنْ تَغْزِيْ وَلَنْ تَرْمِيْ وَلَنْ تَرْضَيْ وَلَمْ تَضْرِبِيْ وَلَمْ تَغْزِيْ وَلَمْ تَرْمِيْ وَلَمْ تَرْضَيْ.

(مضارع معرب) کے بارہ صیغے ہیں۔

پانچ وہ جن میں بارز ضمیریں اور نون اعرابی نہیں ہوتے یہ وہی ہیں جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ماقبل میں بیان کر دیا۔ یہ پانچ صحیح ہوں یا معتل اور معتل واوی ہوں یایائی، یا الفی ان کے اعراب کا بیان ہو چکا۔ اب مصنف علیہ الرحمۃ باقی ماندہ سات صیغوں کا اعراب بیان فرماتے ہیں جن میں مذکورہ ضمیروں اور مذکورہ اعرابی نونات کا الحاق ہوتا ہے۔

سوال: بارز ضمیروں کو (مذکورہ) کہنا درست ہے کہ ان کا ذکر ہو چکا۔ اعرابی نونات کو مذکورہ کہنا درست نہیں کہ ماقبل میں اُن کا ذکر نہیں آیا؟

جواب: ماقبل میں اُن صیغوں کا ذکر آیا ہے جن میں اعرابی نونات لگتے ہیں۔ لہٰذا اُن صیغوں کے مذکور ہونے سے ضمناً ان کا ذکر بھی ہو گیا۔ نظر برآں ان کو (مذکورہ) کہنا صحیح ہے۔

(هُمَا يَضْرِبَانِ) (هُمَا) میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے غائب مثلاً زید و عمرو (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون (يَضْرِبَانِ) صحیح با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں الف ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ وہ دونوں مارتے ہیں یا ماریں گے۔

(يَغْزُوَانِ) یعنی (هُمَا يَغْزُوَانِ) اس میں (هُمَا) بترکیب سابق مبتدا (يَغْزُوَانِ) معتل واوی با ضمیر بارز۔ مرفوع باثبات نون، صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں کرتے ہیں یا کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یَرْمِیَانِ) یعنی (هُمَا یَرْمِیَانِ) اس میں (هُمَا) بترکیب سابق مبتدا (یَرْمِیَانِ) معتل یائی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون، صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں تیر پھینکتے ہیں یا پھینکیں گے۔

(یَرْضَیَانِ) یعنی (هُمَا یَرْضَیَانِ) اس میں (هُمَا) بترکیب سابق مبتدا (یَرْضَیَانِ) معتل الفی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون، صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں خوش ہوتے ہیں یا ہوں گے۔

(هُمْ یَضْرِبُوْنَ) هُمْ میں (ها) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو وبکر (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (یَضْرِبُوْنَ) صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب مارتے ہیں یا ماریں گے۔

(یَغْزُوْنَ) یعنی (هُمْ یَغْزُوْنَ) اس میں (هُمْ) بترکیب معلوم مبتدا (یَغْزُوْنَ) معتل واوی باضمیر بارز۔ مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب غزوہ کرتے ہیں یا کریں گے۔

(یَـغْـزُوْنَ) یعنی (هُـمْ یَـغْـزُوْنَ) اس میں (هُـمْ) بترکیب معلوم مبتدا (یَـغْـزُوْنَ) معتل یائی با ضمیر بارز مرفوع با ثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب تیر پھینکتے ہیں یا پھینکیں گے۔

(یَـرْضَـوْنَ) یعنی (هُـمْ یَـرْضَـوْنَ) اس میں (هُـمْ) بترکیب معلوم مبتدا (یَـرْضَوْنَ) معتل الفی با ضمیر بارز مرفوع با ثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب خوش ہوتے ہیں یا ہوں گے۔

(اَنْتَ تَضْرِبِیْنَ) اَنْتَ میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا، مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر کسر (تَضْرِبِیْنَ) صحیح با ضمیر بارز مرفوع با ثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو مارتی ہے یا مارے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تَغْزِيْنَ) یعنی (اَنْتِ تَغْزِيْنَ) اس میں (اَنْتِ) بترکیب معلوم مبتدا (تَغْزِيْنَ) معتل واوی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو غزوہ کرتی ہے یا کرے گی۔

(تَرْمِيْنَ) یعنی (اَنْتِ تَرْمِيْنَ) اس میں (اَنْتَ) بترکیب معلوم مبتدا (تَرْمِيْنَ) معتل یائی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو تیر پھینکتی ہے یا پھینکے گی۔

(تَرْضَيْنَ) یعنی (اَنْتِ تَرْضَيْنَ) اس میں (اَنْتَ) بترکیب معلوم مبتدا (تَرْضَيْنَ) معتل الفی باضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو خوش ہوتی ہے یا ہو گی۔

(لَنْ يَّضْرِبَا) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (يَضْرِبَا) صحیح باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: وہ دونوں ہرگز نہیں ماریں گے۔

(لَنْ یَّغْزُوَا) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (یَغْزُوَا) معتل واوی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔

اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں ہرگز غزوہ نہ کریں گے۔

(لَنْ یَّرْمِیَا) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (یَرْمِیَا) معتل یائی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں ہرگز تیر نہ پھینکیں گے۔

(لَنْ یَّرْضَیَا) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (یَرْضَیَا) معتل الفی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب۔ اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں ہرگز خوش نہ ہوں گے۔

(لَمْ یَضْرِبَا) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَضْرِبَا) صحیح باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اُن دونوں نے نہیں مارا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لَمْ يَغْزُوَا) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (يَغْزُوَا) معتل واوی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اُن دونوں نے غزوہ نہیں کیا۔

(لَمْ يَرْمِيَا) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (يَرْمِيَا) معتل یائی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اُن دونوں نے تیر نہیں پھینکا۔

(لَمْ يَرْضَيَا) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (يَرْضَيَا) معتل الفی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ تثنیہ مذکر غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں خوش نہیں ہوئے۔

(لَنْ يَّضْرِبُوْا) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (يَضْرِبُوْا) صحیح باضمیر بارز منصوب بحذف نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید، عمرو، بکر۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب ہرگز نہیں ماریں گے۔

(لَنْ يَّغْزُوْا) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (يَغْزُوْا) معتل واوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باضمیر بارز منصوب بحذف نون۔صیغہ جمع مذکر غائب۔اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید، عمرو، خالد۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب ہرگز غزوہ نہیں کریں گے۔

(لَنْ یَرْمُوْا) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (یَرْمُوْا) معتل یائی باضمیر بارز منصوب بحذف نون۔صیغہ جمع مذکر غائب۔اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید، عمرو، بکر۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب ہرگز تیر نہ پھینکیں گے۔

(لَنْ یَّرْضَوْا) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (یَرْضَوْا) معتل الفی باضمیر بارز منصوب بحذف نون۔صیغہ جمع مذکر غائب۔اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید، عمرو، بکر۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب ہرگز خوش نہ ہوں گے۔

(لَمْ یَضْرِبُوْا) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَضْرِبُوْا) صحیح باضمیر بارز۔مجزوم بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب۔اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو وبکر۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اُن سب نے نہیں مارا۔

(لَمْ یَغْزُوْا) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَغْزُوْا) معتل واوی باضمیر بارز۔مجزوم بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب۔اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو وبکر۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اُن سب نے غزوہ نہیں کیا۔

(لَمْ یَرْمُوْا) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَرْمُوْا) معتل یائی باضمیر بارز۔ مجزوم بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو وخالد۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: ان سب نے تیر نہیں پھینکے۔

(لَمْ یَرْضَوْا) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَرْضَوْا) معتل واوی باضمیر بارز۔ مجزوم بحذف نون صیغہ جمع مذکر غائب۔ اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے غائب مثلاً زید وعمرو وخالد۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ سب خوش نہ ہوئے۔

(لَنْ تَضْرِبِیْ) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (تَضْرِبِیْ) صحیح باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو ہرگز نہ مارے گی۔

(لَنْ تَغْزِیْ) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (تَغْزِیْ) معتل واوی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔

ترجمہ: تو ہرگز غزوہ نہ کرے گی۔

(لَنْ تَرْمِیْ) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (تَرْمِیْ) معتل یائی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یـــا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو ہرگز تیر نہ پھینکے گی۔

(لَنْ تَرْضَیْ) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (تَرْضَیْ) معتل یائی باضمیر بارز منصوب بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو ہرگز خوش نہ ہوگی۔

(لَمْ تَضْرِبِیْ) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (تَضْرِبِیْ) صحیح باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو نے نہیں مارا۔

(لَمْ تَغْزِیْ) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (تَغْزِیْ) معتل واوی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو نے غزوہ نہیں کیا۔

(لَمْ تَرْمِیْ) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (تَرْمِیْ) معتل یائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو نے تیر نہیں پھینکا۔

(لَمْ تَرْضَيْ) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (تَرْضَيْ) معتل الفی باضمیر بارز مجزوم بحذف نون صیغہ واحد مؤنث حاضر۔ اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تو خوش نہ ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل :

بدانکہ عوامل اعراب بردو قسم ست لفظی ومعنوی لفظی بر سہ قسم است حروف وافعال واسماء واین را در سہ باب یاد کنیم اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

جان لو کہ اعراب کے عوامل دو قسم پر ہیں، لفظی اور معنوی۔ لفظی تین قسم پر ہیں حروف اور افعال اور اسماء اور ان کو تین باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

باب اوّل

در حروف عاملہ و در دو فصل است

پہلا باب حرف عاملہ کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں

فصل اوّل در حروف عاملہ در اسم وآن پنج قسم ست قسم اوّل حروف جر وآن ہفدہ است باومن والی وحتّٰی وفی ولام ورُبَّ وواؤ قسم وتائے قسم وعن وعلی وکاف تشبیہ ومذ ومنذ وحاشا وخلا وعدا این حروف در اسم روند وآخرش را بجر کنند چون اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

پہلی فصل اسم میں عمل کرنے والے حروف کے بیان میں اور یہ پانچ قسم پر ہیں پہلی قسم حروف جر اور وہ سترہ ہیں:

با اور مِنْ اور اِلٰی اور حَتّٰی اور فِیْ اور لام اور رُبَّ اور واو قسم اور تائے قسم اور عَنْ اور عَلٰی اور کاف تشبیہ اور مُذْ اور مُنْذُ اور حَاشَا اور خَلَا اور عَدَا یہ حروف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اُس کے آخر کو جر کرتے ہیں جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

(اسم متمکن) اور (فعل مضارع معرب) کے اقسام اعراب اور محال (محل کی جمع) اعراب کے بیان سے فارغ ہوکر مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں سے عوامل اعراب کا بیان شروع فرمایا (عوامل) جمع ہے (عامل) کی۔ اصطلاح میں اُس کو کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جس کے سبب معرب کے آخر اثر مخصوص پیدا ہو۔
جیسے (جَاءَ زَیْدٌ) میں (جَاءَ) عامل ہے کہ اُس کی وجہ سے (زَیْدٌ) کے آخر ضمہ آ گیا اور (رَأَیْتُ زَیْدًا) میں (رَأَیْتُ) عامل ہے جس کی وجہ سے (زَیْدًا) کے آخر فتحہ آ گیا۔ اور (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (با) عامل ہے اس کی وجہ سے (زَیْدٍ) کے آخر کسرہ آ گیا (عامل) کی دو قسم ہیں اول لفظی جس کے معنی ہیں وہ عامل جو خود ملفوظ ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں (جَاءَ) اور (رَأَیْتُ) اور (بَا) ملفوظ ہے یا اُس پر دلالت کرنے والا جیسے (اَنْ) ناصبہ جو لام جارہ کے بعد مقدر ہوتا ہے
جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّۃَ میں لام کے بعد اَنْ مقدر ہے وہ خود ملفوظ نہیں۔ اُس پر دلالت کرنے والا لام جارہ ملفوظ ہے۔
دوم معنوی جس کے معنی ہیں وہ عامل جو ملفوظ نہ ہو جیسے (ابتداء) یعنی اسم کا لفظی عامل سے خالی ہونا۔ یا فعل مضارع کا ناصب وجازم سے خالی ہونا جس کا بیان آئندہ آرہا ہے ان حروف جر کے معانی شرح مائۃ عامل میں آرہے ہیں۔ یہاں پر ان کا بیان کرنا مناسب نہیں ک آج کل کے پڑھنے والے متحمل نہ ہو سکیں گے اس کتاب میں خود مصنف علیہ الرحمۃ نے مسائل پر قناعت فرمائی ہے اور وہ بھی اختصار کے ساتھ بایں خیال کہ یہ ابتدائی کتاب ہے جو علم نحو میں سب سے پہلے پڑھاتے ہیں اسی چیز کے پیش نظر مصنف علیہ الرحمۃ نے صرف ایک حرف جار کے مثال پیش فرمائی یعنی اَلْمَالُ لِزَیْدٍ۔

ترکیب:

(اَلْمَالُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (لام) حرف جار مبنی بر کسر (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع بلفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: مال زید کے لئے ہے۔

تنبیہ ۸۵، ۸۶:

المصباح المنیر صفحہ ۷۹ اور مہر منیر صفحہ ۷۲ میں بالفاظ مختلف ہے کہ (مطلب یہ ہے کہ عامل دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو الفاظ میں موجود ہوتے ہیں اور انہیں لفظی کہتے ہیں)

اقول:

یہ غلط ہے ورنہ جو عامل مقدر ہوتے ہیں جیسے (اَنْ) ناصبہ وغیرہ وہ عامل لفظی ہونے سے نکل جائیں گے حالانکہ وہ عامل لفظی ہیں۔ پھر اول میں صفحہ ۸۰ پر (اَلْمَالُ لِزَیْدٍ) کی ترکیب یوں کی ہے (اَلْمَالُ) مبتدا۔ لِ حرف جر زَیْدٍ مجرور جار مجرور مل کر متعلق ثَابِتٌ مقدر کے۔ ثَابِتٌ مقدر اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اقول:

یہ بھی غلط ہے کہ نحوی صفات کے صیغوں کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر وغیرہ قرار نہیں دیتے کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۱۶۔ وراس ترکیب میں (ثَابِتٌ) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر قرار دے دیا اور اسی مقام پر نہیں بلکہ کتاب میں اکثر مقامات پر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب وہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم حروف مشبہ بہ فعل وآں شش است اِنَّ و اَنَّ کَاَنَّ ولٰکِنَّ ولَیْتَ ولَعَلَّ ایں حروف رااسمے باید منصوب وخبرے مرفوع چوں اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ۔زید رااسم اِنَّ گویند وقائم راخبراِنَّ۔

بدانکہ اِنَّ و اَنَّ حروف تحقیق است وکَاَنَّ حرف تشبیہ ولٰکِنَّ حرف استدراک ولَیْتَ حرف تمنی ولَعَلَّ حرف ترجی۔

دوسری قسم حروف مشبہ بہ فعل اوروہ چھ ہیں اِنَّ و اَنَّ وکَاَنَّ ولٰکِنَّ اور لَیْتَ اور لَعَلَّ ان حروف کے لئے ایک منصوب اسم چاہیے اورایک مرفوع خبر جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ۔زید کواسم اِنَّ کہتے ہیں اور قائم کو خبر اِنَّ۔

جان لو کہ اِنَّ اور اَنَّ تحقیق پر دلالت کرنے والے حروف ہیں اور کَاَنَّ تشبیہ پر دلالت کرنے والا حرف اور لٰکِنَّ استدراک پر دلالت کرنے والا حرف اور لَیْتَ تمنی پر دلالت کرنے والا حرف اور لَعَلَّ ترجی پر دلالت کرنے والا حرف ہے۔

(حروف مشبہ بہ فعل) یعنی فعل کے ساتھ مشابہت رکھنے والے حروف ۔ان کی مشابہت فعل کے ساتھ دوطرح ہے۔

اول لفظی بایں طور کہ بعض ان میں فعل کی طرح سہ حرفی ہیں جیسے اِنَّ ،اَنَّ ،لَیْتَ بعض فعل کی طرح چہار حرفی ہیں جیسے کَاَنَّ لَعَلَّ اور بعض فعل کی طرح پنج حرفی ہیں جیسے لٰکِنَّ اور سب کے سب فعل ماضی کی طرح فتحہ پر مبنی ہیں۔

دوم معنوی بایں طور کہ اِنَّ .اَنَّ معنی تحقیق پر دلالت کرنے میں فعل (حَقَّقْتُ) کے مشابہ ہیں۔

اور (کَاَنَّ) معنی تشبیہ پر دلالت کرنے میں فعل (شَبَّهْتُ) اور (لٰکِنَّ) معنی استدراک پر دلالت کرنے فعل (اِسْتَدْرَكْتُ) کے اور (لَیْتَ) معنی تمنی پر دلالت کرنے فعل (تَمَنَّيْتُ) کے اور (لَعَلَّ) معنی ترجی پر دلالت کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فعل (تَوَجَّیتُ) کے (تحقیق) کے معنی ہیں (تثبیت) یعنی کسی چیز کو ثابت کرنا۔

اور (تشبیہ) کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی وصف میں شریک کرنا) اور (استدراک) کے معنی ہیں (کلام سابق سے پیدا شدہ وہم دور کرنا) اور (تمنی) کے معنی ہیں (کسی چیز کے حصول کی محبت خواہ حصول کی اُمید ہو یا نہ ہو) اور (ترجی) کے معنی ہیں (ایسے امر محبوب یا مکروہ کی اُمید کرنا جس کے حصول پر وثوق نہ ہو)۔ اس تعریف میں (حصول پر وثوق نہ ہونے کی قید) سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ امر محبوب یا مکروہ ممکن ہو اور اُس کے حصول میں تردد۔

نظر بر آں محال نکل گیا کہ (ترجی) اُس سے متعلق نہیں ہوتی۔ لہٰذا (لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) کہنا درست نہ ہوگا کہ جوانی کی واپسی عادۃً محال ہے بخلاف (تمنی) کہ وہ متعلق ہوتی ہے لہٰذا (لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) کہنا درست ہے اور (تردد) سے وہ امر نکل گیا جو واجب الحصول ہو کر ایسے امر سے بھی (ترجی) متعلق نہیں ہوتی جیسے کہ (تمنی) بھی۔ لہٰذا (لَعَلَّ الشَّمْسَ تَغْرُبُ) اور (لَیْتَ الشَّمْسَ تَغْرُبُ) دونوں درست نہیں کہ آفتاب کے غروب کا حصول واجب ہے۔

دونوں میں حاصل فرق یہ ہے کہ (تمنی) صرف امر محبوب سے متعلق ہوتی ہے بخلاف (ترجی) کہ وہ محبوب اور مکروہ دونوں سے اور (تمنی) ممکن اور محال دونوں سے متعلق ہوتی ہے بخلاف (ترجی) کہ وہ صرف ممکن سے۔ نظر بر آں امر ممکن محبوب میں دونوں کا اجتماع ہو جائے گا تو لَیْتَ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ۔ بھی درست اور لَعَلَّ السُّلْطَانَ یُکْرِمُنِیْ بھی اور امر محال میں (تمنی) مستعمل ہوگی بخلاف (ترجی) کہ وہ مستعمل نہ ہوگی۔ لہٰذا (لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) درست اور (لَعَلَّ الشَّبَابَ یَعُوْدُ) درست نہیں اور امر مکروہ میں (ترجی) مستعمل ہوگی نہ (تمنی) لہٰذا (لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ) درست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (لَیْتَ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ) درست نہیں۔ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں نہ فعلیہ پر۔ اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور اپنی خبر کو رفع۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔

ترکیب:

(اِنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قَائِمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم اِنَّ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ اِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بیشک زید کھڑا ہے یا ہوگا۔

تنبیہ ۸۷ تا ۹۱:

المصباح المنیر صفحہ ۸۴ اور مہر منیر صفحہ ۷۶ میں (لٰکِنَّ) کو چہار حرفی شمار کیا ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے بلکہ یہ پنج حرفی ہے۔

پھر اول نے اسی صفحہ اور دوم نے صفحہ ۷۷ پر (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) کی ترکیب میں (قَائِمٌ) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر (اِنَّ) کی خبر قرار دیا ہے، یہ بھی غلط ہے کما سبق (اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) میں (اِنَّ) مضمون جملہ کی تحقیق کرتا ہے یہاں پر (مضمون جملہ) کے معنی ہیں۔ خبر کا مصدر جو اسم کی طرف مضاف ہو یعنی (قِیَامُ زَیْدٍ)۔

اول نے اسی صفحہ میں اور دوم نے بھی اسی صفحہ پر (مضمون جملہ کے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ (مضمون جملہ سے مراد خبر کے مصدری معنی ہیں جو اسم کی طرف مضاف ہوں) یہ بھی غلط ہے کہ معنی مضاف نہیں بلکہ معنی پر دلالت کرنے والا اسم مضاف ہوا کرتا ہے۔ شروع کتاب میں گذر گیا کہ مضاف ہونا اسم کا خاصہ ہے اور اسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از قبیل لفظ ہے۔ اور اول کے صفحہ ۸۵ پر ہے (حروف مشبہ بالفعل ہمیشہ فعل کے شروع میں آتے ہیں) چنانچہ (لٰکِنَّ) کی مثال یہ پیش کی ہے (زَیْدٌ جَاءَ وَلٰکِنَّ مَاجَاءَ خَالِدٌ) یہ دونوں غلط ہیں۔ یہ حروف ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں اور مثال صحیح ہے (زَیْدٌ جَاءَ لٰکِنَّ خَالِدًا لَمْ یَجِیءْ) سچ ہے کہ

یہ ہی مکتب و ہی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

سوم مَا و لَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَیْسَ وآں عمل لَیْسَ می کنند چنانچہ گوئی مَازَیْدٌ قَائِمًا زید اسم مَاست وقَائِمًا خبر او۔

تیسری قسم ما اور لا ہیں جو لَیْسَ کے ساتھ مشابہت رکھنے والے اور یہ لَیْسَ کا عمل کرتے ہیں چنانچہ تم کہو گے مَازَیْدٌ قَائِمًا. زَیْدٌ ما کا اسم ہے اور قَائِمًا اُس کی خبر۔

(ما) اور (لا) کو (لَیْسَ) کے ساتھ دو باتوں میں مشابہت ہے اول (نفی) میں کہ (لَیْسَ) کی طرح یہ بھی (نفی) پر دلالت کرتے ہیں۔

دوم مبتدا اور خبر پر داخل ہونے میں کہ (لَیْسَ) کی طرح یہ بھی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔

اس مشابہت کی بناء پر اُن کو (لَیْسَ) کا عمل دیا گیا کہ اسم کو رفع کریں اور خبر کو نصب جیسے (لَیْسَ) کرتا ہے لیکن (مَا) اور (لا) کی مشابہت بلیس میں قدرے فرق ہے کہ (مَا) کی مشابہت تام ہے بایں معنی کہ جس طرح (لَیْسَ) حال کی نفی کا افادہ کرتا ہے اسی طرح (مَا) بھی۔

بخلاف (لا) کہ اُس کی مشابہت ناقصہ ہے۔ بایں معنی کہ وہ مطلق نفی پر دلالت کرتا ہے یا نفی استقبال پر (علی اختلاف القولین)۔ اسی فرق کی بناء پر (ما) معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہو کر عمل کرتا ہے جیسے (لَیْسَ) بخلاف (لا) کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرفہ پر داخل ہو کر عمل نہیں کرتا۔

ترکیب:

اس میں (مَا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم۔ (قَائِمًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل۔ مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔ راجع بسوئے اسم۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔ (ما) اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید کھڑا نہیں ہے۔

تنبیہ۹۲:

المصباح المنیر صفحہ۸۶ اور مہر منیر صفحہ۸۷ میں باختلاف الفاظ ہے کہ (حروف) کی تیسری قسم ما اور لا ہیں جو اپنے عمل اور معنی میں لیس کے مشابہ ہیں۔ یہ غلط ہے کہ مشابہت عمل میں نہیں بلکہ ان کا عمل مشابہت کی بنا پر ہے۔

مشابہت تو مبتدا و خبر پر داخل ہونے اور نفی کا افادہ کرنے میں ہے۔

نظر بر آں عمل وجہ شبہ نہیں وجہ شبہ مذکورہ بالا دونوں چیزیں ہیں۔

افسوس کہ ان دونوں فاضلان دیوبند کو شرح مائۃ عامل بھی یاد نہیں اس میں ہے مَاوَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ فِي النَّفْيِ وَالدُّخُولِ عَلَى الْمُبْتَدَأ والْخَبَرِ۔

سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی مُلّا
حال طفلاں زبوں شده است

چہارم لائی نفی جنس اسم ایں لا اکثر مضاف باشد منصوب وخبرش مرفوع چوں لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ واگر بعد او معرفہ باشد تکرار لا با معرفۂ دیگر لازم باشد ولا ملغٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باشد یعنی عمل نکند و آن معرفہ مرفوع باشد بابتداء چوں لَازَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو.

واگر بعد آن لا نکرہ مفرد باشد مکرر با نکرہ دیگر در وپنج وجہ رواست۔

چوں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃً اِلَّا بِاللّٰہِ لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ.

چوتھی قسم لائے نفی جنس۔ اس لا کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے منصوب جیسے لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ اور اگر نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتح جیسے لَارَجُلَ فِی الدَّارِ اور اگر بعد لا معرفہ ہو تو تکرار لا معرفہ دیگر کے ساتھ لازم ہوتی ہے اور لا مُلغی ہوتا ہے یعنی عمل نہیں کرتا ہے اور وہ معرفہ بسبب ابتدا مرفوع ہوتا ہے جیسے لَازَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو اور اگر بعد اس لا نکرہ مفرد ہو در آنحالیکہ لا مکرر ہو یا نکرہ دیگر تو اس ترکیب میں پانچ وجہ درست ہیں جیسے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃً اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃٌ اِلَّا بِاللّٰہِ.

(لائے نفی جنس) سے مراد (لائے نفی از جنس) یعنی جنس سے نفی کرنے والا (لا) جنس سے کسی چیز کی نفی کرنے والا خبر کی۔ اب معنی یہ ہوئے کہ جنس سے خبر کی نفی کرنے والا (لا) کا اسم اکثر مضاف ہوتا ہے جیسے کتاب کی مثال اور کبھی مشابہ بمضاف جیسے لَاعِشْرِیْنَ دِرْھَمًا لَکَ۔

مشابہ بمضاف اُس اسم کو کہتے ہیں جس کے معنی بدوں امر دیگر تمام نہ ہوں جیسے مضاف کے معنی بغیر مضاف الیہ تمام نہیں ہوتے چنانچہ مثال ھٰذا میں (عِشْرِیْن) کے معنی بدون (دِرْھَمًا) تمام نہیں (عِشْرِیْنَ) کے معنی ہیں (بیس) یہ باعتبار معدود مبہم ہیں۔ کیا بیس؟

جب (دِرْھَمًا) کہا تو ابہام جاتا رہا اور معلوم ہو گیا کہ بیس روپے۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح (لا) کا اسم مضاف لفظاً منصوب ہوتا ہے اسی طرح اُس کا اسم مشابہ بمضاف بھی منصوب لفظاً ہوتا ہے۔ بلکہ جب مضاف اور مشابہ بمضاف نہ ہو تب بھی منصوب ہوتا ہے مگر محلاً جیسے نکرۂ مفرد (نکرہ) کے معنی ماقبل میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

(مفرد) کے معنی اسم متمکن کی باعتبار وجوہ اعراب کی سولہ قسموں میں سے پہلی قسم (مفرد منصرف صحیح) میں یہ تھے کہ جو تثنیہ اور جمع نہ ہو یہاں پر (مفرد) کے معنی ہیں کہ مضاف اور مشابہ بمضاف نہ ہو۔ جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔

(لا) کا اسم انہی تین میں سے کوئی ایک ہوا کرتا ہے۔ اگر اس کے بعد معرفہ واقع ہو تو (لا) کی تکرار معرفہ دیگر کے ساتھ واجب ہوتی ہے جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے۔

یہ معرفہ (لا) کا اسم نہیں ہوتا کیونکہ (لا) اس صورت میں عمل نہیں کرتا اور اسم وہی کہلائے گا جس میں (لا) عمل کرے گا اور اگر (لا) کے بعد نکرہ مفرد ہو اور (لا) نکرۂ مفرد دیگر کے ساتھ مکرر تو اس ترکیب میں پانچ وجوہ روا ہیں۔

اول یہ دونوں (لا) برائے نفی جنس اور دونوں نکرے مبنی بر فتح۔

دوم یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس اور دوم زائد برائے تاکید نفی۔ اول نکرہ مبنی بر فتح اور دوم منصوب لفظاً۔

سوم یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس اور دوم برائے تاکید نفی اول نکرہ مبنی بر فتح اور دوم مرفوع۔

چہارم یہ کہ اول (لا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل اور دوم زائد برائے تاکید نفی اور دونوں نکرے مرفوع۔

پنجم یہ کہ اول (لا) مشابہ بلیس اور دوم برائے نفی جنس۔ اول نکرہ مرفوع اور دوم مبنی بر فتح۔ ان نکرات کے منصوب اور مرفوع ہونے کی وجہ ترکیب میں آتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی برسکون (غُلَامَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (رَجُلٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ سے مل کر اسم (ظَرِیْفٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر اول۔

(فِی) حرف جار مبنی برسکون (الدار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور سے مل ظرف مستقر ہوا (ثَابِتٌ) مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر ثانی لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: کوئی غلام کسی مرد کا ایسا نہیں جو زیرک بھی ہو اور میرے گھر میں بھی یعنی جامع الوصفین۔

یہ ترجمہ اس تقدیر پر کہ (الدار) پر الف لام برائے عہد خارجی کہ (دار) سے مراد (دار) مخصوص مثلاً دار متکلم۔ اور اگر برائے عہد ذہنی ہو جس کے مدخول سے مراد (دار) غیر معین یعنی کوئی بھی (دار) تو اس نفی کا کذب لازم آئے گا کیونکہ کسی نہ کسی مرد کا کوئی نہ کوئی غلام زیرک کسی نہ کسی گھر میں ہوتا بشرطیکہ غلام زیرک کا وجود ہو۔

اور بر تقدیر عدم نفی صادق رہے گی کہ صدق سالبہ وجود موضوع کا مقتضی نہیں۔ فَاحْفَظْهُ.

(لَارَجُلَ فِی الدَّارِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی برسکون (رَجُلَ) نکرہ مفرد مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بر فتح منصوب محلاً اسم (فِــــی) حرف جار مبنی بر سکون (الـــدار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور سے مل کر ظرف مستقر ہوا ثَابِتٌ مقدر کا (ثَابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: کوئی مرد گھر میں نہیں۔

(لَازَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو) اس میں (لا) برائے نفی جنس ملغی عن العمل مبنی بر سکون (زَیْـــدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (لا) زائدہ برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (و) حرف عطف مبنی بر فتح (عَـــمْـــرٌو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا۔ (عِنْدِیْ) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔

کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثَـــابِتَـــانِ) مقدر کا۔ (ثَـــابِتَـــانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُـــمَـــا) پوشیدہ جس میں (ھـــا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ (میـــم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

ترجمہ: نہ زید میرے پاس ہے نہ عمرو۔

ترکیب:

(لَا حَوْلَ وَلَا قُـوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بر سکون (حَوْلَ) نکرہ مفرد مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم لا (اِلَّا بِاللّٰہِ) مقدر۔ جس میں (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون۔

(با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (مَوْجُوْدٌ) مقدر کا (مَوْجُوْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (وَ) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (قُوَّةَ) نکرہ مفرد مبنی بر فتح منصوب محلاً اسم لا (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر۔ اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا (مَوْجُوْدَةٌ) مقدر کا (مَوْجُوْدَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس میں (هِيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترجمہ: گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے اور طاعت کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق ہے۔

یہ معنی مرادی ہیں لفظی نہیں۔ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (حَوْلَ) نکرہ مفرد مبنی بر فتح منصوب محلاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (قُوَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (حَوْلَ) پر باعتبار محل قریب۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم لا (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بـا) حرف جار مبنی برکسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا۔ (مَـوْجُـوْدَانِ) مقدر کا، مثنیٰ مرفوع بالف اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (هُـمَـا) پوشیدہ جس میں (هـا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے اسم لا (میم) حرف عماد مبنی برفتح۔

(الف) علامت تثنیہ مبنی برسکون۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی برسکون (حَوْلَ) نکرہ مفردہ مبنی برفتح منصوب محلاً باعتبار محل قریب اسم لا مرفوع باعتبار محل بعید مبتدا معطوف علیہ (اِلَّابِـالـلّٰـهِ) مقدر جس میں (اِلَّا) حرف استثنا مبنی برسکون (بـا) حرف جار مبنی برکسر اسم مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا۔ (مَـوْجُـوْدٌ) مقدر کا (مَـوْجُـوْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم لا۔

اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر لا۔ معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح (لا) برائے نفی غیر عامل (قُـوَّةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف بر مبتدا (اِلَّا) حرف استثنا مبنی برسکون۔

(با) حرف جار مبنی برکسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا۔ (مـوجـودة) مقدر کا (مـوجـودة) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث۔ اس میں (هِـيَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر لائے نفی جنس کا اسم اور مبتدا اپنی مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ) اس میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون ملغی عن العمل (حَوْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) زائد (قُوَّۃٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدا (اِلّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا۔ (مَوْجُوْدَانِ) مقدر کا (موجودان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم مفعول صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھُمَا) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ) اس میں (لا) مشابہ بلیس مبنی بر سکون (حَوْلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم لا۔ (اِلَّا بِاللّٰہِ) مقدر جس میں (اِلّا) حرف استثنا مبنی بر سکون۔

(با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا۔ (مَوْجُوْدًا) مقدر کا (مَوْجُوْدًا) مفرد منصرف صحیح لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لا مشابہ بلیس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (و) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (با) حرف جار مبنی بر کسر اسم جلالت مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف مستقر ہوا۔ (موجودۃ) مقدر کا (موجودۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھِیَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے اسم لا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تنبیہ ۹۳ تا ۹۹:

المصباح المنیر صفحہ ۸۶ اور مہر منیر صفحہ ۸۷ میں (لائے نفی جنس) کی تفسیر بالفاظ مختلف یوں ہے کہ (یعنی چوتھا عامل حرف وہ لا ہے جو کہ جنس کی نفی کے لئے آتا ہے)

اقول:

یہ غلط ہے اور مصنف علیہ الرحمۃ پر افترا۔ غلط تو اس لئے کہ یہ (لا) جنس کی نفی کے لئے نہیں آتا بلکہ جنس سے خبر کی نفی کے لئے آتا ہے۔ کتاب میں مذکورہ مثال (لَارَجُلَ فِی الدَّارِ) میں جنس (رجل) کی نفی ہے یا جنس (رجل) سے ثبوت فی الدار کی نفی ہے۔ اتنا بھی نہ سمجھے۔

اور افترا اس لئے کہ (یعنی) کہہ کر اس باطل تفسیر کو جلیل القدر مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد قرار دے دیا۔ جو شرح جامی پڑھنے والا طالب علم بھی نہیں کہہ سکتا۔ یہ یقیناً ان کی توہین ہے۔ لیکن ان فاضلان دیوبند سے اس کی کیا شکایت۔ جن کا شیوہ ہی یہ ہے اور جن کے مذہب کی تعمیر بھی توہین اسلاف پر ہوئی۔

پھر صفحات مذکورہ پر دونوں صاحبان نے (غلام رجل ظریف فی الدار) میں واقع (ظریف) کو اور (فی الدار) کے متعلق (ثابت) کو مرفوع کے ساتھ ملائے بغیر خبر قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کمامر۔

پھر اول نے صفحہ ۸۷ پر اور دوم نے ۷۹ پر (لازید فی الدار ولا عمرو) میں (لا) کے ملغی ہونے کے باوجود (زید) اور (عمرو) کو (اسم لا) سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعبیر کیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ جب (لا) عامل نہیں تو پھر یہ دونوں اُس کے اسم کیسے ہوسکیں گے۔ اسم تو اُسی کو کہتے ہیں جس میں وہ عامل ہو۔ پھر ستم بالائے ستم یہ کہ اس باطل بات کو مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد قرار دے دیا جو اُن کی کھلی توہین ہے۔ لیکن کیا کیا جائے دیوبندی مذہب کی بنیاد ہی توہین پر ہے۔

پھر اول نے صفحہ ۸۸ پر (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ) کی پہلی وجہ میں اُس کے دو جملے قرار دینے کی تقدیر پر لکھا ہے کہ (دو جملوں کی صورت میں عبارت کی تقدیر یوں ہوگی۔

(لاحول عن المعصية ولاقوة على الطاعة ثابت باحد الا باللّٰه)

اور ترکیب میں (عن المعصية) کو (حول) سے متعلق کیا ہے اور (على الطاعة) کو (قوة) سے اور (باحد) کو مستثنیٰ منہ اور (باللّٰه) کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

اقول:

یہ سب خرافات ہیں اولاً اس لئے کہ تقدیر مذکور بے ضرورت ہے بغیر اس کے دو جملے ہوجاتے ہیں جیسے ہماری ترکیب میں گزرا اور بے ضرورت تقدیر ناجائز۔ کمافی الفوائد الشافیہ۔

ثانیاً اس لئے کہ جب (عن) کو (حول) سے متعلق قرار دیا اور (على) کو (قوة) سے تو یہ دونوں مشابہ بمضاف ہوگئے اور ان کا مبنی بر فتح ہونا جاتا رہا کیونکہ مشابہ بمضاف منصوب ہوتا ہے کمامر۔

ثالثاً اس لئے کہ (باحد) کو مستثنیٰ منہ قرار دینا اور (باللّٰه) کو مستثنیٰ۔ باطل ہے وجہ یہ ہے کہ مستثنیٰ متصل کے اقسام میں داخل ہے نہ مستثنیٰ منقطع میں۔ صحیح یہ کہ (باللّٰه) مستثنیٰ مفرغ ہے۔ کمافی الفوائد الشافیہ۔ اور اس صورت میں ترکیب کرتے وقت مستثنیٰ منہ مقدر نہیں نکالا کرتے ورنہ مستثنیٰ مفرغ نہ رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگران فاضلان دیوبند کو اتنی سمجھ بوجھ کہاں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم حروف ندا و آن پنج ست یَا و اَیَا و ھَیَا و اَیْ و ہمزۂ مفتوحہ و این حروف منادیٰ مضاف را نصب کنند چوں یَاعَبْدَاللّٰہِ۔

ومشابہ مضاف را چوں یَاطَالِعًاجَبَلًا ونکرۂ غیر معین را چنانکہ اعمیٰ گوید یَارَجُلًا خُذْبِیَدِیْ۔

ومنادیٰ مفرد معرفہ مبنی باشد بر علامت رفع چوں یَازَیْدُ یَازَیْدَانِ ویَازَیْدُوْنَ ویَامُسْلِمُوْنَ ویَامُوْسٰی ویَاقَاضِیُ بدانکہ اَیْ وہمزہ برای نزدیک ست و اَیَا و ھَیَا برای دور ویَا عام ست۔

پانچویں قسم حروف ندا اور وہ پانچ ہیں یا اور اَیَا اور ھَیَا اور اَیْ اور ہمزۂ مفتوحہ اور یہ حروف منادیٰ مضاف کو نصب کرتے ہیں جیسے یَاعَبْدَاللّٰہِ اور مشابہ بمضاف کو (بھی) جیسے یَاطَالِعًاجَبَلًا اور نکرۂ غیر معین کو (بھی) جیسے کہ نابینا کہتا ہے یَارَجُلًا خُذْبِیَدِیْ اور منادی مفرد معرفہ مبنی ہوتا ہے علامت رفع پر جیسے یَازَیْدُ اور یَازَیْدَانِ اور یَامُسْلِمُوْنَ اور یَامُوْسٰی اور یَاقَاضِیُ. جان لو کہ اَیْ اور ہمزۂ نزدیک کے لئے ہیں اور اَیَا اور ھَیَا دور کے لئے اور یا عام ہے۔

جمہور نحات اور امام سیبویہ فرماتے ہیں کہ منادی کا ناصب فعل ہے

مثلاً (اُدْعُوْ) جو وجوبا محذوف ہوتا ہے۔ اور حروف ندا اس کے قائم مقام ہوتے ہیں اور امام مبرد نے فرمایا کہ خود حروف ندا منادیٰ کو نصب دیتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک حرف فعل (ادعو) کے قائم مقام ہوتا ہے۔ رہا فاعل یعنی ضمیر (انا) تو وہ بھی فعل کے ساتھ تبعاً محذوف ہوگئی یا وہ ان میں پوشیدہ ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام بوعلی نے فرمایا کہ حروف ندا اسم فعل ہیں بمعنی (ادعــــو) کذافی (ترتیب ابوسعیدی)۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر امام مبرد کا مسلک بیان فرمایا ہے لیکن مختار مسلک جمہور ہے۔والتفصیل فی بشیر الناجیۃ ۔منادیٰ قریب کے لئے ہمزۂ مفتوحہ اور (ای) استعمال کرتے ہیں اور بعید کے لئے (اَیَا) اور (هَیَا) اور (یَا) عام ہے کہ اس کو قریب اور بعید دونوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہوا کہ بعض دیوبندی مولوی صاحبان کا یہ کہنا باطل ہے کہ (یا) صرف قریب کے لئے آتا ہے۔اسی واسطے (یارسول اللّٰہ) کہنا درست نہیں کہ وہ تو ہزار ہا میل کے فاصلہ پر مدینہ منورہ میں ہیں۔باطل اس لئے ٹھہرا کہ نحو میر کی اس تصریح کے خلاف ہے اور خود ان کے پیر دستگیر آگاہ حضرت حاجی امداد اللہ شاہ قدس سرہٗ کے عمل کے بھی مخالف ہے۔وہ ہندستان میں رہتے ہوئے ہزار ہا میل کے فاصلے سے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

ذرا چہرے سے پردے کو اُٹھاؤ یارسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ
کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یارسول اللہ
اُٹھا کر زُلف اقدس کو ذرا چہرے مبارک سے
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یارسول اللہ
شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکساں تم ہو
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یارسول اللہ
مجھے بھی یاد رکھنا ہوں تمہارا اُمتِ عاصی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یارسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو تراؤ یاڈباؤیارسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناتواں ہوکر
مری کشتی کنارہ پرلگاؤ یارسول اللہ
اگرچہ ہوں میں عصیاں کار پرامید ہے تم پر
کہ پھر مجھ کو مدینے میں بلاؤیارسول اللہ
حبیب کبریا تم ہو امام انبیاء تم ہو
ہمیں بہرخدا حق سے ملاؤیارسول اللہ
خدا واسطے رحمت کے پانی سے مرے آکر
تپ ہجراں کی آتش کو بجھاؤ یارسول اللہ
پھنسا کراپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ

لیکن دیوبندی صاحبان اپنے پیرو دستگیر سے منحرف ہیں اوران کی جناب میں گستاخ۔ کماذکرناہ فی بشیرالقاری۔اسی واسطے مذہبی،سیاسی،عملی ہر میدان میں رُسوائی نصیب ہورہی ہے۔

ترکیب بر مذہب جمہور:

یاعبداللہ (یا) حرف ندامبنی برسکون قائم مقام (ادعو) جومفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً اصیغہ واحد متکلم اس میں (انَــــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون۔

(عبد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اسم جلالت) مفرد منصرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادی مضاف مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: اے بندہ خدا۔

(یَــــا طَــــالِــعًــــا جَبَلًا) اس میں (یَـــا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعـــو) (ادعـــو) مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (طَالِعًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل (کاتب الحروف کی ناقص رائے میں یہ) صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْـــــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (جَبَلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر منادی مشابہ بمضاف مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: اے پہاڑ پر چڑھنے والے۔

(یَـــارَجُلًا خُـــذْ بِیَـــدِیْ) اس میں (یَـــا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعـــو) جس کی ترکیب معلوم (رَجُلًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً منادی نکرۂ غیر معین مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(خُذْ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تـــا) علامت بیائے متکلم مجرور تقدیراً منصوب محلاً بنابر مفعولیت (ی) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا ہوا۔

ترجمہ: اے مرد میرا ہاتھ پکڑ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یَا زَیْدُ) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (زَیْـــدُ) منادیٰ مفرد معرفہ بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: اے زید۔

(یَا زَیْدَانِ) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (زَیْدَانِ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر الف منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: اے دو زید۔

(یَا مُسْلِمُوْنَ) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (مُسْـلِمُوْنَ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر واو منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: اے مسلمانو۔

(یَا مُوْسٰی) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (مُـوْسٰـی) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: اے موسیٰ۔

(یَا قَاضِیُ) اس میں (یا) حرف ندا مبنی بر سکون قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم (قَـاضِـیُ) منادیٰ مفرد معرفہ مبنی بر ضم مقدر منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: اے قاضی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۱۰۰ تا ۱۰۹:

المصباح المنیر صفحہ ۸۹ میں (ندا) کی اصطلاحی تعریف بایں الفاظ کی ہے کہ (اصطلاح نحو میں حرف ندا کے ذریعہ منادی کی توجہ کسی طرف کرانا ندا کہلاتا ہے) اور مہر منیر صفحہ ۸۱ میں بایں الفاظ کہ (اصطلاح میں حرف ندا کے ساتھ جو ادعو کے قائم مقام ہوتا ہے منادی کی توجہ اپنی طرف منعطف کرنے کو کہتے ہیں)۔

اقول:

یہ دونوں غلط ہیں اور نحویوں پر افترا۔

اولاً اس لئے کہ (ندا) کی تعریف میں (منادی) ماخوذ ہے جو (ندا بمعنی اصطلاحی سے مشتق اور مشتق کی معرفت مبدأ اشتقاق پر موقوف تو (ندا) کی تعریف (ندا) پر موقوف ہوئی یہ دور ہے اور دور باطل تو تعریف مذکور باطل۔

ثانیاً اس لئے کہ نحویوں کی اصطلاح کی طرف اس تعریف کی نسبت غلط بیانی ہے۔ وہ تو تعریف بایں الفاظ کرتے ہیں (طَلَبُ الْإِقْبَالِ بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَنَابَ اَدْعُوْ مَلْفُوْظٍ بِهٖ اَوْ مُقَدَّرٍ) یعنی توجہ طلب کرنا ایسے طلب ماخوذ ہے لہٰذا وہ مخصوص طلب سے عبارت ہیں نہ (توجہ کسی طرف کرانے) سے یا (توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنے سے) کہ ان دونوں میں طلب نہیں پائی جاتی۔

ثالثاً اس لئے کہ حرف ندا میں تعمیم ہے کہ ملفوظ ہو یا مقدر اور ان دونوں تعریفات میں تعمیم نہیں کی گئی۔

پھر دوم نے صفحہ مذکور پر منادی کی تعریف یوں کی ہے کہ (اصطلاح میں اُس اسم کو کہتے ہیں جس کی توجہ کو لفظی یا تقدیری حرف ندا کے ساتھ منعطف کر دیا جائے) یہ بھی غلط ہے کہ (منادی) کی تعریف میں (ندا) ماخوذ اور (ندا) کی تعریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (منادی) ماخوذ تھا تو دور لازم آیا کہ سلف اور (طلب) مفقود تو نسبت باطل کما سبق۔ وہ تو منادی کی تعریف یوں کرتے ہیں (هُوَ الْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُهٗ بِحَرْفٍ نَائِبٍ، مَنَابَ اَدْعُوْ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا) اس تعریف میں (ندا) ماخوذ نہیں۔ اور طلب موجود ہے۔

پھر (یا طالعا جبلا) کی ترکیب میں اول نے صفحہ ۹۰ پر (جبلا) کو (مشابہ مفعول بہ) کہا اور اول نے اس صفحہ پر اور دوم نے صفحہ ۸۲ پر کہا (ندا منادی سے مل کر) کہنا نحوی بولی نہیں۔ دیوبندی بولی ہے جو بے سُر ہونے کے باعث سامعہ نواز نہیں بلکہ سامعہ خراش ہے۔ سُر میں اس وقت ہوتی جب یوں کہا جاتا (ادعو) فعل اپنے فاعل اور منادی مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

پھر اول نے صفحہ ۹۱ پر اور دوم نے صفحہ ۸۳ پر (یَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ) کی ترکیب میں (بِيَدِيْ) کی (با) کو خُذْ سے متعلق قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔

کیونکہ (خُذْ) فعل کے متعدی بنفسہٖ ہونے کی وجہ سے مفعول بہ پر یہ (با) زائدہ ہے اور بائے زائدہ فعل سے متعلق نہیں ہوتی۔ پھر دونوں صاحبان نے انہیں صفحات پر (یا رجلا) میں (یا) کو قائم مقام (ادعو) قرار دے کر کہا کہ (فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ندا) اور (خذ بیدی) کو جواب ندا قرار دے کر کہا کہ (ندا اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا) یہ دونوں باتیں بھی غلط ہیں۔

اول اس لئے کہ (یا رجلا) نہ بمعنی لغوی ندا ہے نہ بمعنی اصطلاحی کیونکہ دونوں مصدر ہیں اور (یا رجلا) مصدر نہیں تو اس کو ندا کہنا درست نہ ہوا۔

کہنا یوں تھا کہ (ادعو) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ندا یا جملہ ندائیہ ہوا (جملہ ندا) کے معنی یہ کہ وہ جملہ جس سے اصطلاحی (ندا) مفہوم ہو۔

دوم اس لئے کہ (جملۂ ندا) علیحدہ جملہ ہوتا ہے اور (جواب ندا علیحدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں مل کر جملہ ندائیہ نہیں ہوتے۔

صرف اول کی (جملہ ندائیہ) کہتے ہیں اور دوسرے کو (جواب ندا) جب جملہ ثانیہ کو (جواب ندا) کہا تو یہ بات (جواب ندا) کہنے سے ظاہر ہوگئی کہ جملہ ثانیہ جملہ ندائیہ نہیں بلکہ (جملہ ندائیہ) کا جواب ہے۔ مگر ان فاضلان دیوبند میں اتنی سمجھ کہاں۔

پھر دوم نے منادی مفرد معرفہ کے مبنی ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ (منادی مفرد معرفہ چونکہ ضمیر خطاب یعنی ک اسمیہ کے موقع میں آتا ہے اس لئے مبنی ہوا کرتا ہے چونکہ یازید کے معنی دراصل ادعوک ہیں۔ اور پہلے آچکا ہے کہ ک اسمیہ چونکہ ک جر سے مشابہت رکھتا ہے جو مبنی الاصل ہے اس لئے اس مشابہت کی بناپر اس کو بھی مبنی کر دیا جاتا ہے تو چونکہ زید ک اسمیہ کے موقع پر آتا ہے اس لئے اس کو بھی مبنی کرنا چاہیے) یہ بھی غلط ہے اس لئے کہ نحات نے منادی مفرد معرفہ کے مبنی ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے۔

وہ (کاف) ضمیر خطاب کی جگہ واقع ہوتا ہے اور (کاف) ضمیر مخاطب مشابہ ہے لفظاً اور معنیً (کاف) حرف خطاب کے۔ لفظاً مشابہت تو ظاہر ہے اور معنی یہ کہ دونوں خطاب کے لئے ہیں اور (کاف) حرف خطاب مبنی الاصل ہے۔

لہٰذا منادی مفرد معرفہ بواسطہ (کاف) حرف جار خطاب کے لئے نہیں آتا اور (کاف) ضمیر مخاطب برائے خطاب ہے۔

پھر دونوں صاحبان نے انہی صفحات پر (یازیدان) اور (یامسلمون) کی ترکیب میں اول کو (الف نون) پر مبنی لکھا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ (مثنیٰ کا اعراب حالت رفعی میں الف نون کے ساتھ آیا کرتا ہے) اور دوم کو (واو نون) پر مبنی بتایا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ (جمع مذکر سالم کا اعراب حالت رفعی میں واو اور نون کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کرتا ہے) استغفر اللّٰہ ثم استغفر اللّٰہ۔

ابھی ابھی اسم متمکن کے اقسام باعتبار وجوہ اعراب میں گذرا کہ مثنیٰ کا اعراب حالت رفعی میں الف کے ساتھ ہوتا ہے اور جمع مذکر سالم کا حالت رفعی میں واو کے ساتھ تو (زیدان) مذکور مبنی برالف ہوا نہ مبنی برالف ونون اور (مسلمون) مذکور مبنی بر(واو) ہوا نہ مبنی بر (واواور نون)۔

یہ ہے ان فاضلان دیوبند کی علمی قابلیت اور (حافظہ نباشد) کی بدترین صورت ایسی نااہلیت کے باوجود ایجنٹ صاحبان سے قابلیت کا پروپیگنڈا کرایا جاتا ہے، کیوں؟ اس لئے کہ ان کا مسلک ہے (دنیا کماؤ مکر سے، روٹی کھاؤ شکر سے) سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل دوم در حروف عاملہ در فعل مضارع وآں بردو قسم ست قسم اوّل حروفیکہ فعل مضارع را نصب کنند وآں چہار ست اوّل اَنْ چوں اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ وَاَنْ بافعل بمعنیٰ مصدر باشد یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ وبدین سبب اورا مصدریہ گویند دوم لَنْ چوں لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ ولَنْ برائے تاکید نفی ست سوم کَیْ چوں اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ چہارم اِذَنْ چوں اِذَنْ اُکْرِمَکَ در جواب کسیکہ گوید اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا وبدانکہ اَنْ بعد از شش حروف مقدر باشد وفعل مضارع را نصب کند حَتّٰی نحو مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ ولام جحد نحو مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ واو بمعنیٰ اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ نحو لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ وواو الصرف ولام کی وفا کہ در جواب شش چیز ست امر ونہی ونفی واستفہام وتمنی وعرض وَاَمْثِلَتُھَا مَشْھُوْرَۃٌ۔

دوسری فصل فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کے بیان میں اور یہ دو قسم پر ہیں اول وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب کرتے ہیں اور وہ چار ہیں پہلا اَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ۔ اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنیٰ میں ہوتا ہے یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ اور اسی وجہ سے اُس کو مصدر یہ کہتے ہیں۔

دوسرا لَنْ جیسے لَنْ تَخْرُجَ زَیْدٌ لَنْ نفی کی تاکید کے لئے ہے۔

تیسرا کَیْ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔

چوتھا اِذَنْ جیسے اِذَنْ اُکْرِمَکَ اُس شخص کے جواب میں جو کہے اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا۔

اور جان لو کہ اَنْ بعد چھ حروف کے پوشیدہ ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب کرتا ہے حَتّٰی (کے بعد) جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ اور لام جحد (کے بعد) جیسے مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ۔ اور اَوْ (بمعنی اِلٰی اَنْ) کے بعد جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْتُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ اور واو صرف اور لام کَیْ اور فا (کے بعد) جو جواب میں چھ چیزوں کے ہو:

امر اور نہی اور نفی اور استفہام اور تمنی اور عرض اور ان کی مثالیں مشہور ہیں۔

قوله:

(ان با فعل بمعنی مصدر باشد) یہ عبارت صراحةً دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تنہا فعل مصدر کے معنی میں نہیں ہوتا بلکہ (اَنْ) اور (فعل) دونوں کا مجموعہ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے۔

وجہ یہ کہ اگر تنہا فعل مصدری معنی میں ہو جائے تو (اَنْ) کا دخول اسم پر ہو جائے گا حالانکہ وہ فعل کے خواص سے ہے کہ مضارع کو مستقبل کے لئے متعین کر دیتا ہے۔ اس کو (مصدریہ) اس سبب سے کہتے ہیں کہ فعل کے ساتھ مل کر مصدری معنی میں ہوتا ہے نہ اس سبب سے کہ فعل کو مصدری معنی میں کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی لازم آئے گا کہ اُس (اَنْ) پر حرف جار کا دخول صحیح نہ ہو کہ حرف جار اسم پر داخل ہوتا ہے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف پر۔ مجموعہ بمعنی مصدر ہو تو محذور لازم نہ آئے گا۔ فَاحْفَظْهُ فَإِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ عَنْهُ غَافِلُوْنَ.

قولہ:

(اَوْ بمعنی الی ان یا الا ان) اس عبارت کے یہ معنی نہیں کہ (او) مجموعہ (الی ان) یا مجموعہ (الا ان) کے معنی میں ہوتا ہے جیسے کہ بعض بے سمجھ، سمجھ بیٹھے ہیں۔

حتّٰی کہ یہ اعتراض وارد ہو کہ ایسے (او) کے بعد اَنْ مقدر ہونے سے تکرار (اَنْ) لازم آئے گی بلکہ اس میں لفظ (اِلٰی) اور لفظ (اِلَّا) مضاف ہیں (اَنْ) کی طرف

اور یہ اضافت بادنیٰ تعلق ہے اور ادنیٰ تعلق یہ کہ (اِلٰـــی) اور (اِلَّا) داخل ہوتے ہیں (اَنْ) مقدرہ پر، تو یہ دونوں داخل ہوئے اور (اَنْ) مقدرہ مدخول علیہ۔

اور اضافت یہ بتانے کے لئے کی گئی کہ (اَوْ) ہر اِلٰـــی اور ہر الا کے معنی میں نہیں ہوتا بلکہ صرف اسی (اِلٰـــی) اور (اِلَّا) کے معنی میں ہوتا ہے جو (اَنْ) مقدرہ پر داخل ہوتے ہیں۔

قولہ:

(واو صرف ولام کَی وفا کہ در جواب شش چیز است) اس عبارت میں یہ قول کہ در جواب شش چیز است) حرف (فا) سے متعلق ہے۔ اب عبارت کے معنی یہ ہوں گے کہ (واو) صرف اور (کَــیْ) کے بعد (اَنْ) مقدر ہوتا ہے اور اس (فا) کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو اس صورت میں (واو) صرف کے چھ چیزوں کے بعد واقع ہونے کا بیان نہ ہوا۔ حالانکہ وہ بھی چھ چیزوں کے بعد واقع ہوتا۔

اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے سب کے شرائط بیان کرنے کا التزام نہیں فرمایا اسی واسطے (حتّٰـــــی) کی شرط بیان میں نہیں آئی۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسب یہ ہے کہ عبارت کو کاتب کے سہو پر محمول کیا جائے۔

بایں طور کہ (واو) صرف وفا کہ در جواب شش چیز است) اب یہ عبارت کہ (در جواب شش چیز است) فقط (واو صرف) اور (فا) سے متعلق ہوگی اور معنی یہ ہوں گے کہ (کَــــــیْ) کے بعد (اَنْ) مقدر ہوتا ہے اور واو صرف اور فا کے بعد جو (واو) اور (فا) چھ چیزوں کے بعد واقع ہوں۔

(واو) صرف اور (فا) دونوں کے بعد (اَنْ) مقدر ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ ان چھ چیزوں کے بعد واقع ہوں (کَیْ) کے لئے یہ شرط نہیں اصل عبارت کے نظر (واو) صرف اور (فا) دونوں کی شرط مذکور ہوگئی اور موجودہ عبارت میں اگر (کہ در جواب شش چیز است) کو صرف (فا) سے متعلق قرار دیا جائے تو (فا) کی شرط کا بیان ہو جاتا ہے اور (واو) صرف کی شرط کا بیان نہیں ہوتا اور اگر (کہ در جواب شش چیز است) کو (واو صرف وکَیْ وفا) تینوں سے متعلق قرار دیں تو خلاف واقع ہے کیونکہ (کَـیْ) کے لئے یہ شرط نہیں اس لئے کاتب کے سہو پر محمول کرنا مناسب ہے تا کہ دونوں کی شرط کا بیان ہو جائے۔ ضروری نہیں کَمَاذَکَرْنَافِیْمَاسَبَقَ۔

(واو) صرف یہ (واو) عطف ہے۔ صرف کے معنی (روکنا) یہ بعض صورتوں میں اپنے ماقبل کی کسی چیز کو اپنے مابعد پر آنے سے روکتا ہے۔

نظر برآں اس کو (واو) صرف کہتے ہیں جیسے لَاتَــــأْکُلِ السَّــمَکَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ اس کے معنی ہیں کہ مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ مت پیو۔

اس میں مذکورہ واو (واو) صرف ہے یہ اپنے ماقبل کے (لا) کو اپنے مابعد (تشرب) پر آنے سے روکتا ہے کیونکہ اگر وہ اس پر آجائے بایں طور کہ (تشـــرب) کو (تـــاکـــل) پر معطوف قرار دیں تو معنی مقصود فوت ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ اب معنی یہ ہوں گے کہ مچھلی نہ کھاؤ اور دودھ نہ پیو اس سے مچھلی کھانے کی ممانعت مفہوم ہوئی اور مطلقاً دودھ پینے کی حالانکہ مطلقاً دودھ پینے کی ممانعت مقصود نہ تھی بلکہ مچھلی کے ساتھ دودھ پینے کی ممانعت کا قصد تھا، مثال مذکور کی۔

ترکیب:

(لاتأکل) میں (لا) برائے نہی مبنی برسکون (تأکل) صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ کسرۂ موجودہ حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مذکر حاضر۔

اس میں (اَنْــــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تــــا) علامت خطاب مبنی برفتح (اَلسَّــمَکَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔

فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اور (تشرب اللبن) معطوف ہے مقدر پر جو ماقبل سے مفہوم ہوتا ہے یعنی لایجتمع منک اکل (السمک) (لا) برائے نہی مبنی برسکون (یجتمع) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ صیغہ واحد مذکر غائب

(من) حرف جار مبنی برسکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو (اکــــل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (الســـمـک) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظاً۔ منصوب محلاً بنا بر مفعولیت۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی برفتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی برسکون (تشرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْــــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تــــا) علامت خطاب مبنی برفتح (اللبن) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی (اَنْ) مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔

فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا (واو) صرف سے پیشتر امر ہو جیسے زُرْنِیْ وَاُکْرِمَکَ۔ (زُرْ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اس کے بعد (لِیَجْتَمِعُ مِنْکَ الزِّیَادَۃُ) مستفاد جس میں (لام) برائے امر مبنی بر کسر (یَجْتَمِعُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر غائب (مِنْ) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح جار مجرور مل کر ظرف لغو (الزیادۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (و) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (اُکْرِمَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔

فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) مقدر موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: تمہاری طرف سے ملاقات کو آنا ہو اور میری جانب سے بروقت ملاقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری تعظیم بجالانا یا استفہام ہو جیسے هَلْ عِنْدَكُمْ مَاءٌ وَاَشْرِبَةٌ.

هَلْ حرف استفہام مبنی بر سکون (عِنْدَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کُمْ) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم (مَاءٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اس کے بعد (هَلْ يَكُوْنُ مِنْكُمْ

استفہام مبنی بر سکون (یَکُ

لفظاً فعل تام۔ صیغہ وا

م

سے مل

مفرد ہو کر

اپنے فاعل او

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تمہاری جانب سے پانی کی آمد ہو اور بروقت آمد میرا اس کو پینا۔

یا تمنی ہو جیسے لَیْتَ لِیْ مَالًا وَاُنْفِقَهٗ (لیت) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (لام) حرف جار مبنی بر کسر (یـــــا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثــابــت) مقدر کا (ثــابــت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔

اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (مَالًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم (لیت) اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اس کے بعد (لَیْتَ لِیْ ثُبُوْتَ مَالٍ) مستفاد جس میں (لَیْتَ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح (لِــیْ) بترکیب سابق خبر مقدم (ثُبُــوْتَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف (مَـــــالٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ۔ مرفوع بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔

حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مبنی بر سکون (اُنْفِقَ) فعل معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظا صیغہ واحد متکلم اس مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (ھــا) ضمیر منصوب محلا مبنی بر ضم۔ راجع بسوئے (مَالٍ) فعل اپنے فاعل اور مفعول خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل منصوب محلا۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے ساتھ انفاق اور (ترجی) کو ذکر نہیں فرمایا کہ وہ بحکم (تمنی) ہے جیسے یہی مذکورہ مثال جب کہ (لَیتَ) کی جگہ (لَعَلَّ) رکھ دیا جائے اور یہی ترکیب اور یہی ترجمہ یا (نفی) ہو جیسے مَـا تَـأْتِیْـنَـا وَتُـحَـدِّثَـنَـا (مَـا) حرف نفی مبنی برسکون (تَـــاتِـــی) مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس کے بعد (لَیْسَ مِنْکَ اِتْیَانٌ) مستفاد جس میں (لَیْسَ) فعل ناقص مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (مِنْ) حرف جار مبنی برسکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر فتح۔

جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتًا) مقدر کا (ثَابِتًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (اتیان) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی برسکون (تُــحَــدِّثُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نَــا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف۔ مرفوع محلا معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اسم (لیس) فعل ناقص اپنے اسم مؤخر و خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تمہاری جانب سے ہمارے پاس آنا اور ہم سے گفتگو کرنا نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا عرض ہو جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا وَتُصِیْبَ خَیْرًا (ہمزہ) برائے عرض مبنی بر فتح (تَنْزِلُ) فعل مضارع معروف اس میں (لا) حرف نفی مبنی بر سکون (تَنْزِلُ) صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (با) حرف جار مبنی بر کسر (نا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اس کے بعد (لَا یَکُوْنُ مِنْکَ نَزُوْلٌ) مستفاد جس میں ہمزہ برائے عرض مبنی بر فتح (لَا یَکُوْنُ) میں (لا) برائے نفی مبنی بر سکون (یَکُوْنُ) فعل مضارع معروف۔ صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ فعل تام۔ صیغہ مذکر غائب (مِنْ) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ جار مجرور مل کر ظرف۔ لغو (نزول) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ واو حرف عطف مبنی بر فتح اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (تصیب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔

(تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (خیرًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر معطوف مرفوع محلاً۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل تام اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: آپ کی جانب سے تشریف آوری اور ہماری جانب سے خدمت دونوں کا اجتماع ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخفی نہ رہے کہ ان مثالوں میں (واو) کے بجائے (فــــا) رکھ دی جائے تو سب کی سب (فا) کی مثالیں بن جائیں گی۔

ترکیب:

(أُرِيْدُ اَنْ تَقُوْمَ) اس میں (أُرِيْدُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَــــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون،

(تــقــوم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز۔ منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تــا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (اَنْ) موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلاً فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں چاہتا ہوں تمہارا کھڑا ہونا۔

(أُرِيْدُ قِيَامَكَ) اس میں (أُرِيْدُ) بترکیب سابق (قیام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر مضاف (کــــاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب۔ مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہی جو پہلے تھا۔

(لَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ) اس میں (لَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (یخروج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: ہرگز نہیں نکلے گا زید۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) اس میں (اسلمت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(کَیْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (اَدْخُلَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد متکلم۔

اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (الجنۃ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس جملہ کو بھی (مُعَلِّلَة) کہتے ہیں بصیغۂ اسم فاعل بایں معنی کہ اس کا مضمون ماقبل کے لئے علت غائیہ ہے یعنی مضمون ماقبل پر مرتب کردخول جنت اسلام پر مترتب ہوتا ہے کیونکہ اسلام سبب ہے دخول جنت کے لئے تو دخول جنت مسبب ہوا اور مسبب اپنے سبب پر مترتب ہوا کرتا ہے نہ یہ کہ دخول جنت سبب ہے اور اسلام مسبب کیونکہ دخول جنت اسلام کا سبب نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ اسلام مترتب ہو دخول جنت پر جو خلاف واقع ہے بلکہ اسلام دخول جنت کے لئے سبب ہے اور دخول جنت اسلام پر مترتب۔

یاد رہے

کہ (جملہ مُعَلَّلَة) عموماً اُس جملے کو کہتے ہیں جس کا مضمون دوسرے جملے کے مضمون کے واسطے علت وسبب ہو جیسے لَاتَصُوْمُوْا فِی هٰذِهِ الْاَیَّامِ فَاِنَّهَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ اس جملہ ثانیہ کا مضمون جملہ اولیٰ کے مضمون کے واسطے علت وسبب ہے یعنی ان ایام کا ایام خوردونوش ہونا اس نہی کا سبب ہے۔

ترجمہ: میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اِذَنْ اُکْرِمَکَ)(اِذَنْ) حرف ناصب مبنی بر سکون (اکرم) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً۔ صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (کـــاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اُس وقت میں تمہاری تعظیم کروں گا۔

(اَنَا) اٰتِیْکَ غَدًا (اَنَا) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اٰتِیْ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مرفوع تقدیراً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (کـــاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (غَدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں کل تمہارے پاس آؤں گا۔

(مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ) اس میں (مررت) بترکیب معلوم (حتی) حرف جار مبنی بر سکون۔ اس کے بعد (اَنْ) موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (ادخـــل) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (البلد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔

(اَنْ) مقدر موصول حرف اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مجرور محلاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں گذرا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ)اس میں(ما) حرف نفی مبنی برسکون (کان)فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (فعل ناقص) صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (لام) حرف جار زائد مبنی برکسر (لام جحد) اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر مبنی برسکون (یُعَذِّبَ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (ھم) میں (ھا) ضمیر منصوب متصل ذوالحال مبنی بر ضم راجع بسوئے اہل مکہ منصوب محلاً (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون (واو) حالیہ مبنی بر فتح (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی برسکون (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی برکسر راجع بسوئے اہل مکہ (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (موجود) مقدر کا (موجود) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلاً۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر خبر منصوب محلاً۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔

ہم نے بغرض افادہ طلباء برائے تاکید مبنی بر فتح (اَلْزَمَنَّ) فعل مضارع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد متکلم اس میں (انَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (او) بمعنی (الی) مبنی بر سکون اس کے بعد (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مقدر مبنی بر سکون (تُعْطِیَ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلاً مبنی بر سکون۔

(حق) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ (اَنْ) موصول حرفی مقدر اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہوکر مجرور محلاً۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بیشک میں ضرور بالضرور تیرے پیچھے لگا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے میرا حق دے۔

اور (او) جب (اِلَّا) کے معنی میں ہوتو (اَنْ) مقدر موصول حرفی بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوگا (وقت) مضاف مقدر کا۔ پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول فیہ باقی ترکیب حسب سابق (اَمْثِلَتُهَا مَشْهُوْرَةٌ) اس میں (امثلة) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے امر۔ نہی وغیرہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا (مَشْهُوْرَةٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔ اسم مفعول صیغہ واحد مؤنث اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (ھــی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۱۰ تا ۱۱۷:

مہر منیر صفحہ ۸۴ میں ہے کہ (چونکہ ماضی۔ امر۔ نہی مبنی ہوتے ہیں)

یہ غلط ہے کہ (نہی) مبنی نہیں وہ تو مضارع میں داخل ہے۔ کما مر۔

پھر مہر منیر میں اسی صفحہ پر اور المصباح المنیر میں صفحہ ۹۲ پر (اَنْ) مع الفعل یعنی مجموعہ مصدری معنی میں ہوتا ہے جیسے کہ کتاب میں مذکور ہوا۔ نہ صرف فعل مضارع مصدری معنی میں۔ پھر اسی صفحہ ۸۴ پر (اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ) کی ترکیب میں (تَـقُوْمَ) کے متعلق کہا کہ (فعل اپنے فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ) یہ بھی غلط ہے کہ فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہوگا۔ پھر موصول حرفی (اَنْ) اپنے سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ پھر اول نے صفحہ ۸۵ پر اور دوم نے صفحہ ۹۲ پر (کَـیْ) حرف ناصب کے متعلق بیان کیا کہ (اس کا مابعد اپنے ماقبل کا سبب بنا کرتا ہے) اور کتاب مذکور مثال (اَسْـلَـمْـتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کے متعلق بیان کیا کہ (اس میں اسلام لانے کا سبب دخول جنت کی خواہش ہے) یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اول اس لئے کہ (کَـیْ) کا ماقبل اُس کے مابعد کے لئے سبب ہوا کرتا ہے نہ مابعد اُس کے ماقبل کے لئے یہ بات شرح مائۃ عامل میں بھی مذکور ہے جو ان فاضلان دیوبند کو یاد نہیں۔

دوم اس لئے کہ مثال مذکور میں (اسلام) دخول جنت کا سبب ہے نہ (دخول جنت) اسلام لانے کا۔ یہ بات بھی شرح مائۃ عامل میں بھی مذکور ہے۔

لیکن ان فاضلان دیوبند نے (دخول جنت کی خواہش) کو سبب قرار دیا ہے مثال میں (خواہش) کا ذکر نہیں تو یہ دیوبندی اضافہ ہوا جو مثال کے مطابق نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اول نے اسی صفحہ ۸۵ پر کتاب میں مذکور مثال (اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کی ترکیب میں اور دوم نے اپنی پیش کردہ مثال (اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ) کی ترکیب میں جملہ اول کو (مُعَلَّلْ) بصیغۂ اسم مفعول اور دوم کا علت نہیں بلکہ برعکس ہے کما مر۔

ثانیاً اس لئے کہ اول (معلل) ہو اور دوم (علت) یا اول (علت) اور دوم (معلل) بہرصورت یہ کہ (معلل) اپنی علت سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معللہ ہوا) درست نہیں کیونکہ دونوں مل کر (مُعَلِّلَۃ) بصیغۂ اسم فاعل ہوں گے۔ یا (مُعَلَّلَۃ) بصیغۂ اسم مفعول۔

اور دونوں غلط اس لئے کہ (مُعَلِّلَۃ) کے معنی ہیں علت بیان کرنے والے جملہ اور (مُعَلَّلَۃ) کے معنی ہیں معلول بیان کرنے والا جملہ۔ اور جب ان میں ایک جملہ علت بیان کرنے والا ہے اور دوسرا (معلول) تو دونوں کے مجموعہ کو (مُعَلِّلَۃ) نہیں کہہ سکتے کہ دونوں علت بیان کرنے والے نہیں۔

نہ (مُعَلَّلَۃ) کہہ سکتے ہیں کہ دونوں (معلول) کو بیان نہیں کرتے۔ لہٰذا دونوں کو ملانا درست نہیں دونوں کو ملانا دیوبندی بدعت ہے پھر اول نے صفحہ ۸۶ پر بیان کیا کہ (مصنف کے بیان میں تسامح ہوا ہے کہ انہوں نے خود او کو الی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں بیان کیا ہے۔

اقول:

مصنف علیہ الرحمۃ سے تسامح نہیں ہوا بلکہ آپ کے سمجھنے میں تقصیر ہوئی کما ذکرناہ مفصلاً پھر دوم نے صفحہ ۸۷ پر (واو) صرف کی مثال (لَیْتَ لِیْ مَالًا وَّاُنْفِقَہٗ) کی تقدیر یہ بیان کی ہے (لَیْتَ یَجْتَمِعُ لِیْ ثُبُوْتُ مَالٍ وَّاِنْفَاقٍ مِنِّیْ) یہ بھی غلط ہے کہ اس میں (لیت) کو (یجتمع) فعل پر داخل کر دیا ہے جو سوائے دیوبندی فاضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی دوسرے سے متصور نہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

قسم دوم حروفیکہ فعل مضارع را بجزم کنند و آن پنجست لَمْ ولَمَّا و لام امر و لائ نہی و اِنْ شرطیہ چوں لَمْ یَنْصُرْ و لَمَّا یَنْصُرْ و لِیَنْصُرْ و لَا تَنْصُرْ و اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ بدانکہ اِنْ دردو جملہ رود چوں اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ جملہ اوّل را شرط گویند و جملۂ دوم را جزا و اِنْ برائے مستقبل ست اگر چہ در ماضی رود چون اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ و اینجا جزم تقدیری بود زیرا کہ ماضی معرب نیست و بدانکہ چون جزائ شرط جملہ اسمیہ باشد یا امر یا نہی یا دُعا فا در جزا آوردن لازم بود چنانکہ گوئی اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ وَاِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ وَاِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ وَاِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا۔

دوسری قسم وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں اور وہ پانچ ہیں لَم اور لَمَّا اور لام امر اور لائے نہی اور اِن شرطیہ جیسے:

لَمْ یَنْصُرْ اور لَمَّا یَنْصُرْ اور لِیَنْصُرْ اور لَا تَنْصُرْ اور اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ۔ جان لو کہ اِن دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے جملہ کو شرط کہتے ہیں اور دوسرے جملے کو جزا اور اِنْ مستقبل کے لئے اگر چہ در ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہوتا ہے اس لئے کہ ماضی معرب نہیں ہے اور جان لو کہ جب جزا شرط کی جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دُعا تو فا جزا میں لانا ہوتا ہے چنانچہ تم کہو گے اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ اور اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ اور اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ اور اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا۔

سوال: اعراب لفظی اور تقدیری معرب کے ساتھ مخصوص ہے مبنی کا اعراب محلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے کیسے فرمادیا کہ:

(اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ) میں دونوں پر بوجہ (اِنْ) شرطیہ جزم تقدیری ہے۔

جواب: یہاں پر مصنف علیہ الرحمۃ کی جزم تقدیری سے مراد جزم محلی ہے۔

ترکیب:

(لَمْ یَنْصُرْ) اس میں (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَنْصُرْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر غائب۔ اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے غائب مثلاً زید۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے مدد نہیں کی۔

(لَمَّا یَنْصُرْ) اس میں (لَمَّا) حرف جازم مبنی بر سکون (یَنْصُرْ) بترکیب سابق۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے اب تک مدد نہیں کی۔

(لِیَنْصُرْ) اس میں لام (لام امر) مبنی بر کسر (یَنْصُرْ) بترکیب سابق۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: چاہیے کہ زید مدد کرے۔

(لَا تَنْصُرْ) اس میں (لَا) برائے مبنی بر سکون (تَنْصُرْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: تو مدد مت کر۔

(اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی بر سکون (تَنْصُرْ) فعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضارع معروف صحیح مجرداز ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر بترکیب سابق فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (انصر) فعل مضارع معروف صحیح مجرداز ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: اگر تو مدد کرے گا تو میں مدد کروں گا۔

(اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ) بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا۔

(اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی برسکون (ضَرَبْتَ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون مجزوم محلاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون مجزوم محلاً صیغہ واحد متکلم اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: اگر تو مارے گا تو میں مارونگا۔

(اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی برسکون (تَأْتِ) مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام۔ صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تَا) علامت خطاب مبنی برفتح (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر (یَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برفتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔

(فَا) جزائیہ مبنی برفتح (اَنْتَ) میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلاً مبنی بر سکون (مُکْرَمٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا مجزوم محلاً۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: اگر تو میرے پاس آئے گا تو تیری عزت کی جائے گی۔

(اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی بر سکون (رَأَیْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً۔ صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔

(فا) جزائیہ مبنی بر فتح (اَکْرِمْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا۔ مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: اگر تو زید کو دیکھے تو اس کی تعظیم کرنا۔

(اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی بر سکون (اَتٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر مجزوم محلاً۔ صیغہ واحد مذکر غائب (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح (عَمْرٌو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔

(فا) جزائیہ مبنی بر فتح (لا) حرف نہی مبنی بر سکون (تُهِنْ) فعل مضارع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (اَنتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھــا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے عمرو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا مجزوم محلاً۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: اگر تیرے پاس عمرو آئے تو اُس کی توہین نہ کرنا۔

(اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا) اس میں (اِنْ) شرطیہ مبنی برسکون (اَکْرَمْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔

اس میں (تــا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (نــون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یــا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط (فــا) جزائیہ مبنی بر فتح (جَــزٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (کــاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلاً مبنی بر فتح (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح لفظاً فاعل۔

(خیـــرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ مجزوم محلاً شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: اگر تو میری عزت کرے تو اللہ تجھ کو جزائے خیر دے۔

تنبیہ ۱۱۸ تا ۱۲۴:

مہر منیر صفحہ ۸۸ پر اپنی پیش کردہ مثال (اِنْ نَصَرْتَ نَصَرْتُ) کے اول فعل (نَصَرْتَ) میں ضمیر فاعل (اَنتَ) مستتر بتائی ہے۔

اور فعل دوم (نَـــصَـــرْتُ) میں ضمیر فاعل (اَنَــــا) مستتر بتائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر صفحہ ۸۹ پر مہر منیر میں اور صفحہ ۹۷ پر المصباح المنیر میں کتاب کی مثال (اِنْ رَأَیْتَ) کے فعل (رَأَیْتَ) میں ضمیر فاعل (اَنْتَ) مستتر بیان کی۔

پھر اول نے صفحہ ۹۰ پر اور دوم نے صفحہ ۹۷ پر مثال کتاب (اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ...... الخ) کے فعل (اَکْرَمْتَ) میں (اَنْتَ) مستتر ضمیر فاعل بتائی ہے۔

اقول:

یہ سب غلط ہے۔ ان سب میں تو فاعل ضمیر بارز ہے جس کو اول نے صفحہ ۳۰ پر نقشہ ضمیر مرفوع متصل میں اور دوم نے صفحہ ۳۸ پر خود تحریر کیا تھا لیکن بات وہی ہے کہ (حافظہ نباشد) پھر دوم نے اسی صفحہ ۹۷ پر (اِنْ تَأْتِنِیْ) کی (یا) ضمیر منصوب متصل کو اور (اِنْ اَتَاکَ) کی ضمیر منصوب متصل (کاف) کو مفعول بہ قرار نہیں دیا بلکہ مشابہ مفعول بہ تحریر کیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ فعل متعدی بنفسہ ہے پھر مشابہ مفعول ہونے کے کیا معنی۔ الفوائد الشافیہ صفحہ ۶۴ پر (اَلَّذِیْ یَأْتِیْنِیْ) کی ترکیب میں فرمایا (وَالْیَاءُ ضَمِیْرٌ مَنْصُوْبٌ مَبْنِیٌّ عَلَی السُّکُوْنِ مَنْصُوْبُ الْمَحَلِّ مَفْعُوْلٌ بِهٖ) مگر یہ فاضل دیوبند۔ کہاں ہے ان کی پرواز اتنی بلند۔ جس کو نحو میر نہیں ہے یاد وہ اور الفوائد الشافیہ تک رسائی دونوں ہیں متضاد۔

پھر دوم نے صفحہ ۹۸ میں اور اول نے صفحہ ۹ میں مذکورہ جزا پر (فا) کے لزوماً لانے کی وجہ بالفاظ مختلف بیان کی۔ ایسی باتوں کے بیان کرنے کا محل نہیں۔ یہ سب باتیں اگلی کتابوں میں آرہی ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے والوں کو صرف مسائل محفوظ کرائے جائیں۔ مسائل کے وجوہات سمجھنے کے متحمل نہ ہوسکیں گے۔

آپ دونوں فاضلان دیوبند موجودہ زمانہ کے طلبہ کو اپنے اوپر قیاس فرمالیں۔ خیر اُس وجہ کو بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ (ان تمام صورتوں میں جزا پر فا جزائیہ کا لانا اس لئے ضروری ہے کہ اصل جزا میں فعلیت اور جزائیت ہے۔ انشائیت اور اسمیت کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی جزائیت ضعیف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جزائیت کے معنی کو تقویت دینے کے لئے جزائیہ کالانا ضروری قرار دیا گیا تا کہ جملہ کی ظاہری شکل اگر ایک طرف سُننے اور پڑھنے والے کو کچھ دھوکہ دے تو فا جزائیہ اس کی تلافی کر سکے) اس کے یہ

دیوانے کی (بڑ) سے کم نہیں کہ کچھ با معنی اور کچھ بے معنی (اصل جزا میں فعلیت ہے) اس کے یہ معنی ہیں کہ اصل جزا میں یہ ہے کہ فعل ہو اور (اصل جزا میں جزائیت ہے) یہ الفاظ بے معنی ہیں اور اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ (جزائیت) کاتب کی غلطی سے لکھا گیا۔ یہ لفظ (خبریت) ہے جیسے دوم نے لکھا ہے تو اب اس وجہ کے معنی یہ ہوئے کہ (اصل جزا میں فعلیت اور خبریت ہے۔ انشائیت اور اسمیت کے ساتھ معنی جزائیت ضعیف ہو جاتے ہیں) انشائیت منافی ہے خبریت کے اور اسمیت منافی ہے فعلیت کے۔ تو انشائیت سے خبریت رخصت ہو گئی اور اسمیت سے فعلیت۔

نظر بر آں آپ کے معنی جزائیت رخصت ہو گئے۔ ضعیف ہو جانے کے کیا معنی۔ ضعیف ہونا چاہتا ہے کہ معنی جزائیت باقی ہیں مگر بدوں قوت اور آپ کے بیان کے پیش نظر سرے سے جاتے رہے۔

یہ تھی فاضلان دیوبند کی تک بندی جس کی چوں صحیح نہیں بیٹھی نہ بدست بندہ نہ بدست بندی۔

اب ہم

(فا) کے جزا پر لانے اور نہ لانے سے متعلق نحات کا بیان کردہ ضابطہ بیان کرتے ہیں جو ملا عبدالحکیم سیالکوٹی علیہ الرحمۃ نے (تکملہ) میں ذکر فرمایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ (فا) لانے اور نہ لانے کا دار و مدار کلمۂ شرط کی تاثیر معنوی پر ہے یعنی جزا کو بمعنی استقبال کر دینے پر۔ پس اگر کلمۂ شرط کی تاثیر معنوی تام ہوئی (کہ جزا کو زمانہ ماضی سے مستقبل کی طرف منقلب کر دیا جیسے کتاب کی مثال (اِنْ ضَرَبْتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَـرَبْـتُ) میں کہ بوجہ کلمۂ شرط (اِنْ) دونوں بمعنی مستقبل ہو گئے ہیں) تو (فا) کی احتیاج نہ ہوگی کہ شرط و جزا کے باہمی ربط پر دلالت کرنے کے لئے یہی کافی ہے اور اگر تاثیر ناقص ہوئی (جیسے مضارع منفی بلا جزا واقع ہو) تو (فا) کالانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں (کیونکہ اس صورت میں من وجہ تاثیر ہوتی ہے اور من وجہ نہیں ہوتی۔ وجہ یہ کہ (لا) مطلق نفی کے لئے ہے کہ حال کی نفی کے لئے آتا ہے اور استقبال کی نفی کے لئے بھی۔ بس اسی حیثیت سے کہ کلمہ شرط کے دخول سے مضارع منفی بلا استقبال کے لئے مخصوص ہو گیا۔

اُس میں حال کا احتمال نہ رہا تاثیر ہوئی تو (فـــا) کا۔ لانا جائز کہ باہمی ربط پر دلالت ہو گئی اور اس حیثیت سے کہ زمانہ ماضی سے زمانہ مستقبل کی طرف منقلب نہیں کیا جیسے ماضی میں کیا تھا) تو (فـــا) کا لانا جائز تا کہ بذریعہ (فـــا) باہمی ربط پر دلالت ہو۔ اور اگر اصلاً تاثیر نہ کی تو (فـــا) کا لانا واجب تا کہ (فـــا) باہمی ربط پر دلالت کرے جیسے جزا کے جملہ اسمیہ ہونے یا امر ہونے یا نہی ہونے یا دعا ہونے کی صورت میں۔

جملہ اسمیہ میں تاثیر کا نہ ہونا تو ظاہر ہے کہ جملہ اسمیہ کی دلالت زمانہ ماضی پر نہیں ہوتی حتّٰی کہ کلمہ شرط کے دخول سے ماضی سے مستقبل کی طرف انقلاب ہو جائے جیسے فعل ماضی میں تھا نہ جملہ اسمیہ صالح ہے زمانہ حال اور استقبال کی طرف انقلاب پر دلالت کرنے کے لئے مخصوص ہو جائے جیسے مضارع منفی بلا میں تھا اور امر۔ نہی۔

دُعا میں تاثیر اس لئے نہیں کہ (اصل جزا میں فعلیت اور خبریت ہے) ہاں شرط میں فعلیت اور خبریت اصل ہیں بلکہ لازم جو رضی وغیرہ کتب نحو میں مذکور ہے۔

لیکن ان فاضلان دیوبند کی وہاں تک رسائی کہاں اور ہوئی بھی ہو تو سمجھنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توفیق سے عُریاں۔ یہ تو (اٹکل پچو) اُڑانے کے عادی ہیں۔ سچ ہے کہ

ہم مکتب و ہم مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

❁❁❁......❁❁❁......❁❁❁

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم در عمل افعال

بدانکہ ہیچ فعل غیر عامل نیست وافعال در اعمال بر دو گونہ است قسم اوّل معروف

جان لو کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں اور افعال عمل کرنے میں دو قسم پر ہیں۔ پہلی قسم فعل معروف۔

بدانکہ فعل معروف خواہ لازم باشد یا متعدی فاعل را برفع کند چوں قَامَ زَیْدٌ و ضَرَبَ عَمْرٌو وشش اسم را بنصب کند اوّل مفعول مطلق را چوں قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا وضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا دوم مفعول فیہ را چوں صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَجَلَسْتُ فَوْقَکَ سوم مفعول معہٗ را چوں جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ چہارم مفعول لہٗ را چوں قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وَضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا پنجم حال را چوں جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ششم تمیز را وقتیکہ در نسبت فعل بفاعل ابہامی باشد تَابَ زَیْدٌ نَفْسًا اَمَّا فعل متعدی مفعول بہٖ را بنصب کند چوں ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا وایں عمل فعل لازم را نباشد۔

جان لو کہ فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی فاعل کو رفع کرتا ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ اور ضَرَبَ عَمْرٌو اور چھ اسموں کو نصب کرتا ہے پہلے اسم یعنی مفعول مطلق جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا اور ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا۔ دوسرے اسم یعنی مفعول فیہ کو جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَجَلَسْتُ فَوْقَکَ تیسرے اسم یعنی مفعول معہٗ کو جیسے جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ۔ چوتھے اسم یعنی مفعول لہٗ کو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وَضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا۔ پانچویں اسم یعنی حال کو جیسے جاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا۔ چھٹے اسم یعنی تمیز کو جبکہ فعل کی نسبت بسوئے فاعل میں کوئی ابہام جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا لیکن فعل متعدی مفعول بہٖ کو بھی نصب کرتا ہے ہے جیسے ضَرَبَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَیْدٌ عَمْرًوا اور یہ عمل فعل لازم کے لئے نہیں۔

حروف عاملہ کی بحث ختم ہوگئی اب یہاں عمل افعال کی بحث شروع ہوتی ہے۔

فعل دو قسم پر ہے۔

اول معروف۔ دوم مجہول

جس کی تعریف آئندہ آئے گی۔ معروف اُس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ۔

ترکیب:

(قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید کھڑا ہوا۔

یہ فعل لازم کی مثال ہے (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح۔ صیغہ واحد مذکر غائب (عَمْرٌو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: عمرو نے مارا۔

یہ فعل متعدی کی مثال ہے (قَامَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (قِیَامًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید حقیقۃً کھڑا ہوا۔

یہ فعل لازم کے مفعول مطلق کی مثال ہے (ضَرَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) بترکیب سابق فاعل (ضَرْبًا) مفرد منصرف صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوب لفظاً مفعول مطلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید نے حقیقۃً مارا۔

یہ فعل متعدی کے مفعول مطلق کی مثال ہے (صُمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (یَوْمَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلْجُمُعَةِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا۔

یہ مفعول فیہ زمانی کی مثال ہے (جَلَسْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔ (فَوْقَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں تیرے اوپر بیٹھا۔

یہ مفعول فیہ مکانی کی مثال ہے (جَآءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْبَرْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (واؤ) بمعنی (مع) مبنی بر فتح (اَلْجُبَّاتِ) جمع مؤنث سالم منصوب بکسرہ مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(اَیْ) حرف تفسیر مبنی بر سکون (جَاءَ الْبَرْدُ) بقرینۂ سابق مقدر جس کی ترکیب معلوم (مع) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (اَلْجُبَّاتِ) جمع مؤنث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالم مضاف الیہ مجرور بکسرہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ مفسرہ ہوا۔

ترجمہ: آیا جاڑا اونٹوں کے ساتھ۔

یہ مفعول معہ کی مثال ہے۔ (قُمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔

(اِکْرَامًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مصدر، (لام) حرف جار مبنی بر کسر (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: میں زید کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوا۔

یہ فعل لازم کے مفعول لہٗ کی مثال ہے (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم۔

(ھَا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زید (تَادِیْبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہٗ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے اس کو ادب سکھانے کے لئے مارا۔

یہ فعل متعدی کے مفعول لہٗ کی مثال ہے۔ (جَآءَ) بترکیب معلوم (زَیْدٌ) بترکیب معلوم ذو الحال (رَاکِبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذو الحال اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: آیا زید سوار ہو کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(طَابَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (نَفْسًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز نسبت۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: مارا زید نے عمرو کو۔

تنبیہ ۱۲۵ تا ۱۳۱:

المصباح المنیر صفحہ ۹۹ اور مہر منیر ۹۱ میں (قَامَ زَیْدٌ قِیَامًا) کا ترجمہ کیا ہے (زید پوری طرح کھڑا ہو گیا) اور (زید پوری طرح کھڑا ہوا) اور (ضرب زید ضربا) کا ترجمہ کیا ہے (زید نے خوب مارا) اور (زید نے اچھی طرح مارا)۔

اقول:

یہ دونوں ترجمے غلط ہیں۔

اس لئے کہ دونوں مثالوں میں (قیاما) اور (ضربا) مفعول مطلق تاکیدی ہیں مفعول مطلق تاکیدی فعل مذکور سے فہم شدہ حدث یعنی معنی مصدری کی تاکید کرتا ہے اور تاکید احتمال سہو اور احتمال مجاز کو دفع کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ دفعِ احتمال سہو بایں طور کہ (قام زید) کہنے پر سامع کے دل میں اگر یہ احتمال پیدا ہو کہ متکلم سے یہ لفظ سہواً صادر ہوا نہ قصداً۔ تو (قیاماً) کہنے سے یہ احتمال مندفع ہو جائے گا کہ عاقل سے دو مرتبہ سہو نہیں ہوتا۔

نظر بر آں مثال مذکور کا صحیح ترجمہ یہ ہوا کہ زید حقیقۃً کھڑا ہوا اور دفعِ احتمال مجاز بایں طور کہ (ضرب زید) کہنے پر سامع کے دل میں اگر یہ احتمال مندفع ہو جائے گا کیونکہ جب معنی حقیقی سے صارف قرینہ نہ ہو تو ثانیاً ذکر احتمال مجاز کو دفع کر دیتا ہے۔

نظر بر آں مثالِ مذکور کا صحیح ترجمہ یہ ہوا کہ زید نے حقیقۃً مارا۔ اور مثال اول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہ ترجمہ (زید پوری طرح کھڑا ہوا) اور مثال ثانی کا یہ ترجمہ کہ (زید نے خوب مارا) یا زید نے اچھی طرح مارا) مفعول مطلق تاکیدی کا ترجمہ نہیں۔ یہ تو مفعول مطلق نوعی کا ترجمہ ہوا جو فعل مذکور سے فعل شدہ معنی مصدری کی (قسم) پر دلالت کرتا ہے (قیام) کی دو قسم ہوئیں۔

اول۔ پوری طرح کھڑا ہونا۔

دوم۔ ادھورا کھڑا ہونا۔

اس ترجمے نے پہلی قسم پر دلالت کی۔ اسی طرح ضرب کی دو قسم:

اول۔ خوب مارنا یا اچھی طرح مارنا۔

دوم۔ کم مارنا یا کمی کے ساتھ کے مارنا۔

اس ترجمے نے پہلی قسم پر دلالت کی لیکن یہ ہر دو فاضلان دیوبند کہاں ہیں اتنے ہوشمند۔

پھر اول نے صفحہ ۱۰۰ پر تحریر کیا کہ (جس چیز سے فعل کی حالت بیان کی جاتی ہے اس کو حال کہتے ہیں) یہ بھی غلط ہے جس کو مبتدی طلبہ بھی زبان پر نہیں لا سکتے خود اگلی فصل میں آ رہا ہے کہ حال اس کو کہتے ہیں جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت بیان کرے جیسے مثال کتاب میں (راکبا) جو (زید) ذوالحال کی حالت بیان کرتا ہے کہ وہ بروقت آمد سوار تھا۔

پھر اول نے مفعول بہ کے نصب کے بارے میں صفحہ ۱۰۱ پر تحریر کیا ہے (اور یہ عمل فعل لازم نہیں کر سکتا اسی وجہ سے اگر فعل لازم کے بعد کوئی منصوب واقع ہوتا تو دراصل مفعول بہ واقع نہیں ہوتا بلکہ بنزع خافض ہوتا ہے۔ خافض حرف جر کو کہتے ہیں اور نزع کے معنی اکھیڑ دینے کے آتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ حرف جار کو ہٹائے جانے کی وجہ سے اس کو نصب آیا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ جب حرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جار کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے معنی مراد ہوتے ہیں تو اس وقت حرف جر نصب دیا کرتا ہے اور ایسے منصوب کو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں۔

جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ میں جاءَ فعل ہے اور یاء ضمیر متکلم مفعول بہ نہیں ہے بلکہ منصوب بنزع الخافض ہے اصل عبارت یہ تھی جَاءَ اِلَیَّ زَیْدٌ میرے پاس زید آیا) یہاں الی حرف جار کو حذف کر دیا گیا اور اس کے معنی یہاں مراد ہے اس لئے یاء ضمیر متکلم منصوب بنزع الخافض ہے۔

(ھکذا سمعت من العلامۃ الاکبر شیخنا الانور نور اللہ مرقدہ)

یہ کلام بچند وجوہ غلط ہے اولاً اس لئے کہ منصوب بنزع الخافض فعل لازم کے بعد بھی واقع ہوتا جیسے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ میں صراطک منصوب بنزع خافض ہے اور وہ خافض (علی) اور یہ (لَاَقْعُدَنَّ) فعل کے بعد واقع جو لازم ہے اور فعل متعدی کے بعد بھی واقع ہوتا ہے جیسے وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا میں (قَوْمَهٗ) منصوب بنزع خافض ہے اور خافض (مِنْ) اور یہ (اِخْتَارَ) فعل کے بعد واقع جو متعدی ہے۔ لہٰذا (اگر فعل لازم کے بعد) کہنا غلط ہوا کہ اس سے بنظر مفہوم مخالف جو کلام الناس میں معتبر ہے مستفاد ہوتا ہے کہ حکم مذکور فعل لازم کے ساتھ مخصوص ہے، حالانکہ ایسا نہیں۔

ثانیاً اس لئے کہ منصوب نزع خافض کا ناصب حرف جار کو قرار دینا بھی غلط ہے کہ یہ کسی نحوی کا قول نہیں۔ نحات بصریہ فرماتے ہیں کہ فعل مذکور ناصب ہے اور کوفیہ فرماتے ہیں کہ (اسقاط حرف جا) ناصب ہے کما فی حاشیۃ الصبان جلد دوم صفحہ ۲۶ (نہ خود حرف جار) جیسے کہ لکھ بیٹھے یہ فاضل نادار، اسی مسلک کوفیہ کے پیش نظر اس کو منصوب بنزع الخافض کہتے ہیں جس سے یہ مفہوم ہوتا ہے (نزع خافض) سبب ہے منصوب ہونے کا کیونکہ (بنزع الخافض) میں (با) برائے سببیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو (نزع خافض) سبب ہوا منصوب ہونے کا اور منصوب ہونے کا سبب وہ جس کے وجہ سے نصب آئے اور جس کی وجہ سے نصب آتا ہے اُس کو ناصب کہتے ہیں تو (نزع خافض) ناصب ہوا لیکن یہ فاضل دیوبند ہیں اتنی سی بات سمجھنے سے کوسوں دور اختراع کرنے کے معتاد ہیں اور اسی میں ہیں مخمور۔

ثالثاً اس لئے کہ (جَاءَ نِیْ) میں (یائے متکلم) کو منصوب بنزع خافض قرار دینا اور اس کے مفعول بہ ہونے کا انکار کرنا اور (جَــاءَ نِــیْ) میں واقع (جَــاءَ) کو فعل لازم سمجھنا درست نہیں۔

ہم ماقبل میں علامہ ابوالبقا علیہ الرحمۃ کا ارشاد نقل کر چکے ہیں کہ یہ فعل لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور یہ کہ الفوائد الشافیہ کے مصنف علیہ الرحمۃ اس (یــا) کو مفعول بہ قرار دیتے ہیں۔ اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ یہ فعل متعدی ہے اور (یائے متکلم) منصوب بنزع خافض نہیں۔ رہی یہ بات کہ آپ فرماتے ہیں (ھــکــذا ســمعت...... الخ) میں نے ایسا ہی سنا مولانا انور صاحب کشمیری سے جو آپ کے اُستاد ہیں اور دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس تھے تو (ھــکــذا) کا مشارالیہ امور ثلثہ ہوں یا فقط امر اخیر۔ بہرصورت آپ کا سماع قابل اعتبار نہیں کیونکہ آپ کے حافظہ کا یہ حال ہے کہ اپنا لکھا یاد نہیں اور فہم کی یہ حالت کہ بایں فضیلت نحو میر بھی نہ سمجھ سکے۔

جیسے گذشتہ اوراق میں یہ بات اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْسِ اور اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْسِ ہو چکی اور اگر (قــد یــصدق) کے پیش نظر آپ کے سماع کا اعتبار کر لیا جائے تو مولانا انور شاہ صاحب کا یہ قول گذشتہ حوالہ جات کی موجودگی میں لائق اعتماد نہیں ہو سکتا جیسے کہ دیوبندی امت کے حکیم معنوی حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا اپنی کتاب (تیسیــر الــمبتــدی) میں (اذا) کو حرف شرط کہنا نحو میر جیسی ابتدائی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تصریح باسمیت کے باوجود قابل اعتماد نہیں اور یہ دونوں صاحبان اقوال مذکورہ میں اس قبیل سے ہیں کہ (اَلْجَوَادُ قَدْ یَكْبُوْ) رابعاً اس لئے کہ (شیخنا الانوار کہنا صحیح نہیں کہ (انور) بدوں الف لام آپ کے اُستاد کا علم ہے اور علم پر الف لام زائداً گرچہ آتا ہے مگر قیاسی نہیں کہ ہر شخص کو چھوٹ ہو جس علم پر چاہے داخل کردے بلکہ سماعی ہے۔ مگر آپ میں اتنی دور اندیشی کہاں۔ اللّٰھم الا ان یُجْعَلَ صفةً۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل:

بدانکہ فاعل اسمیست کہ پیش از وے فعلے باشد مسند بداں اسم بہ طریق قیام فعل بداں اسم چوں زَیْدٌ در ضَرَبَ زَیْدٌ.

جان لو کہ فاعل وہ اسم ہے جس سے پیشتر ایسا فعل ہو جس کی نسبت کی گئی ہو اُس اسم کی جانب بایں طور کہ فعل کا قیام اُس اسم کے ساتھ ہو جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ زَیْدٌ میں۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے ماقبل میں بیان فرمایا تھا کہ فعل فاعل کو رفع دیتا ہے اور چھ اسموں کو نصب اب اس فصل میں ہر ایک کی تعریف بیان فرماتے ہیں۔

سوال: فاعل کی تعریف مذکور اُس کے کل افراد کو شامل نہیں کہ (مَا ضَرَبَ زَیْدٌ) میں واقع (زَیْدٌ) پر صادق نہیں آتی حالانکہ فاعل ہے کیونکہ اس مثال میں (زید) کے ساتھ (ضرب) قائم نہیں اس لئے کہ اُس کے معنی ہیں کہ زید نے نہیں مارا تو (ضرب) کی اُس سے نفی ہوئی نہ کہ (ضرب) کا اُس کے ساتھ قیام؟

جواب: فعل کے اُس اسم کی طرف مسند بطریق قیام ہونے سے مراد یہ ہے کہ فعل معروف کی اُس اسم کی طرف نسبت ہو۔ خواہ نسبت ثبوتی ہو جیسے مثال کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یا نسبت سلبی جیسے اس مثال میں اور شک نہیں کہ اس (زیـــد) پر فعل کی تعریف مذکور بایں مراد صادق ہے۔ کیونکہ اُس سے پہلے (ضـرب) فعل معروف ہے جس کی نسبت سلبی اُس کی جانب ہو رہی ہے۔ مثال مذکور کی ترکیب گذر گئی۔

و مفعول مطلق مصدر یست کہ واقع شود بعد از فعلی و آن مصدر بمعنیٰ آن فعل باشد چوں ضَرْبًا در ضَرَبْتُ ضَرْبًا و قِیَامًا در قُمْتُ قِیَامًا۔

اور مفعول مطلق وہ مصدر منصوب ہے جو واقع ہو کسی فعل کے بعد اور وہ مصدر اُسی فعل کے معنیٰ میں ہو جیسے ضَرْبًا ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں اور قِیَامًا قُمْتُ قِیَامًا میں۔

قولہ (بمعنیٰ آں فعل باشد) اس میں معنیٰ مضاف سے مراد معنیٰ تضمنی حدثی ہیں اب معنیٰ یہ ہوا کہ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے معنیٰ تضمنی حدثی میں ہو جیسے (ضَـرْبًـا) مثال مذکور میں مصدر ہے جو (ضَـرَبْـتُ) کے بعد واقع اور (ضَـرَبْـتُ) فعل کے معنیٰ تضمنی حدثی اس کے معنیٰ ہیں۔ یا یہ عبارت بتقدیر مضاف ہے یعنی (بمعنیٰ مصدرِ آں فعل باشد) یعنی مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اس فعل کے مصدر کے ہم معنیٰ ہو، جس کے معنیٰ اُس فعل کے ضمن میں مذکور ہیں جیسے:

ضَـرَبْـتُ ضَـرْبًا میں (ضَـرْبًا) مصدر ہے اور یہ (ضَـرَبْتُ) فعل کے بعد واقع ہے اور یہ (ضَرْبًا) مصدر (ضَرَبْتُ) کے ضمن میں مذکور ہے۔

قولہ (مصدر یست) اس میں مصدر سے مراد مصدر منصوب ہے کیونکہ مفعول مطلق منصوبات سے ہے۔

تنبیہ ۱۳۲ تا ۱۳۵:

المصباح المنیر صفحہ ۱۰۲ میں ہے کہ جو مصدر فعل کے بعد ہم معنیٰ فعل واقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو اُس کو مفعول مطلق کہتے ہیں۔

یہ غلط ہے کہ ہم معنی دو مترادف لفظوں کو کہتے ہیں اور مصدر فعل اصطلاحی مترادف نہیں پھر صفحہ ۱۰۲ اور ۱۰۳ پر لکھا کہ (حضرت میر صاحب کا ارشاد۔

''وآں مصدر بمعنی آں فعل باشد'' سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ میر صاحب کے نزدیک بھی یہی تو راجح ہے کہ مصدر کا فعل کے ساتھ ہم معنی ہونا کافی ہے۔ واللہ اعلم) یہ غلط بھی ہے اور میر علیہ الرحمۃ پر افتراء بھی۔

وہ مصدر کو فعل اصطلاحی کے ہم معنی نہیں فرما سکتے۔ یہ تو دیوبندی ذہنیت ہے اور مہر منیر صفحہ ۹۳ میں (ضَرَبْتُ ضَرْبًا) کا ترجمہ کیا ہے (میں نے خوب خوب مارا) اور قَعَدْتُ جُلُوْسًا کا (میں اچھی طرح بیٹھا) یہ دونوں ترجمے بھی غلط ہیں۔

کیونکہ یہ ترجمے مفعول مطلق نوعی کے ہوئے اور مذکورہ مثالوں میں (ضربا) اور (جلوسا) مفعول مطلق نوعی نہیں بلکہ مفعول مطلق تاکیدی ہیں۔ سچ ہے

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

ومفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور درو واقع شود واورا ظرف گویند وظرف بر دو گونہ است ظرف زمان چوں یَوْمَ در صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وظرف مکان چون عِنْدَ در جَلَسْتُ عِنْدَکَ.

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو اور اُس کو ظرف کہتے ہیں اور ظرف دو قسم پر ہے ظرف زمان جیسے:

یوم، صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں اور ظرف مکان جیسے عِنْدَ، جَلَسْتُ عِنْدَکَ میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظرف زمان اُس کو کہتے ہیں جو (مَتٰـــی) کے جواب میں واقع ہو جیسے کسی نے تم سے سوال کیا (مَتٰی صُمْتَ) تو نے کب روزہ رکھا؟ اس کے جواب میں تم نے کہا (اَمْسِ) یعنی میں نے کل گذشتہ روزہ رکھا۔

تو (امــس) ظرف زمان ہوا۔ اور ظرف مکان اُس کو کہتے ہیں جو (اَیْـنَ) کے جواب میں واقع ہو جیسے کسی نے تم سے سوال کیا (اَیْنَ کُنْتَ) تم کہاں تھے۔ اس کے جواب میں تم نے کہا (عِنْدَ زَیْدٍ) یعنی میں زید کے پاس تھا تو (عِنْدَ) ظرف مکان ہوا۔

ترکیب:

(صُـــمْــتُ یَــوْمَ الْــجُــمُــعَةِ) کی ترکیب گذر گئی (جَــلَـسْـتُ عِــنْــدَکَ) میں (جَــلَـسْـــتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (تــا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (عــنــد) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں تمہارے پاس بیٹھا۔

ومفعول معہٗ اسمیست کہ مذکور باشد بعد ازواوٗ بمعنیٰ مَعَ چوں وَالْــجُــبَّــاتِ در جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ

مفعول معہ وہ اسم منصوب ہے جو ذکر کیا جائے بعد واو کے جو مع کے معنی میں ہو جیسے والجبات جاء البرد والجبات میں، یعنی مع الجبات.

سوال: مفعول معہ کو (واو) بمعنی (مع) کے بعد ذکر کرنے سے کیا فائدہ؟

جواب: اس سے معیت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے یعنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفعول معہ کو فعل کے فاعل کی معیت حاصل ہے.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے مثال کتاب میں (الجبات) کو (آمد) میں (البرد) فاعل کی معیت حاصل ہوئی، کہ جُبّے جاڑے کے ساتھ تھے، یا فعل کے مفعول بہ کے جیسے کَفَاكَ وَزَيْدًا دِرْهَمٌ.

ترجمہ: تجھے اور زید دونوں کو ایک روپیہ کافی ہوگیا۔

اس میں زیداً مفعول معہ ہے جس کو (کاف) مفعول بہ (مخاطب) کی کفایت درہم میں معیت حاصل کہ دونوں کو ایک درہم نے کفایت کی۔

سوال: مفعول معہ سے پیشتر (واو) کے بجائے (مع) کیوں نہیں لایا گیا؟

جواب: بنظر اختصار کہ (مع) دو حرفی ہے اور (واو) یک حرفی۔ مثال کتاب کی ترکیب گذر گئی۔

ترکیب:

(کَفٰی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر۔ صیغہ واحد مذکر غائب (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر فتح (واو) بمعنی (مع) مبنی بر فتح۔

(زیداً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہ (درهم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ومفعول لہ اسمیست کہ دلالت کند چیزی کہ سبب فعل مذکور باشد چوں اِكْرَامًا در قُمْتُ اِكْرَامًا لِّزَيْدٍ.

اور مفعول لہ ایسا اسم منصوب ہے جو دلالت کرے ایسی چیز پر جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے اِكْرَامًا قُمْتُ اِكْرَامًا لِّزَيْدٍ میں۔

اگر کسی عبارت میں پانچوں مفعول مجتمع ہوں تو اُن کو بایں ترتیب ذکر کرنا مناسب ہے کہ پہلے مفعول مطلق پھر وہ مفعول بہ جس کی جانب عامل متعدی بنفسہ ہو پھر وہ مفعول بہ جس کی طرف عامل بواسطہ حرف جار متعدی ہو پھر مفعول فیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانی پھر مکانی پھر مفعول لہ پھر مفعول معہ

جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا زَیْدًا بِسَوْطٍ نَهَارًا هٰهُنَا تَأْدِیْبًا وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ۔

ترجمہ: میں نے حقیقۃً مارا زید کو کوڑے سے دن میں یہاں پر ادب سکھانے کے لئے طلوع آفتاب کے ساتھ۔

وحال اسمیست نکرہ کہ دلالت کند بر ہیئت فاعل چوں رَاكِبًا در جَاءَ زَیْدٌ رَاكِبًا یا بر ہیئت مفعول چون مَشْدُوْدًا در ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا یا بر ہیات ہر دو چون رَاكِبَیْنِ در لَقِیْتُ زَیْدًا رَاكِبَیْنِ وفاعل ومفعول را ذوالحال گویند وآن غالبًا معرفہ باشد واگر نکرہ باشد حال را مقدم دارند چوں جَاءَنِیْ رَاكِبًا رَجُلٌ وحال جملہ نیز باشد چنانچہ رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ.

اورحال وہ اسم منصوب نکرہ ہے جو دلالت کرے فاعل کی حالت پر جیسے (رَاكِبًا جَاءَ زَیْدٌ رَاكِبًا) میں یا مفعول کی حالت پر جیسے مَشْدُوْدًا ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا میں یا دونوں کی حالت پر

جیسے (رَاكِبَیْنِ لَقِیْتُ زَیْدًا رَاكِبَیْنِ) میں اور فاعل ومفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

اور اگر نکرہ ہو تو حال کو (اس پر) مقدم رکھتے ہیں۔

جیسے جَاءَنِیْ رَاكِبًا رَجُلٌ.

اورحال جملہ بھی ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ.

ترکیب:

(جَاءَ زَیْدٌ رَاكِبًا) کی ترکیب گذر گئی (ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا) میں (ضَرَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوب لفظاً ذوالحال (مشــدودًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (هُــوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے زید کو باندھ کر مارا۔

(لَقِيْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز مبنی بر ضم۔ ذوالحال اول (زَيْــدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ ذوالحال دوم (رَاكِبَيْــــنِ) مثنیٰ منصوب بیائے ماقبل مفتوح۔ اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (هُـمَـا) پوشیدہ جس میں (هـا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال اول اور دوم تغلیباً کہ ذوالحال اول ضمیر متکلم ہے جس کے پیش نظر حال میں پوشیدہ ضمیر اس کی طرف راجع ہونے والی (اَنَــا) ہونا چاہیے اور ذوالحال دوم اسم ظاہر ہے جو حکم میں غائب کے ہوتا ہے تو حال میں پوشیدہ ضمیر اُس کی طرف راجع ہونے والی (هُــــوَ) ہوگی جو ضمیر غائب ہے لیکن غائب کو متکلم پر تغلیب دے کر دونوں کو بضمیر غائب تعبیر کیا گیا تاکہ ایک صیغہ میں دو مختلف ضمیروں کا استتار نہ ہو کہ کلام عرب میں اس کی نظیر نہیں ملتی هـذا مـا خـطـر بـالبـال والـلـه تعالیٰ اعلم بـحـقيـقة الـحـال. ہاں دو صیغوں میں ایک ضمیر کے استتار کی تصریح ملتی ہے جیسے هـذَا حُـلُـوٌ حَـامِضٌ۔ میں کہ (حُـلُـوٌ) اور (حَـامِضٌ) کے مجموعہ میں ایک ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو راجع بسوئے مبتدا۔ کـمـا فـي حـاشية العصـام عليـه رحـمـة الـمـنـعـام (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال۔ ذوالحال اول اپنے حال سے مل کر فاعل مرفوع محلاً اور دوم اپنے حال سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے زید سے ملاقات کی درآنحالیکہ ہم دونوں سوار تھے۔

(جَاءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی برکسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون (رَاکِبًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر حال مقدم (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال مؤخر۔ ذوالحال مؤخر اپنے حال مقدم سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس ایک مرد سوار ہو کر آیا۔

(رَأَیْتُ) بترکیب سابق (الامیر) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً ذوالحال (واو) حالیہ مبنی بر فتح (هُوَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (رَاکِبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل۔ صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر۔

مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے امیر کو دیکھا درآنحالیکہ وہ سوار تھا۔

تنبیہ ۱۳۶ تا ۱۴۰:

المصباح المنیر صفحہ ۱۰۸ اور مہر منیر صفحہ ۹۵، ۹۶ میں (رَاکِبًا) اسم فاعل کو اور (مشدودًا) اسم مفعول کو اور (رَاکِبَیْنِ) اسم فاعل کو بدوں ضم مرفوع حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے کما مر اور دوم نے (لقیت) میں (انا) ضمیر مستتر ذو الحال بتائی ہے۔ وہ بھی غلط ہے کما سبق اور دوم نے (جاءنی راکبا رجل) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس کوئی آدمی سوار ہو کر آیا) یہ بھی غلط ہے کہ (رجل) کے معنی (مرد) ہیں نہ آدمی۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

وتمیز اسمیت کہ رفع ابہام کند از عدد چوں عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا یا از وزن چوں عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا از کیل چوں عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا از مساحت چوں مَافِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا ومفعول بہ اسمیت کہ فعل فاعل برو واقع شود چوں ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا بدانکہ این ہمہ منصوبات بعد از تمامی جملہ باشند و جملہ بفعل وفاعل تمام شود بدیں سبب گویند کہ اَلْمَنْصُوْبُ فَضْلَةٌ.

اور تمیز ایسا منصوب ہے جو ابہام کو دور کرے معدود سے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا یا موزوں سے جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا یا مکیل جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا یا ممسوح سے جیسے مَافِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا اور مفعول بہ وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ جان لو کہ یہ تمام منصوبات جملہ تمام ہونے کے بعد ہوتے ہیں اور جملہ فعل وفاعل کے ساتھ تمام ہو جاتا ہے اور اسی سبب سے کہتے ہیں اَلْمَنْصُوْبُ فُضْلَةٌ۔

(عدد) سے مراد (معدود) ہے کیونکہ عدد میں ابہام نہیں جیسے اَحَدَ عَشَرَ کہ دس اور بارہ کے درمیانی مرتبہ کا نام ہے جس کو اردو میں (گیارہ) کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ہاں (احد عشر) کا معدود باعتبار جنس مبہم ہے۔نہیں معلوم کہ وہ از قبیل درہم ہے یا کتاب یا ثوب وغیرہ۔جب (درھما) کہا تو وہ جنسی ابہام دور ہو گیا اور معلوم ہوا کہ معدود از جنس درہم ہے۔ اسی طرح (وزن) سے مراد (موزون) اور کیل سے مراد (مکیل) اور مساحت) سے مراد ممسوح۔ کہ ممسوح، مکیل، موزون میں باعتبار جنس ابہام ہے، نہیں معلوم کہ کس جنس سے ہے۔

جب (زَیْتًا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہو گیا کہ وہ موزون روغن زیتون ہے اور جب (بُـرًّا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہو گیا کہ وہ مکیل گندم ہے اور جب (مَسَحَابًا) کہا تو ابہام دور ہوا اور معلوم ہو گیا کہ وہ ممسوح ابر ہے (درہم) چاندی کا سکہ عرب میں رائج تھا جس کا وزن تین ماشے سرخ چاندی (رطل) ایک باٹ ہے اسی کے سیر سے سات چھٹانک روپیہ بھر اوپر اور قفیز ایک پیمانہ ہے جس میں اسّی سے تینتالیس سیر تین چھٹانک ایک روپیہ بھر غلہ آتا ہے۔(فضلة) بفتح (فا) اور بضم دونوں ہے بمعنیٰ (بچی کچھی چیز) منصوبات کو فضلہ بایں مناسبت کہتے ہیں کہ جملہ کی تمامیت میں ان کی طرف احتیاج نہیں کہ نہ مسند ہوتے ہیں نہ مسندالیہ جس کی طرف جملہ محتاج ہوا کرتا ہے اور جن کی جملہ کو ضرورت ہوتی ہے تو یہ بایں معنیٰ بچے کھچے ہوئے کو ضرورت سے زائد ہیں۔

ترکیب:

(عندی احد عشر درھما) کی ترکیب اوائل کتاب میں گذر گئی۔(عندی رطل زیتا) میں (عند) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیرا، کسرہ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مبنی بر سکون۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا۔(ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً۔اسم فاعل صیغہ واحد مذکر۔اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اسم فاعل اپنے اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم (رطل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ممیّز (زیتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس روغن زیتون سات چھٹانک روپیہ بھر ہے۔

(عندی) بترکیب سابق مفعول فیہ (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل، صیغہ تثنیہ مذکر۔ اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم۔ (قفیزان) مثنیٰ مرفوع بالف ممیّز (بُرًّا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے ملکر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس چھیاسی سیر چھ چھٹانک دو روپے بھر گندم ہے۔

(ما) مشابہ بلیس مبنی بر سکون ملغیٰ عن العمل بوجہ تقدم خبر (فی) حرف جار مبنی بر سکون (السماء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر ظرف مستقر ا ہوا ثابت مقدر کا۔ (ثابت) مفرد منصرف صحیح، مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر خبر مقدم۔ (قدر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (راحة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ممیّز۔ (سحابا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیّز اپنی تمیز سے ملکر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: آسمان میں ہتھیلی برابر ابر نہیں۔

(ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا) کی ترکیب گذر گئی۔(المنصوب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا (فضلة) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اسم منصوب زائد از ضرورت ہوتا ہے۔

تنبیہ ۱۴۱ تا ۱۴۲:

المصباح المنیر صفحہ ۱۰۶ میں اور مہر منیر صفحہ ۹۷ میں ہے کہ (عندی احد عشر درھما) اس میں درھما تمیز نے احد عشر کے عدد میں جو ابہام تھا اس کو رفع کر دیا۔

اقول:

یہ غلط ہے کہ عدد میں ابہام ہی کہاں تھا جو درھما نے رفع کر دیا۔ ہم بیان کر چکے ہیں کہ عدد سے مراد معدود ہے اور اسی میں باعتبار جنس ابہام ہے جس کو درھما نے دور کر دیا۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو کیا خبر۔

پھر اول نے اسی صفحہ ۱۰۶ پر اور دوم نے صفحہ ۹۸ پر (ما فی السمآء قدر راحة سحابا) کی ترکیب میں (ما) مشابہ بلیس باوجود تقدم خبر عامل قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ تقدم خبر سے عمل باطل ہو جاتا ہے۔

وجہ یہ کہ ما کے عمل کے واسطے ترتیب بھی شرط ہے کہ مرفوع مقدم اور منصوب مؤخر ہو تاکہ فرع یعنی (ما) کا مرتبہ اصل یعنی (لیس) سے پست رہے کہ اصل کے لئے یہ شرط نہیں الا بر قول بعض جو ترتیب کو شرط قرار نہیں دیتے لیکن یہ قول خلاف جمہور ہے جس سے یہ فاضلان دیوبند غافل ہیں۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب وہمی مُلّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل بدانکہ فاعل بر دو قسم است مظہر چوں ضَـرَبَ زَیْدٌ و مضمر بارز چوں ضَرَبْتُ و مستتر یعنی پوشیدہ چوں زَیْدٌ ضَرَبَ کہ فاعل ضَرَبَ هُوَ است در ضَرَبَ مستتر بدانکہ چوں فاعل مؤنث حقیقی باشد یا ضمیر مؤنث علامت تانیث در فعل لازم باشد چوں قَـامَـتْ هِـنْـدٌ و هِـنْـدٌ قَامَتْ اَیْ هِیَ و در مظہر مؤنث غیر حقیقی و در مظہر جمع تکسیر دو وجہ روا باشد چوں طَـلَـعَ الشَّـمْـسُ و طَـلَعَتِ الشَّمْسُ و قَالَ الرِّجَالُ و قَالَتِ الرِّجَالُ .

ترجمہ:

جان لو کہ فاعل دو قسم پر ہے۔ مظہر جیسے ضَـــرَبَ زَیْـدٌ اور مضمر بارز جیسے ضَـرَبْـتُ اور مضمر مستتر یعنی پوشیدہ جیسے زَیْـدٌ ضَـرَبَ کہ فاعل ضَـرَبَ کا هُـوَ ہے جو ضَـــرَبَ میں پوشیدہ ہے۔ جان لو کہ فاعل مؤنث حقیقی ہو یا ضمیر مؤنث تو علامت تانیث فعل میں لازم ہوتی ہے جیسے قَـامَـتْ هِـنْـدٌ اور هِـنْـدٌ قَـامَـتْ اَیْ هِـیَ اور مظہر مؤنث غیر حقیقی اور مظہر جمع تکسیر میں دو وجہ روا ہیں جیسے طَـلَـعَ الشَّـمْـسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور قَالَ الرِّجَالُ اور قَالَتِ الرِّجَالُ۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ جب فاعل مؤنث حقیقی ہو تو فعل کی تانیث لازم ہے۔ یہ حکم صحیح نہیں کیونکہ اہل عرب کا استعمال اس کے خلاف ہے، وہ بولتے ہیں (سَـارَ النَّـاقَةُ) اس میں (ناقہ) فاعل مؤنث غیر حقیقی ہے، پھر بھی فعل کو مؤنث نہیں لائے؟

جواب: یہاں پر مونث حقیقی سے مراد وہ جو نوع انسان سے ہو اور ناقہ مؤنث حقیقی تو ہے مگر نوع انسان سے نہیں۔ نظر برآں جب فاعل مؤنث حقیقی نوع انسان ہو تو فعل کی تانیث لازم ہوتی ہے۔

سوال: فاعل جب ضمیر مؤنث ہو تو بھی فعل کی تانیث لازم ہے اور اس ضمیر مؤنث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد ضمیر مؤنث حقیقی یا ضمیر مؤنث غیر حقیقی؟

جواب: عام مراد ہے خواہ مؤنث حقیقی کی طرف راجع ہونے والی ضمیر فاعل ہو یا مؤنث غیر حقیقی کی طرف راجع ہونے والی۔ دونوں صورت میں فعل کی تانیث لازم ہے۔

چنانچہ (قَامَتْ هِنْدٌ) مثال ہے اس فاعل مونث حقیقی کی جو نوع انسان سے ہے اور (هِنْدٌ قامَتْ) مثال ہے اس فاعل کی جو ضمیر ہے، راجع بسوئے مؤنث حقیقی از نوع انسان اور اس فاعل کی مثال جو ضمیر راجع بسوئے مؤنث غیر حقیقی یہ ہے اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ اس میں ضمیر فاعل (ھی) ہے جو راجع بسوئے (الشمس) اور وہ مونث غیر حقیقی ہے اور جب مونث غیر حقیقی فاعل ہو یا جمع تکسیر تو فعل کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہیں جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ اور طَلَعَتِ الشَّمْسُ یہ مؤنث غیر حقیقی کی مثال ہے اور جمع تکسیر کی مثال جیسے قَالَ الرِّجَالُ اور قَالَتِ الرِّجَالُ ۔ یہی حکم ہے جمع مؤنث سالم کا جیسے جَآءَ الْمُؤْمِنَاتُ اور جَآءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ.

سوال: اگر فاعل ضمیر ہو راجع بسوئے جمع تکسیر تو اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جمع تکسیر اگر عاقل کی ہے تو فعل کی تذکیر بضمیر (واوٌ) بھی جائز ہے جیسے اَلرِّجَالُ قَامُوْا اور تانیث بھی ضمیر واحد مؤنث جیسے اَلرِّجَالُ قَامَتْ ۔ اور جمع تکسیر اگر غیر عاقل کی ہے تو فعل کی تانیث بضمیر واحد مونث اور جمع مونث دونوں جائز جیسے اَلاَیَّامُ مَضَتْ اور اَلْاَیَّامُ مَضَیْنَ اور اگر مؤنث لفظی ایسا اسم ہے جس کو حیوان نر اور مادہ دونوں پر اطلاق کرتے ہیں جیسے حَمَامَةٌ کہ کبوتر اور کبوتری دونوں پر بولا جاتا ہے اور (نَمْلَةٌ) چیونٹی اور چیونٹے دونوں پر بولتے ہیں، پس اگر یہ فاعل واقع ہو تو فعل کی تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہے۔ خواہ اُس کا مصداق نر ہو یا مادہ جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ نَمْلَةٌ اور قَالَ نَمْلَةٌ بھی جائز۔ هذا والتفصیل فی المطولات۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی باریک بیں نظر

جلیل القدر تابعی حضرت قتادہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفے میں تشریف لائے۔ یہ سن کر لوگ جوق در جوق حاضر ہونے لگے تاکہ زیارت سے مشرف ہوں اور علوم کا استفادہ کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا (سَلُوْنِیْ مَاشِئْتُمْ) جو چاہو پوچھو۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضر تھے، جوانی کا عالم تھا، آپ نے ''نَـمْـلَةٌ'' کے متعلق سوال کیا کہ وہ نر تھی یا مادہ جس کو قرآن کریم نے سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں بیان فرمایا ہے اور جس نے تین میل کے فاصلے سے آپ کے لشکر کو دیکھ کر کہا تھا اے چیونٹیو! اپنے اپنے بل میں داخل ہو جاؤ، کہیں لشکر بے توجہی میں تمہیں کچل نہ ڈالے۔ اس پر حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ خاموش ہو گئے۔ پھر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا کہ وہ مادہ تھی، کسی نے کہا کہ آپ کو کہاں سے معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم سے بایں طور کہ فرمایا (قَـالَـتْ نَمْلَةٌ) اور (قَـالَ نَمْلَةٌ) نہ فرمایا۔

حالانکہ دونوں جائز ہیں (قال) سہ حرفی اور اقصر اور (قالت) چہار حرفی ہے اور اطول۔ تو اقصر کو ترک کر کے اطول کو اختیار کرنا اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ وہ مادہ تھی ورنہ اقصر اختیار کرنا چاہیئے تھا کہ خَیْرُ الْکَلَامِ مَاقَلَّ وَدَلَّ۔

سوال: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوا پر سفر فرماتے تھے، پھر چیونٹی کو کچل ڈالنے کا خطرہ کیوں ہوا؟

جواب: اس مقام پر وہ مع لشکر اترنے والے تھے اس لئے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ بے توجہی میں کچل نہ ڈالیں۔

سوال: چیونٹی کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ اس مقام پر اُتریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: اللہ عزوجل کے بتانے سے، اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ چیونٹی کو بھی علم غیب ہوتا ہے۔ جب چیونٹی کے لئے علم غیب ثابت ہے تو انبیاء کرام کے علم غیب میں کلام کرنا کس قدر بے عقلی اور کور باطنی ہے۔

تنبیہ ۱۴۳:

المصباح المنیر صفحہ ۱۰۵ میں ہے کہ اگر جمع تکسیر مؤنث ہو تو فاعل کی رعایت کرتے ہوئے فعل مؤنث ہی لایا جائے گا جیسے (قَالَتْ نِسْوَةٌ)

اقول:

یہ غلط ہے۔ نحو میر کے بھی خلاف ہے اور قرآن کریم کے بھی خلاف۔ نحو میر کے خلاف اس لئے کہ مصنف علیہ الرحمۃ نے مطلقاً مظہر جمع تکسیر میں دووجہ (تذکیر و تانیثِ فعل) جائز بتائی ہے، خواہ وہ جمع تکسیر مذکر کی ہو یا مؤنث کی اور قرآن کریم کے خلاف اس لئے کہ سورہ یوسف شریف میں ہے (وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ)

دیکھئے وہی (نسوۃ) جمع تکسیر فاعل ظاہر ہے اور فعل (قال) مذکر لایا گیا۔ نظر برآں یہ کہنا باطل ہوا کہ (فعل کو مؤنث ہی لایا جائے گا) معلوم ہوتا ہے کہ ان فاضل دیوبندیوں کو قرآن کریم کی تلاوت کا اتفاق نہیں ہوتا اور ہو بھی تو اتنی سمجھ کہاں جو نحو میر نہ سمجھے وہ سمجھ سکتا ہے حدیث و قرآں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب وہمی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

قسم دوم مجہول بدانکہ فعل مجہول بجائے فاعل مفعول بہ را برفع کند و باقی رانصب کند چوں ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِي دَارِهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَـادِيْبًـا وَالْخَشَبَةِ وفعل مجہول را فعل مالم یسم فاعلہ گویند و مرفوعش را مفعول مالم یسم فاعلہ گویند۔

دوسری قسم مجہول ۔ جان لو کہ فعل مجہول فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع کرتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب جیسے ضُـرِبَ زَيْـدٌ يَـوْمَ الْـجُـمُـعَةِ اَمَـامَ الْاَمِيْـرِ ضَـرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهٖ تَادِيْبًا وَالْخَشَبَةَ اور فعل مجہول کو فعل مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔

(جو فعل) فاعل کی طرف منسوب نہ ہو اُس کو (فعل مجہول) کہتے ہیں اور (فعل مالم یسم فاعلہ) بھی اور (مبنی للمفعول) بھی اور ایسے فعل کے مرفوع کو (مفعول مالم یسم فاعلہ) کہتے ہیں (نائب فاعل) بھی۔

سوال: کیا مفعول بہ کے سوا اور مفعولات بھی نائب فاعل ہوتے ہیں؟

جواب: مفعولات پانچ ہیں ان میں سے مفعول مطلق تاکید، مفعول لہ، مفعول معہ نائب فاعل نہیں ہوتے۔ مفعول مطلق نوعی، مفعول مطلق عددی، مفعول فیہ زمانی معین، مفعول فیہ مکانی معین نائب فاعل ہو سکتے ہیں لیکن اس وقت جبکہ کلام میں مفعول بہ نہ ہو ورنہ نائب فاعل ہونے کے لئے وہ متعین ہے جیسے (ضُـرِبَ ضَرْبٌ شَدِيْدٌ يَوْمَ الْـجُـمُـعَةِ اَمَامَ الْاَمِيْرِ) اس مثال میں مفعول بہ نہیں لہذا مفعول مطلق نوعی کو نائب فاعل بنایا گیا۔

ترجمہ: شدید مار ماری گئی جمعہ کے دن امیر کے سامنے۔

(ضُـرِبَ ضَـرْبَةٌ يَـوْمَ الْـجُـمُـعَةِ اَمَـامَ الْاَمِيْرِ) اس میں مفعول مطلق عددی کو نائب فاعل بنایا گیا۔

ترجمہ:

ایک مار ماری گئی جمعہ کے دن امیر کے سامنے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضُرِبَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا) اس میں مفعول فیہ زمانی معین کو نائب فاعل بنایا گیا۔

ترجمہ: یوم جمعہ کو بضرب شدید امیر کے سامنے مارا گیا۔
یعنی یوم جمعہ میں امیر کے سامنے ضرب شدید واقع ہوئی۔

(ضُرِبَ اَمَامَ الْاَمِیْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ضَرْبًا شَدِیْدًا) اس میں مفعول فیہ مکانی معین کو نائب فاعل بنایا۔

ترجمہ: جمعہ کے دن بضرب شدید امیر کے سامنے مارا گیا۔
یعنی جمعہ کے دن ضرب شدید امیر کے مواجہہ میں واقع ہوئی۔

سوال: آپ نے مفعول فیہ زمانی اور مکانی میں (معین) کی قید کیوں بیان کی؟

جواب: اس لئے کہ غیر معین نائب فاعل نہیں ہوتا جیسے (حین) اور (مکان) چنانچہ (ضُرِبَ حِیْنٌ) یا (ضُرِبَ مَکَانٌ) نہ کہا جائے گا۔

سوال: مفعول بہ کی دو قسم ہیں۔

اول مفعول بہ بلا واسطہ جیسے (ضَرَبْتُ زَیْدًا) میں (زَیْدًا) دوم مفعول بہ بواسطہ جیسے (مَرَرْتُ بِزَیْدٍ) میں (زید) تو کیا دونوں مفعول بہ نائب فاعل ہو سکتے ہیں یا صرف اول؟

جواب: دونوں نائب فاعل ہوتے ہیں چنانچہ جب مفعول بہ بواسطہ کو نائب فاعل بنایا جائے تو یوں کہیں گے (مُرَّ بِزَیْدٍ) اس میں (زید) نائب فاعل ہے جو لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع۔ مخفی نہ رہے کہ ہیچو قسم مسائل اس کتاب میں بیان کرنے کے لائق نہیں کیونکہ آج کل کے پڑھنے والے متحمل نہ ہو سکیں گے۔ لیکن دیوبندی مت جُدا ہے۔

یہ فاضلان دیوبند ابتدائے کتاب سے ایسے مسائل بیان کرتے چلے آرہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور وہ بھی غلط۔ نظر برآں طلبہ کو گمراہی سے بچانے کے لئے ہم نے بھی اب تک مجبوراً بیان کئے اور کریں گے۔

ترکیب:

جملہ مذکورہ میں (ضُرِبَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً نائب فاعل (یوم) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الجمعة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ زمانی۔

(امام) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (الامیر) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ مکانی (ضربا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (شدیدا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ، صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول مطلق نوعی۔

(فی) حرف جار مبنی بر سکون (دار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف۔

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ۔ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے الامیر۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو۔

(تادیبا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول لہ (واؤ) بمعنی (مع) مبنی بر فتح۔ (الخشبة) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول معہ، فعل اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ زمانی، مفعول فیہ مکانی، مفعول مطلق نوعی، ظرف، مفعول لہ، مفعول معہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید پر شدید مار پڑی لکڑی سے جمعہ کے دن امیر کے سامنے، امیر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر میں ادب سکھانے کے لئے۔

تنبیہ ۱۴۴ تا ۱۴۸:

المصباح المنیر صفحہ ۱۰۹ میں، مہر منیر صفحہ ۱۰۰ میں بالفاظ مختلف ہے۔لیکن اگر جملہ میں مفعول بہ موجود نہ ہو مگر دیگر مفاعیل موجود ہوں تو جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بنا کر مرفوع کیا جاسکتا ہے کسی خاص مفعول کی کوئی تخصیص نہیں ہے جیسے ذُهِبَ بِزَيْدٍ اَمَامَ الْاَمِيْرِ ذِهَابًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ زید کو جمعہ کے دن امیر کے سامنے اچھی طرح لے جایا گیا۔اس مثال میں مفعول بہ موجود نہیں البتہ مفعول فیہ (ظرف مکان) مفعول مطلق اور دوسرا مفعول فیہ (ظرف زمان) موجود ہیں۔اس لئے جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بنا کر مرفوع پڑھا جاسکتا ہے۔

اقول:

یہ سب خرافات اور نافہمی پر مبنی ہے۔اولا اس لئے کہ جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل نہیں بنا سکتے کیونکہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ مفعول مطلق تاکیدی، مفعول لہ، مفعول معہ نائب فاعل نہیں بنائے جاتے ہیں۔چنانچہ اخیرین کے متعلق خود اسی کتاب نحومیر کی اگلی فصل میں آرہا ہے لیکن ان فاضلان دیوبند کو نحومیر یاد ہی نہیں۔ثانیا اس لئے کہ یہ کہاں کہ اس مثال میں مفعول بہ موجود نہیں، باطل ہے کیونکہ بزید میں زید مفعول بہ بالواسطہ تھا جو اس مثال میں نائب فاعل ہے۔اب اُس کے نائب فاعل ہوتے ہوئے دوسرے کو نائب فاعل کس طرح بنایا جاسکتا ہے کیا نائب فاعل دو ہوگے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

ثالثا اس لئے کہ مثال مذکور کے مفاعیل کے متعلق یہ عام حکم کہ جس مفعول کو جی چاہے نائب فاعل بنا کر مرفوع پڑھا جاسکتا ہے صحیح نہیں کہ ان مفاعیل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ذھابا) مفعول مطلق تاکیدی ہے جو نائب فاعل نہیں بن سکتا کما فی الرضی۔

رابعا اس لئے کہ اس مفعول مطلق تاکیدی کا یہ ترجمہ کہ (اچھی طرح لے جایا گیا) بھی غلط ہے کیونکہ یہ ترجمہ مفعول مطلق نوعی کا ہے۔ کما مر۔

خامسا اول نے مثال کتاب میں واقع (فی دارہ) کی ضمیر مضاف الیہ کا مرجع (زید) کو قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے، اولا ثانیا اس لئے کہ امیر اپنے گھر بلوا کر پٹوایا کرتا ہے، خود کسی کے یہاں اس کام کے لئے نہیں جایا کرتا۔ اسلئے کہ مرجع ضمیر اقرب ہوتا ہے اور اقرب (زید) نہیں۔

مگر ان فاضلان دیوبند میں اتنی سوجھ بوجھ نہیں ہے۔ بالیقین سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل:

فعل متعدی بر چہار قسم است اوّل متعدی بیک مفعول چوں ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا دوم متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد چوں اَعْطٰی و آنچہ در معنٰی او باشد چوں اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا واینجا اَعْطَیْتُ زَیْدًا نیز جائز ست سوم متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا نباشد وایں در افعال قلوب است چوں عَلِمْتُ وظَنَنْتُ وحَسِبْتُ وخِلْتُ وزَعَمْتُ ورَاَیْتُ ووَجَدْتُّ چوں عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا وظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا چہارم متعدی بسہ مفعول چوں اَعْلَمَ واَرٰی واَنْبَأَ واَخْبَرَ وخَبَّرَ ونَبَّأَ وحَدَّثَ چوں اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا بدانکہ ایں ہمہ مفعولات مفعول بہ اند ومفعول دوم در باب عَلِمْتُ ومفعول سوم در باب اَعْلَمْتُ ومفعول لہٗ ومفعول معہٗ را بجائے فاعل نتوانند نہاد ودیگر ہارا شاید ودر باب اَعْطَیْتُ مفعول اوّل بمفعول مالم یسم فاعلہ لائق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تر باشد از مفعول دوم۔

ترجمہ:

جان لو کہ فعل متعدی چار قسم پر ہے۔پہلی قسم متعدی بیک مفعول جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

دوسری متعدی بدو مفعول کہ (اسکے) ایک مفعول پر اکتفاء جائز ہے جیسے اَعْطٰی اور وہ فعل جو اسکے معنیٰ میں ہو جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْھَمًا اور اس مثال میں اَعْطَیْتُ زَیْدًا بس جائز ہے۔

تیسری متعدی بدو مفعول کہ (اس کے) ایک مفعول پر اکتفاء جائز نہ ہو اور یہ حکم افعال قلوب میں ہے۔عَلِمْتُ اور ظَنَنْتُ اور حَسِبْتُ اور خِلْتُ اور زَعَمْتُ اور رَاَیْتُ اور وَجَدْتُّ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا و ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا۔

چھوتھی متعدی بسہ مفعول جیسے اَعْلَمَ اور اَرٰی اور اَنْبَأَ اور اَخْبَرَ اور خَبَّرَ اور نَبَّأَ اور حَدَّثَ جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا۔جان لو کہ یہ سب مفاعیل مفعول بہ ہیں اور مفعول دوم کو باب اَعْلَمْتُ کے اور مفعول سوم کو باب اَعْلَمْتُ کے اور مفعول لہ اور مفعول معہ کو فاعل کے قائم مقام نہیں کر سکتے اور دوسروں کے لئے یہ حکم درست ہے اور باب اَعْطَیْتُ کا مفعول اول مالم یسم فاعلہ بننے کے لئے زیادہ لائق ہے مفعول دوم سے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا (چوں اعطیٰ وآنچہ در معنیٰ او باشد) یعنی وہ فعل جو (اعطیٰ) کے معنیٰ میں ہو، اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: فعل کے (اعطیٰ) کے معنیٰ میں ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ فعل (اعطی) کی طرح متعدی بدو مفعول ہو اور اس کے دونوں مفعول ایک دوسری کے مغائر ہوں کہ ایک کا دوسرے پر حمل صحیح نہ ہو جیسے (اَعْطٰی) کے دونوں مفعول کا آپس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حمل صحیح نہیں ہوتا۔ مثال کتاب میں (اَعْطَیْتُ) کا ایک مفعول (زَیْدًا) ہے اور دوسرا (دِرْھَمًا) ان کا آپس میں حمل صحیح نہیں چنانچہ یوں نہیں کہہ سکتے (زَیْدٌ دِرْھَمٌ) اور اس فعل کی مثال جو (اَعْطٰی) کے معنیٰ میں ہو (کَسَوْتُ) ہے کہ یہ بھی متعدی بدو مفعول ہے جیسے (کَسَوْتُ زَیْدًا ثَوْبًا اور اسکے دونوں مفعول ایک دوسرے کے مغائر ہیں کہ ایک کا دوسرے پر حمل درست نہیں۔ چنانچہ یوں نہیں کہہ سکتے زَیْدٌ ثَوْبٌ جیسے زَیْدٌ دِرْھَمٌ نہیں کہہ سکتے۔

سوال:

مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں پر صرف مفعول لہ اور مفعول معہ کے متعلق بیان فرمایا کہ یہ نائب فاعل نہیں ہوتے۔ اب مفعول بہ کے علاوہ دو رہ گئے۔ مفعول معہ کے سوا باقی مفعولات کو فاعل کی جگہ رکھ سکتے ہیں اور باقی یہی دو رہے تو مفعول فیہ اور مطلق دونوں کو فاعل کی جگہ رکھنا صحیح ہوا اور مفعول مطلق میں تعمیم ہے کہ وہ تاکیدی ہو یا نوعی یا عددی۔ پھر آپ نے کیسے کہہ دیا کہ مفعول مطلق تاکیدی نائب فاعل نہیں ہوتا؟

جواب: یہاں پر دیگر ہا سے مراد مفعول فیہ اور مفعول مطلق مطلق نوعی اور مفعول مطلق عددی ہیں چونکہ یہ کتاب ابتدائی ہے اس لئے تفصیل بیان نہیں فرمائی۔

ترکیب:

مثال کتاب میں (اَعْطَیْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم ،اس میں (تَا) ضمیر مرفوع متصل بارز مرفوع محلا مبنی بر ضم (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول (درھما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ دوم فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے زید کو ایک درہم دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا) اس میں (عَلِمْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون، صیغہ واحد متکلم، اسمیں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول (فاضلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (زیدا) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم۔ ھکذافی الفوائد الشافیۃ۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے زید کو فاضل جانا۔

لیکن (فاضلا) کو فاعل کے ساتھ ملا کر مفعول بہ قرار دینے پر یہ اعتراض واقع ہوگا کہ مفعول بہ اسم ہوتا ہے اور اس میں افراد معتبر ہے کہ جز ولفظ جزو معنیٰ پر دلالت نہ کرے اور (فاضلا) فاعل کے ساتھ مرکب ہے تو اس کو مفعول بہ بنانا درست نہیں۔ نظر برآں اگر (فاضلا) کو فاعل کے ساتھ ملا کر موصوف مقدر (رجلا) کی صفت قرار دیا جائے تو یہ اعتراض مذکور وارد نہ ہوگا۔

ھذامایحظر بالبال واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال.

(ظننت) فعل ماضی معروف مبنی برسکون، صیغہ واحد متکلم، اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی برضم (زیدا) بترکیب سابق مفعول بہ اول (عالما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، محلا مبنی بر فتح، راجع بسوئے زیدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ دوم۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے زید کو عالم گمان کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر بھی وہی اعتراض اور وہی جواب (اَعْلَمَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا (زیدا) بترکیب سابق مفعول بہ اول (عمروا) بترکیب معلوم مفعول بہ دوم۔
(فاضلا) مفرد منصرف صحیح لفظا اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے (عمروا) اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر مفعول بہ سوم، فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے زید کو بتایا کہ عمر فاضل ہے۔

اس پر بھی وہی اعتراض اور وہی جواب۔

فصل بدانکہ افعالِ ناقصہ ہفدہ اند کَانَ وصَارَ وَظَلَّ وبَاتَ واَصْبَحَ واَضْحٰی واَمْسٰی وعَادَ واٰضَ وغَدَا ورَاحَ ومَازَالَ ومَاانْفَکَّ ومَابَرِحَ ومَافَتِیَٔ ومَادَامَ ولَیْسَ ایں افعال بفاعل تنہا تمام نشوند ومحتاج باشند بخبرے بدین سبب ایشاں را ناقصہ گویند ودر جملۂ اسمیہ روند ومسند الیہ را بر رفع کنند ومسند را بنصب چوں کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ومرفوع را اسم کَانَ گویند ومنصوب را خبر کَانَ وباقی را برین قیاس کن بدانکہ بعضے ازین افعال در بعضے احوال بفاعل تنہا تمام شوند چوں کَانَ مَطَرٌ شد باران بمعنٰی حَصَلَ واورا کَانَ تامّہ گویند وکَانَ زائدہ نیز باشد۔

ترجمہ:

جان لو کہ افعال ناقصہ سترہ ہیں۔ کَانَ اور صَارَ اور ظَلَّ اور بَاتَ اور اَصْبَحَ اور اَضْحٰی اور اَمْسٰی اور عَادَ اور اٰضَ اور غَدَا اور رَاحَ اور مَازَالَ اور مَاانْفَکَّ اور مَابَرِحَ اور مَافَتِیَٔ اور مَادَامَ اور لَیْسَ۔
یہ افعال اکیلے فاعل کے ساتھ تمام نہیں ہوتے اور محتاج ہوتے ہیں خبر کے ۔اسی سبب سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو رفع کرتے ہیں اور مسند کو نصب جیسے كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا اور مرفوع کو اسم کان کہتے ہیں اور منصوب کو خبر کان اور باقی کو اسی پر قیاس کرلو۔ جان لو کہ ان افعال میں سے بعض افعال بعض حالتوں میں اکیلے فاعل کے ساتھ تمام ہو جاتے ہیں جیسے كَانَ مَطَرٌ بارش ہوئی۔ یہ بمعنیٰ حصل ہے اور اس کو کان تامہ کہتے ہیں اور کان زائدہ بھی ہوتا ہے۔

(عَادَ) فعل ناقص بمعنیٰ (صَارَ) آتا ہے جیسے عَادَ زَيْدٌ غَنِيًّا۔ زید مالدار ہو گیا۔

اور عَادَ فعل تام بھی ہے بمعنیٰ (رَجَعَ) جیسے عَادَ زَيْدٌ، زید لوٹ گیا۔ آیت کریمہ:

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ اَرْضِنَا اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا

میں (لَتَعُوْدُنَّ) مضارع اسی (عاد) ناقص کا ہے۔ دیوبندی امت کے حکیم الامت معنوی مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور ہندی دیوبندی صاحبان کے شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند وغیرہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ کرنے والوں سے اس مقام پر خطائے عظیم صادر ہوئی کہ اس (لَتَعُوْدُنَّ) کو (عَادَ) فعل تام کا مضارع سمجھ کر فعل تام کا ترجمہ کر گئے۔ جس سے رسولوں پر کفر کی تہمت لگ گئی، حالانکہ یہ پاک ہستیاں کفر سے اجماعاً منزہ ہوتی ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو تھانوی صاحب کا ترجمہ یہ ہے (اور ان کفار نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ) اس پھر آجاؤ سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ وہ رسول پہلے کفار کے مذہب پر تھے اور ان کا مذہب کفری تھا۔ معاذ اللہ۔

تف بریں ترجمہ ناپاک وبریں گندہ خیال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دیوبندی شیخ الہند صاحب کا ترجمہ یہ ہے (اور کہا کافروں نے اپنے رسولوں کو کہ ہم نکال دیں گے تم کو اپنی زمین سے یا لوٹ آؤ ہمارے دین میں) اس (لوٹ آؤ) سے بھی یہی مفہوم تو ہوا کہ رسول پہلے ان کے دین میں تھے اور ان کا دین کفری تھا۔ تو رسول پہلے کفری دین میں تھے۔ معاذ اللہ۔

خاکش بدہن

یہ خطائے عظیم ان سے کیوں سرزد ہوئی؟ اس لئے کہ ان حضرات کو نحومیر مستحضر نہ تھی نیز یہ صاحبان رسول کو اپنا جیسا بشر سمجھتے تھے جیسے کہ کافروں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ ترجمہ وہ ہے جو مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے فرمایا وہ یہ ہے (اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم ضرور تمہیں اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین پر ہو جاؤ)۔

ناظرین! اسی پر بس نہیں ان دو صاحبان نے اپنے ترجمے میں خداوند قدوس کو بھی نہیں چھوڑا، اُس ذات پاک پر بھی جہل کا دھبا لگا گیے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو پارہ سیقول میں آیت کریمہ:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ.

کا ترجمہ تھانوی صاحب نے بایں الفاظ کیا ہے (اور جس سمت قبلہ آپ رہ چکے ہیں یعنی بیت المقدس میں وہ تو محض اس مصلحت کے لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون رسول اللہ ﷺ کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے کو ہٹتا جاتا ہے) اُس (ہم کو معلوم ہو جائے) سے مفہوم ہوتا ہے کہ پہلے سے معلوم نہ تھا بیت المقدس کو قبلہ مقرر کرنے سے معلوم ہوا کہ فلاں نے رسول کی پیروی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فلاں نے گریز کیا۔ استغفر اللہ۔

اور شیخ الہند نے بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے (اور انہیں مقرر کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کہ کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا اُلٹے پاؤں) اس معلوم کریں سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ کہ مقرر کرنے سے پہلے معلوم نہ تھا۔ مقرر کرنے کے بعد معلوم ہوا اور جب مقرر کرنے سے پہلے معلوم نہ تھا تو علم کی نفی ہوگئی اور علم کی نفی کہتے ہیں جہل کو، تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ان دونوں صاحبوں کے نزدیک اللہ عزوجل پہلے متصف بالجہل تھا۔ قبلہ مقرر کرنے کے متصف بالعلم ہوا۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم. وسبحان اللہ عما یصفانہ من الجھل الذمیم.

اس خطائے قبیح تر کا صدور کیوں ہوا۔ اس لئے کہ دیوبندی صاحبان اللہ عزوجل کو بھی اپنا جیسا سمجھتے ہیں بایں معنیٰ کہ تمام وہ عیوب اور تمام وہ قبائح جن کے ساتھ یہ متصف ہوسکتے ہیں جیسے ظلم وستم، کذب وغداری، فریب وبدکاری وغیرہ، اللہ عزوجل بھی ان کے ساتھ متصف ہوسکتا ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ یہ تو ان عیوب کے ساتھ متصف ہوتے رہتے ہیں اور وہ متصف ہوسکتا ہے ہوتا نہیں۔ اور اس فرق کی وجہ یہ کہ جیسے اللہ عزوجل متصف ہوسکتا ہے، ہوتا نہیں، اگر یہ بھی متصف ہوسکتے ہوں ہوتے نہ ہوں تو دونوں برابر ہوجائیں اور برابری باطل تو یہ فرق لابدی ہوا۔

تیر بر جاہ انبیاء انداز
طعن در حضرات الٰہی کن
بے ادب زی وآنچہ دانی گو
بیحیا باش و ہرچہ خواہی کن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور (کان) زائدہ بھی ہوتا ہے اور زائدہ اُس کو کہتے ہیں جس کا عدم معنیٰ مقصود کے لئے مخل نہ ہو، یہ درمیان کلام میں ہوتا ہے، اول میں نہیں جیسے اس آیت کریمہ میں (كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا)

ترجمہ: ہم کیسے بات کریں اس سے جو پالنے میں بچہ ہے۔

اس کی تفصیل البشیر الکامل میں ملاحظہ ہو۔

ترکیب:

(کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص، صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم، (قائما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم فاعل اپنے فاعل ملکر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید کھڑا تھا۔

(کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل تام، صیغہ واحد مذکر غائب (مطر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بارش ہوئی۔

تنبیہ ۱۴۹ تا ۱۵۴:

المصباح المنیر صفحہ ۱۱۴ میں اور مہر منیر صفحہ ۱۰۴ میں فعل ناقص کی تعریف بایں طور کی ہے کہ (فعل ناقص ایسے فعل کو کہتے ہیں جو اپنے فاعل کے لئے اپنے مصدر کے علاوہ کوئی دوسری صفت ثابت کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہوں) پھر فعل تام کی تعریف بایں طور کہ (فعل تام اس کو کہتے ہیں کہ وہ اپنے فاعل کے لئے اپنے مصادر کی صفات کو ثابت کرتے ہیں چنانچہ ضَرَبَ زَيْدٌ اپنے فاعل یعنی زید کے لئے صفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرب ثابت کرتا ہے)۔

اقول:

فعل تام کی یہ تعریف غلط ہے کیونکہ فعل تام خود مصدری فاعل کے لئے ثابت ہوتا ہے نہ مصدر کی صفت چنانچہ (ضَرَبَ زَیْدٌ) میں (ضَرَبَ) فعل تام ہے زید کے لئے، اُس مصدر (ضَرْب) کا اثبات ہوا نہ ضرب مصدر کی صفت کا۔

پھر فاضل دیوبند نمبر اول کی اردوئے معلی ملاحظہ ہو کہ ناقص اور تام کی تعریف مذکور میں فعل مفرد کے لئے وضع کئے گئے ہوں اور ثابت کرتے ہیں صیغہ جمع استعمال کئے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو پرائمری اسکول میں پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔

پھر فاضل دیوبند نمبر دوم نے صفحہ ۱۰۵ پر (مَا انْفَکَّ) کی مثال پیش کی ہے (مَا انْفَکَّ بَکْرٌ بَلَدَهُ) بایں ترجمہ کہ (بکر اپنے شہر سے جدا ہوا) جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فاضل دیوبند (ما انفک) فعل ناقص کے معنیٰ نہیں سمجھے۔ اسی واسطے غلط مثال پیش کر دی۔ غلط اسلئے کہ (ما انفک) فعل ناقص کی خبر اُس کے اسم پر محمول ہوا کرتی ہے اور مثال مذکور میں (بکر) اسم ہے اور (بلده) خبر، جس کا اسم پر حمل درست نہیں۔ اور معنیٰ نہ سمجھنا اس لئے کہ یہ فعل ناقص اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے اسم کے لئے اسکی خبر کا ثبوت بالاستمرار ہے۔ جب سے اسم خبر کے ساتھ متصف ہوا جیسے ما انفک بکر فاضلا کے معنیٰ ہیں بکر کے لئے فضیلت کا ثبوت مستمر ہے یعنی جب سے فضیلت کے ساتھ متصف ہوا اُس وقت سے اب تک فضیلت کے ساتھ موصوف ہے۔ اگر یہ معنیٰ سمجھے ہوتے تو مثال مذکورہ نہ پیش کرتے۔ پھر اول نے صفحہ ۱۱۵ پر اور دوم نے صفحہ ۱۰۶ پر (اِجْلِسْ مَادَامَ شَاهِدٌ جَالِسًا) پیش کی ہے اور دوم نے (اِجْلِسْ مَادَامَ زَیْدٌ جَالِسًا) اور ترکیب یوں کی ہے: اجلس فعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بافاعل، مادام فعل ناقص، شاھد یازید اس کا اسم، جالسا خبر، فعل ناقص با اسم وخبر جملہ فعلیہ یا جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ظرف فعل اجلس کا۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یہ سب ازقبیل خرافات ہے۔ اولا اس لئے کہ ترکیب میں یہ کہنا کہ مادام فعل ناقص، غلط ہے۔ کیونکہ اس میں ما مصدریہ ہے اور دام فعل ہے، پورا فعل ناقص نہیں۔ ثانیا اس لئے کہ (جالسا) اسم فاعل کو بدون ضم فاعل خبر قرار دینا غلط ہے کما مر۔ اور یہ غلطی ان فاضلان دیوبند سے بکثرت واقع ہوئی ہے۔ ہم نے بعض مقامات پر اس کا ذکر کیا ہے۔ متروکہ مقامات کو اسی پر قیاس کرلیا جائے۔ ثالثا اس لئے کہ یہ کہنا (جملہ فعلیہ یا جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مفرد ظرف فعل اجلس کا) نیز غلط ہے کیونکہ جملہ بتاویل مفرد ظرف نہیں ہوتا۔ اس کی صحیح ترکیب یوں ہے:

(اِجْلِسْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اسمیں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ما) مصدریہ مبنی بر سکون موصول حرفی۔

(دام) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب (شَاهِدٌ) یا (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم۔

(جالسا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا، اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلے سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر مضاف الیہ ہوا (وقت) مضاف مقدر کا مجرور محلا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: بیٹھو زید کے بیٹھے رہنے تک۔

پھراول نے صفحہ ۱۱۶ پر آیت کریمہ:

(كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا) کا ترجمہ کیا ہے (بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہے) یہ بھی غلط ہے۔

کہ (مہد) کے معنیٰ (گود) نہیں (مَہد) پالنے کو کہتے ہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل:

بدانکہ افعال مقاربہ چارست عَسٰی و کَادَ و کَرَبَ و اَوْشَکَ و این افعال در جملۂ اسمیہ روند چوں کَانَ اسم را برفع کنند و خبر را بنصب الّا آنکہ خبر اینہا فعل مضارع باشد باَنْ چوں عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ یا بے اَنْ چوں عَسٰی زَیْدٌ یَّخْرُجُ وشاید کہ فعل مضارع باَنْ فاعل عَسٰی باشد و احتیاج بخبر نیفتد چوں عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ در محل رفع بمعنیٰ مصدر۔

جان لو کہ افعال مقاربہ چار ہیں، عَسٰی اور کَادَ اور کَرَبَ اور اَوْشَکَ۔ اور یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جیسے کَانَ اسم کو رفع کرتے ہیں اور خبر کو نصب۔ لیکن ان کی خبر فعل مضارع ہوتی ہے۔ اَنْ کے ساتھ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ یا بغیر اَنْ جیسے عَسٰی زَیْدٌ یَّخْرُجُ۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ فعل مضارع مع اَنْ عَسٰی کا فاعل ہو اور احتیاج خبر کی نہ پڑے جیسے عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ۔ یہ مضارع مع اَنْ محل رفع میں ہے بمعنیٰ مصدر ہو کر۔

بر مذہب جمہور افعال مقاربہ میں افعال ناقصہ کی طرح ہیں لیکن ان میں یہ قید ہے کہ ان کی خبر فعل مضارع باَنْ یا بدون اَنْ ہوتی ہے اور افعال ناقصہ اس قید کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مقید نہیں۔ اسی واسطے ان کو مصنف علیہ الرحمۃ نے افعال ناقصہ کے بعد بیان فرمایا۔ ان چاروں کو افعال مقاربہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ چاروں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ خبر کا حصول اسم کے لئے قریب ہے۔ پھر حصول قرب کی تین قسم ہیں۔ اول یہ کہ حصول خبر کا قرب باعتبار متکلم ہو۔ اسکے لئے (عَسٰی) آتا ہے۔ دوم یہ کہ حصول خبر کا قرب باعتبار جزم متکلم ہو، اس کے لئے (کَاد) آتا ہے۔ سوم یہ کہ متکلم کو اس بات پر جزم ہو کہ فاعل نے تحصیل خبر شروع کردی۔ اس کے لئے (کَرُبَ) اور (اَوْشَکَ) آتے ہیں اور انہیں کے ہم معنیٰ تین اور بھی ہیں: جَعَلَ اور طَفِقَ اور اَخَذَ، جن کو مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر نہیں فرمایا۔

ترکیب:

مثال کتاب میں (عَسٰی) فعل مقاربہ مبنی بر فتح مقدر۔ (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (ان) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر خبر منصوب محلاً۔ فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: امید ہے کہ زید عنقریب نکلے گا۔

(عسٰی) بترکیب سابق فعل مقاربہ (زید) بترکیب سابق اسم (یخوج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح، راجع بسوئے اسم، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر منصوب محلاً۔ فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عَسٰی) بترکیب سابق (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یخرج) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب۔

(زیــــد) بترکیب معلوم، فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر فاعل مرفوع محلاً، فعل مقاربہ اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: امید ہے کہ زید کا نکلنا قریب ہوا۔

تنبیہ۱۵۵:

المصباح المنیر صفحہ ۱۱۷، اور مہر منیر صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸ میں (عســـیٰ زیــدان یخروج) اور عسی ان یخرج زید) کی ترکیب بایں طور کی ہے کہ (یخرج) کو فاعل کے ساتھ ملا کر بتاویل مفرد قرار دیا ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے اور غلطی اس پر مبنی ہے کہ ماقبل میں عبارت نحو میر کا مطلب نہیں سمجھا کما مر۔ فعل مضارع بغیر اَنْ کے تاویل میں مفرد کے نہیں ہوتا ہے بلکہ اَنْ کا صلہ ہوکر مجموعہ بتاویل مفرد ہوتا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلا
حال طفلاں زبوں شدہ ہست

فصل:

بدانکہ افعال مدح وذم چہار است نِعْمَ و حَبَّذَا برائے مدح وبِئْسَ و سَاءَ برائے ذم وہرچہ مابعد فاعل باشد آن را مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم گویند و شرط آنست کہ فاعل معرف بلام باشد چوں نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ یا مضاف بسوئے معرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلام باشد چوں نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ یا ضمیر مستتر ممیز بنکرۂ منصوبہ چوں نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ فاعل نِعْمَ هُوَ است مستتر در نِعْمَ و رَجُلًا منصوب است بر تمییز زیرا کہ هُوَ مبہم ست وحَبَّذَا زَيْدٌ حَبَّ فعل مدح است وذَا فاعل او وزَيْدٌ مخصوص بالمدح وہمچنیں بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وسَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو۔

جان لو کہ مدح وذم کے افعال چار ہیں۔ نِعْمَ اور حَبَّذَا مدح کے لئے ہیں اور بِئْسَ اور سَاءَ ذم کیلئے۔ اور جو اسم ان کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں اور ما سوائے حبذا کی شرط یہ ہے کہ فاعل معرف بلام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ یا مضاف ہو معرف باللام کی طرف جیسے نعم صاحب القوم زید یا فاعل ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ جیسے نِعْمَ رَجُلًا زید، اس میں فاعل نعم کا ھو جو پوشیدہ ہے نعم میں اور رجلا منصوب ہے۔ بنا بریں تمیز اس لئے کہ ھو مبہم ہے اور حَبَّذَا زَيْدٌ۔ حب فعل مدح ہے اور ذا فاعل، اس کا اور زید مخصوص بالمدح اور اسی طرح بِئْسَ الرجل زید اور ساء الرجل عمرو۔

ترکیب:

(نعم الرجل زید) یہ فاعل کے معرف باللام ہونے کی مثال ہے۔ (نعم) فعل مدح مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، مرفوع محلا۔ (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: خوب سے مراد ہے زید۔

(نعم) فعل مدح مبنی بر فتح (صاحب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (القوم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیہ سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم، مرفوع محلا (زید) بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: خوب مصاحب قوم ہے زید۔

یہ فاعل کے بسوئے معرف باللام مضاف ہونے کی مثال ہے۔

(نعم) فعل مدح مبنی بر فتح، صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ممیز (رجـــلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز، ممیز اپنی تمیز سے ملکر فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلا (زیـــد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یہ فاعل کے ضمیر مستتر ممیز بنکرۂ منصوبہ ہونے کی مثال ہے۔

(حَبَّ) فعل مدح مبنی بر فتح (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون فاعل مرفوع محلا۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم۔ (زیـد) بترکیب سابق مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ: خوب ہے یہ زید۔

(بِئسَ) فعل ذم مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلا، (زیـد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: برا ہے زید۔

(سَاءَ) فعل ذم مبنی بر فتح (الرجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، فعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم مرفوع محلا، (عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بُرا ہے مرد عمرو۔

اسی طرح (بِئْسَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ) اور (بِئْسَ رَجُلًا زَيْدٌ) اور (سَاءَ صَاحِبُ الْقَوْمِ عَمْرٌو) اور (سَاءَ رَجُلًا عَمْرٌو) اور ان کی ترکیب بھی سابق کی طرح۔

تنبیہ ۱۵۶ تا ۱۶۱:

المصباح المنیر صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹، اور مہر منیر صفحہ ۱۰۹، ۱۱۰ میں نمبر دادہ اول پانچ مثالوں کی ترکیب کی ہے اور چھٹی مثال کی ترکیب ترک کردی، اس پر کوئی گرفت نہیں کی جاسکتی لیکن ترکیب دونوں صاحبان نے غلط کی ہے۔ چنانچہ اول صاحب نے اول مثال کی ترکیب میں (نِعْمَ الرَّجُلُ) کو خبر مقدم اور (زَيْدٌ) کو مبتدائے مؤخر قرار دے کر فرمایا (مبتدا و خبر جملہ انشائیہ ہوا) اور دوسرے صاحب نے فرمایا (مبتدا خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا)۔

اقول:

یہ سب غلط ہے جس پر مبتدی ہنستے ہیں۔ اولا اس لئے کہ یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے، انشائیہ نہیں۔ انشائیہ تو اس جملہ کی خبر ہے۔ چنانچہ محرم آفندی جلد دوم صفحہ ۴۱۹ میں ہے:

فَعَلَى الْوَجْهِ الْأَوَّلِ نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ جُمْلَةٌ وَاحِدَةٌ أَيْ اِسْمِيَّةٌ خَبَرِيَّةٌ مُرَكَّبَةٌ مِنَ الْمُبْتَدَأ وَالْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ الْاِنْشَائِيَّةُ۔

ثانیا اس لئے کہ مبتدا و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوتا ہے نہ فعلیہ۔ یہ بات شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحو میر میں گذر گئی مگر ان فاضلان دیوبند کو یاد نہیں۔

رہی مثال دوم (نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ) کے متعلق دونوں صاحبان نے فرمایا کہ (مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) اسی طرح مثال سوم (نِعْمَ رَجُلاً زَيْدٌ) کے متعلق دونوں صاحبان نے فرمایا کہ (مبتدا خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا) اور مثال چہارم (حَبَّذَا زَيْدٌ) کے متعلق اول صاحب نے فرمایا کہ (مبتدا خبر سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا) اور دوسرے صاحب نے وہی کہ (مبتدا خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا)۔ اور مثال پنجم کے متعلق پھر دونوں صاحبان ہم زبان ہو گئے کہ دونوں نے فرمایا (مبتدا خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا)۔

غرضیکہ مبتدا و خبر کو ملا کر جملہ فعلیہ کہنا ایسی غلط بیانی ہے جو دیوبندی صاحبان کے سوا کسی اور سے نہیں سنی گئی، نہ اس دور میں، نہ سنیں ماضی میں۔

اب ناظرین خود غور کر لیں کہ یہ ہر دو فاضلان دیوبند حدیث ذیل کی زد میں آتے ہیں یا نہیں۔

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُ كُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ.

ترجمہ:

آخری زمانے میں دھوکے باز غلط بیانی کرنے والے ہوں گے۔ تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تم نے سنیں، نہ تمہارے آباء نے، تو تم اپنے آپ کو ان سے دور رکھنا اور ان کو اپنے آپ سے۔ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب وہمی مُلّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

بدانکہ افعال تعجب دو صیغہ از ہر مصدر ثلاثی مجرد باشد اوّل مَا اَفْعَلَہٗ چوں مَا اَحْسَنَ زَیْدًا چہ نیکو است زید تقدیرش اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَیْدًا مَا بمعنے اَیُّ شَیْءٍ است در محل رفع بابتدا و اَحْسَنَ در محل رفع خبر مبتدا و فاعل اَحْسَنَ ھُوَ ست در و مستتر و زَیْدًا مفعول بہ دوم اَفْعِلْ بِہٖ چوں اَحْسِنْ بِزَیْدٍ اَحْسِنْ صیغہ امر ست بمعنے خبر تقدیرش اَحْسَنَ زَیْدٌ اَیْ صَارَ ذَا حُسْنٍ و با زائدہ است۔

جان لو کہ افعال تعجب دو صیغے ہوتے ہیں۔

ہر ثلاثی مجرد کے مصدر سے۔ اول مَا اَفْعَلَہٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا، کیسا اچھا ہے زید۔ اصل کی بمعنیٰ اَیُّ شَیْءٍ زَیْدًا ہے۔ مَا بمعنیٰ اَیُّ شَیْءٍ ہے محل رفع میں بوجہ ابتداء، اور احسن محل رفع میں خبر مبتدا کی ہے۔ اور فاعل اَحْسَنَ کا ھُوَ ہے جو اس میں پوشیدہ اور زید مفعول بہ دوم۔ اَفْعِلْ بِہٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (یہ احسن) صیغہ امر ہے بمعنیٰ خبر (یعنی ماضی) اس کی اصل ہے (اَحْسَنَ زَیْدٌ) بمعنیٰ صَارَ ذَا حُسْنٍ اور باء زائد ہے۔

سوال: ثلاثی مجرد کہنے سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ثلاثی مزید اور رباعی مجرد اور مزید سے یہ صیغے نہیں آتے تو اگر ان سے فعل تعجب بنانا ہو تو کیا طریقہ ہے؟

جواب: جی ہاں۔ ان سے فعل تعجب کے یہ صیغے نہیں آتے۔ ان سے فعل تعجب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ (مَا اَشَدَّ) کے بعد ان کا مصدر مضاف ذکر کیا جائے جیسے مَا اَشَدَّ اِسْتِخْرَاجَ زَیْدٍ، یہ ثلاثی مزید کی مثال ہے۔

ترجمہ: کیسا شدید ہے زید کا نکالنا۔

مَا اَشَدَّ دَحْرَجَۃَ زَیْدٍ۔ یہ رباعی مجرد کی مثال ہے۔

ترجمہ: کیسا شدید ہے زید کا لوکانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا اَشَدَّ تَسَرْبَلَ زَیْدٍ۔ یہ رباعی مزید کی مثال ہے۔

ترجمہ: کیسا شدید ہے زید کا کرتا پہننا۔

یہ (اَشَدَّ) اس وقت ذکر کریں گے جبکہ مقصود شدت ہو اور اگر ضعف مقصود ہے تو (اَشَدَّ) کے بجائے (اَضْعَفَ) ذکر کیا جائے گا۔

سوال: جو مصدر لون کے معنیٰ پر دلالت کرتا ہو یا عیب ظاہری پر تو کیا اس سے بھی پہلے ذکر کردہ دو صیغے آتے ہیں؟

جواب: جی نہیں، اُس سے بھی فعل تعجب بنانے کا یہی طریقہ ہے کہ (مَا اَشَدَّ) کے بعد یا (مَا اَضْعَفَ) وغیرہ کے بعد اُس مصدر کو منصوب مضاف کر کے ذکر کریں جیسے مَا اَشَدَّ حُمْرَةَ زَیْدٍ۔

ترجمہ: زید کی سرخی کیسی گہری ہے۔

اور مَا اَقْبَحَ عَرَجَ زَیْدٍ۔

ترجمہ: زید کی لنگ کس قدر بُری ہے۔

اسی طرح ان سب سے دوسرا صیغہ بنایا جائے گا جیسے اَشْدِدْ بِاسْتِخْرَاجِ زَیْدٍ، اَشْدِدْ بِدَحْرِجَةِ زَیْدٍ، اَشْدِدْ بِتَسَرْبَلَ زَیْدٍ، اَشْدِدْ حُمْرَةِ زَیْدٍ. اَقْبِحْ بِعَرَجِ زَیْدٍ.

ترکیب:

(مَا) اسمیہ برائے استفہام مبتدا، مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اَحْسَنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (زیدا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مرفوع محلاً مبتدا، اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اَحْسِنْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون بمعنیٰ (اَحْسَنَ) ماضی (بِا) حرف جار زائد مبنی بر کسر (زَیْدٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، مرفوع محلا، فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: کیسا اچھا ہے زید۔

(اَحْسَنَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (صـــار) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ناقص) اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم، مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے زید (ذا) اسمائے ستہ مکبرہ سے منصوب بالف مضاف (حُسْـــنٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید حسین ہو گیا۔

یہ دونوں جملے خبریہ ہیں، انشائیہ نہیں، انشائیہ کے معنیٰ ہیں (اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) مستعمل ہے نہ یہ دونوں۔

تنبیہ ۱۶۲ تا ۱۶۳:

مہر منیر صفحہ ۱۱۰ میں ہے کہ اگر رنگ اور عیب کے معنیٰ پائے جائیں تو ثلاثی مجرد سے اور ثلاثی مزید اور رباعی سے بھی تعجب کے لئے مصدر کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے جو مَا اَشَدَّ مَا اَقْبَحَ، مَا اَضْعَفَ یا مَا اَحْسَنَ کے بعد بطور مفعول کے یا کسی حرف جر کا مجرور بنا کر لایا جاتا ہے۔ جیسے مَا اَشَدَّ صَمَمَہٗ اس کا بہرا پن کتنا سخت ہے اور مَا اَقْبَحَ مِنْ عَرَجِہٖ اس کا لنگڑا پن کتنا برا ہے۔

اقول: یہ غلط ہے کیونکہ اس وزن یعنی (اَفْـــعَـــلَ) میں مصدر کو حرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جار کا مجرور بنا کر نہیں لایا جاتا بلکہ منصوب ذکر کرتے ہیں جس کی مثالیں ہم بیان کر چکے۔ مصدر کو حرف جار کا مجرور بنا کر وزن (اَفْعِلْ) میں لایا جاتا ہے اور وہ بھی حرف جار (ب) کا نہ کہ (من) کا۔

لہذا مَا اَقْبَحَ مِنْ عَرَجِہٖ مثال غلط ہے، صحیح یوں ہے (مَا اَقْبَحَ عَرَجَہٗ) اتنا نہیں سمجھتے کہ حرف جار لانے سے مَا اَفْعَلَہٗ کا وزن باقی نہیں رہے گا، پھر المصباح المنیر ۱۲۰ میں دوسرے وزن (اَفْعِلْ بِہٖ) کے متعلق ہے کہ یہ صیغہ اگرچہ امر حاضر کا ہے مگر معنیٰ کے لحاظ سے ماضی کے معنیٰ دیتا ہے جیسا کہ صاحب نحو میر نے فرمایا کہ اَحْسِنْ بِزَیْدٍ معنیٰ میں (اَحْسَنَ زَیْدٌ) کے ہے۔ لہذا اَحْسِنْ صیغہ امر جملہ انشائیہ (اَحْسَنَ) فعل ماضی جملہ خبریہ کے معنیٰ دیتا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ جب جملہ خبریہ کے معنیٰ دیتا ہے تو (اَحْسِنْ بِزَیْدٍ) جملہ انشائیہ نہ ہوا۔ حالانکہ مصنف علیہ الرحمۃ شروع کتاب میں اس کو جملہ انشائیہ کی مثال میں بیان فرما چکے ہیں۔

اول فاضل دیوبند کی طرح یہ فاضل دیوبند بھی نہیں سمجھے۔ بات یہ ہے کہ تعجب اس چیز پر ہوا کرتا ہے جو زمانہ ماضی میں تحقیق ہو چکی ہوتی ہے اور مستمر بھی ہوتی ہے کما فی التکملۃ صفحہ ۵۲۶ نظر برآں (اَحْسِنْ) کو باعتبار اصل بمعنیٰ (اَحْسَنَ) لیا گیا تا کہ انشائے تعجب گذشتہ مستمر پر ہو۔ نہ یہ کہ تعجب میں استعمال ہونے کے وقت جملہ خبریہ کے معنیٰ دیتا ہے جیسے کہ یہ فاضل دیوبند سمجھ بیٹھے ہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب وہمی ملّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

❀❀❀......❀❀❀......❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم در عمل اسماء عاملہ

وآں یازدہ قسم ست اوّل اسماء شرطیہ بمعنے اِنْ وآں نہ است مَنْ وَمَا وَاَیْنَ وَمَتٰی وَاَیٌّ وَاَنّٰی وَاِذْمَا وَحَیْثُمَا وَمَهْمَا فعل مضارع را جزم کنند چوں مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ وَمَاتَفْعَلْ اَفْعَلْ وَاَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ وَمَتٰی تَقُمْ اَقُمْ وَاَیُّ شَیْءٍ تَاْكُلْ اٰكُلْ وَاَنّٰی تَكْتُبْ اَكْتُبْ وَاِذْمَاتُسَافِرْ اُسَافِرْ وَحَیْثُمَاتَقْصِدْ اَقْصِدْ وَمَهْمَاتَقْعُدْ اَقْعُدْ۔

اور وہ گیارہ قسم پر ہیں، پہلی قسم اسمائے شرطیہ جو اِنْ کے معنیٰ کو متضمن اور وہ نو ہیں۔ مَنْ وَمَا وَاَیْنَ وَمَتٰی وَاَیٌّ وَاَنّٰی وَاِذْمَا وَحَیْثُمَا وَمَهْمَا۔ فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ وَمَاتَفْعَلْ اَفْعَلْ وَاَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ وَمَتٰی تَقُمْ اَقُمْ وَاَیُّ شَیْءٍ تَاْكُلْ اٰكُلْ وَاَنّٰی تَكْتُبْ اَكْتُبْ وَاِذْمَاتُسَافِرْ اُسَافِرْ وَحَیْثُمَاتَقْصِدْ اَقْصِدْ وَمَهْمَاتَقْعُدْ اَقْعُدْ۔

سوال: (اذا) بھی معنیٰ (اِنْ) کو متضمن ہو کر اسمائے شرطیہ میں داخل ہے، پھر اس کو کیوں شمار نہیں فرمایا؟

جواب: یہاں پر اُن اسمائے شرطیہ کا بیان ہے جو عمل کرتے ہیں اور (اِذَا) عمل نہیں کرتا۔ اسی واسطے یہاں پر ذکر نہیں کیا گیا۔

ترکیب:

(مَنْ) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تَضْرِبْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر شرط۔ (اَضْـــرِبْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جس کو تو مارے گا میں ماروں گا۔

(مَا) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون (تَـفْعَلْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلا مبنی بر سکون (تَـــا) علامت خطاب مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (اَفْعَلْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جو تو کرے گا میں کروں گا۔

(اَیْنَ) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلا مبنی بر فتح (تَـجْلِسْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلا مبنی بر سکون (تَـــا) علامت خطاب مبنی بر فتح فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (اَجْـلِـسْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَـــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

(مَتٰی) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون (تَقُمْ) فعل مضارع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف صحیح مجرداز ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (اَقُمْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرداز ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جب تو کھڑا ہوگا میں کھڑا ہوں گا۔

(اَیَّ) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح منصوب لفظاً اسم شرط، مضاف، (شَیْءٍ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف الیہ اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ مقدم۔

(تَاْكُلْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرداز ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔

(اٰكُلْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرداز ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جو تو کھائے گا میں کھاؤں گا۔

(اَنّٰی) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تَكْتُبْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرداز ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلاً مبنی بر سکون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تــا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (اَکْتُــبُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جہاں تو لکھے گا میں لکھوں گا۔

(اِذْمَــا) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون (تُسَــافِرْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلا مبنی بر سکون (تــا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (اُسَــافِــرْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جب تو سفر کرے گا میں کروں گا۔

(حَيْثُمَا) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلا مبنی بر سکون (تَقْصُدْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلا مبنی بر سکون (تــا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (اَقْــصُــدْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جہاں کا تو قصد کرے گا میں کروں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مَھْـمَـا) اسم شرط مفعول بہ مقدم منصوب محلاً مبنی بر سکون (تَـقْـعُـدْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْــــتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تَــا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ (اَقْــعُــدْ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: جب تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا۔

تنبیہ ۱۶۴ تا ۱۷۱:

مہر منیر صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲ پر (مَنْ تَـضْـرِبْ اَضْرِبْ) کی ترکیب میں لکھا ہے کہ (شرط جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا) اور باقی سات مثالوں کے متعلق لکھا ہے کہ حسب سابق یعنی وہ بھی جملہ فعلیہ شرطیہ ہیں۔

اقول:

نحات بصریہ کے نزدیک جملہ کی صرف تین قسم ہیں۔ اسمیہ، فعلیہ، ظرفیہ۔ علامہ زمخشری نے ایک قسم (شرطیہ) کا اضافہ کیا ہے۔ جس کی تفصیل البشیر الکامل کے دیباچہ صفحہ ۱۴ میں مذکور ہے۔ الغرض جملہ مذکورہ نحات بصری کے نزدیک جملہ فعلیہ ہے شرطیہ نہیں۔ یہ قسم اُن کے بعد حادث ہوئی اور زمخشری کے مسلک پر یہ جملہ مذکورہ شرطیہ ہے، فعلیہ نہیں، ان فاضل دیوبند نے جملہ مذکورہ میں دونوں جمع کر دیئے جو کسی مسلک پر درست نہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم اسمائے افعال بمعنی ماضی چوں هَيْهَاتَ وَشَتَّانَ وَسَرْعَانَ اسم را بنا بر فاعلیت برفع کنند چوں هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ اَیْ بَعُدَ سوم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر چوں رُوَيْدَ وَبَلْهَ وَحَيَّهَلْ وَعَلَيْكَ وَدُوْنَكَ وَهَا اسم را بنصب کنند بنا بر مفعولیت چوں رُوَيْدَ زَيْدًا اَیْ اَمْهِلْهُ۔

دوسری قسم اسمائے افعال جو ماضی کے معنی میں جیسے هَيْهَاتَ وَشَتَّانَ وَسَرْعَانَ ،اسم کو فاعل ہونے کی بنا پر رفع کرتے ہیں۔جیسے هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ اَیْ بَعُدَ۔

تیسری قسم اسمائے افعال جو امر حاضر (معروف) کے معنی میں جیسے رُوَيْدَ وَبَلْهَ وَحَيَّهَلْ وَعَلَيْكَ وَدُوْنَكَ وَهَا ،اسم کو نصب کرتے ہیں مفعول ہونے کی بنا پر جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا اَیْ اَمْهِلْهُ۔

(هَيْهَاتَ) اصل میں هَيْهَيَتَ تھا۔یائے ثانی بوجہ تحرک اور انفتاح ماقبل الف سے بدل گئی تو هَيْهَاتَ ہو گیا۔اس میں (تا) مفتوح ہے اور کبھی ساکن بھی پڑھتے ہیں۔(شَتَّانَ) شین پر فتح اور (تا) مشدد مفتوح اور نون پر فتح اور کبھی کسرہ بھی آتا ہے۔یہ بمعنی (اِفْتَرَقَ) جو دو اسموں پر داخل ہوتا ہے کیونکہ افتراق کے لئے وہ ضروری ہیں۔اسی طرح (شَتَّانَ) بھی دو اسموں پر داخل ہوتا ہے کیونکہ وہ بمعنی (اِفْتَرَقَ) ہے جیسے شَتَّانَ زَيْدٌ عَمْرٌو۔

ترجمہ: کیسے جدا ہو گئے زید و عمرو۔

(سَرْعَانَ) سین پر تینوں حرکتیں مگر فتح مشہور ہے اور (راء) پر سکون اور نون مفتوح بمعنی (سَرُعَ) جیسے (سَرْعَانَ زَيْدٌ)۔

ترجمہ: کتنا تیز چلا زید۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:

اسمائے افعال بمعنیٰ ماضی میں معنیٰ تعجب ہوتے ہیں ۔کمافی حاشیۃ الملاعبدالحکیم رحمہ اللہ الکریم۔اسی واسطے یہ جملہ انشائیہ ہوں گے۔

(رُوَیْدَ) بمعنیٰ (اُتْرُکْ)اور(حَیَّهَلْ) بمعنیٰ (اِیْتِ)(عَلَیْکَ) بمعنیٰ اَلْزِمْ)اور(دُوْنَکَ) بمعنیٰ (خُذْ)اور(هَا) بمعنیٰ (خُذْ)۔

ترکیب:

(هَیْهَاتَ)اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح (یَوْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف،(اَلْعِیْدِ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل،قائم مقام خبر،مبتدا اپنے قائم مقام خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: کتنا دور ہو گیا عید کا دن۔

(ای) حرف تفسیر مبنی بر سکون (بَعُدَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح،صیغہ واحد مذکر غائب،اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (یَوْمُ الْعِیْدِ) فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ مفسرہ ہوا۔

بَعُدَ کو انشائیہ اس لئے قرار دیا کہ یہ باب کَرُمَ سے ہے اور باب کَرُمَ کی خاصیت تعجب،تو مفسَّر اور مفسِّر انشائیت میں متحد ہو گئے اور انشاء کی تفسیر خبر سے لازم نہ آئی۔

(رُوَیْدَ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر فتح،اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر۔مرفوع محلاً مبنی بر سکون،(تَا) علامت خطاب مبنی بر فتح (زیدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ۔اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر اور مفعول بہ سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: زید کو ضرور مہلت دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اَیْ) حرف تفسیر مبنی بر سکون (اَمْهِـــلْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْـتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل ۔ مرفوع محلاً مبنی بر سکون، (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے زیــدا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہٖ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تنبیہ ۱۷۲ تا ۱۸۰:

المصباح المنیر صفحہ ۱۲۲ اور مہر منیر صفحہ ۱۱۳ میں (هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔

اقول:

یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ اسمائے افعال بمعنیٰ امر حاضر معروف ہوں یا بمعنیٰ ماضی دونوں جملہ اسمیہ ہوتے ہیں نہ فعلیہ۔ جیسے ہماری ترکیب میں۔ بعض نحویوں نے جملہ فعلیہ قرار دیا ہے لیکن امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس کی تغلیط فرمائی اور جملہ اسمیہ ہونے کے متعلق الاشباہ والنظائر النحویہ میں فرمایا **هو الصحيح**۔

ثانیاً اس لئے کہ اسمائے افعال بمعنیٰ ماضی میں تعجب کے معنیٰ ہوگئے ہیں کمامر، تو یہ جملہ انشائیہ ہوئے نہ خبریہ۔ پھر اول نے صفحہ ۱۲۳ پر اور دوم نے صفحہ مذکورہ پر (رُوَيْدَ زَيْدًا) کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کمامر. پھر اول نے صفحہ ۱۲۲ پر (شَتَّانَ) کی مثال پیش کی (شَتَّانَ زَيْدٌ) اور اس کو جملہ فعلیہ خبریہ قرار دیا ہے

یہ بسہ وجہ غلط ہے۔

اولاً اس لئے کہ (شَتَّانَ) کے لئے دو اسم ضروری ہیں کمامر۔

ثانیاً اس لئے کہ اسکو جملہ فعلیہ قرار دینا غلط کمامر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثالثاً اس لئے کہ اسکو جملہ خبر یہ قرار دینا غلط کمامر۔ پھر (مَرَّ غَانَ زَیْدٌ خُرُوْجًا) اور ترکیب میں (زید) کو ممیز اور (خروجا) کو تمیز اور اس کو جملہ فعلیہ قرار دیا ہے۔ یہ بھی بسہ وجہ غلط ہے۔

اولاً اسلئے کہ زید ممیز نہیں کہ اس میں ابہام نہیں پایا جاتا۔ پھر (خروجا) اس سے تمیز کیسے ہوسکتی ہے۔ یہ تمیز نسبت ہے جس کا خود اقرار بھی کیا ہے۔ بایں الفاظ خــــروجـــــا منصوب بنا بر تمیز برائے رفع ابہام نسبت) جب نسبت سے ابہام دور کیا تو ممیز نسبت ہوئی نہ زید۔

ثانیاً اس کو جملہ فعلیہ قرار دینا غلط ہے کمامر۔

ثالثاً اس کو جملہ خبر یہ قرار دینا بھی غلط کمامر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم اسم فاعل بمعنیٰ حال یا استقبال عمل فعل معروف کند بشرط آنکہ اعتماد کردہ باشد بر لفظیکہ پیش ازو باشد و آن لفظ مبتداء باشد در لازم چوں زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ و در متعدی چوں زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًوا یا موصوف چوں مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا یا موصول چوں جَآءَ نِی الْقَائِمُ اَبُوْهُ وَجَآءَ نِی الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًوا یا ذوالحال چوں جَآءَ نِیْ زَیْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا یا ہمزہ استفہام چوں اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًوا یا حرف نفی چوں مَاقَائِمٌ زَیْدٌ ہمہ عمل کہ قَامَ وَضَرَبَ میکرد قَائِمٌ وَضَارِبٌ میکند۔

چوتھی قسم اسم فاعل، حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو کر فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے بشرطیکہ اعتماد کئے ہوئے ہو ایسے لفظ پہ جو اس سے پہلے ہے اور وہ لفظ یا مبتدا ہو لازم میں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ اور متعدی میں جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَـمْـرًوا۔ یا وہ لفظ موصوف ہو جیسے مَـرَرْتُ بِـرَجُـلٍ ضَـارِبٍ اَبُـوْهُ بَكْرًا۔ یا موصول ہو جیسے جَآءَ نِیَ الْقَـائِمُ اَبُـوْهُ وَجَـآءَ نِی الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًوا یا ذوالحال ہو جیسے جَـآءَ نِیْ زَیْـدًا رَاكِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا یا وہ لفظ ہمزہ استفہام ہو جیسے اَضَـارِبٌ زَیْـدٌ عَمْرًوا۔ یا حرف نفی ہو جیسے مَـا قَـائِمٌ زَیْدٌ۔ جو عمل کہ قَـامَ اور ضَرَبَ کرتے تھے وہی قَائِمٌ اور ضَارِبٌ کرتے ہیں۔

سوال: حروف مشبہ بفعل کی بحث میں (اِنَّ زَیْـدًا قَـائِمٌ) مثال گذری۔ اس میں آپ نے (قَائِمٌ) اسم فاعل کو عمل میں لایا ہے حالانکہ مبتدا پر اعتماد نہیں۔

جواب: مبتدا سے مراد مسند الیہ ہے اور وہ مثال مذکور میں موجود یعنی (زیـــدا) کہ حروف مشبہ بفعل کا اسم مسند الیہ ہوتا ہے۔

ترکیب:

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا (قـائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر (اَبُوْ) اسمائے ستہ مکبرہ، مرفوع بواؤ مضاف۔

(هـا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جمل اسمیہ خبریہ ہوا۔

زید کا باپ کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا۔

(زیـد) بترکیب سابق مبتدا (ضـارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا، اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر (اَبُوْ) بترکیب سابق مضاف (ها) بترکیب سابق مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، (عـــمــــروا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: زید کا باپ عمرو کو مارتا ہے یا مارے گا۔

(مَرَرْتُ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون، صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، مرفوع مبنی بر ضم (با) حرف جار مبنی بر کسر (رجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف (ضارب) مفرد منصرف صحیح مجرور متصل مضاف الیہ، مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (بکرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں ایسے مرد کے پاس سے گذرا جس کا باپ بکر کو مارتا ہے یا مارے گا۔

(جآء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون۔

(الف) بمعنیٰ (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر (ابو) بترکیب سابق مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے اسم موصول، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر فاعل مرفوع محلا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا تھا یا کھڑا ہوگا۔

فائدہ:

یہ ترجمہ اس لئے کہ جب اسم فاعل پر الف لام بمعنیٰ اسم موصول ہو تو اُس وقت تینوں زمانوں میں سے ہر ایک مراد ہوسکتا ہے۔ (جاءنی) بترکیب سابق (الف لام) بمعنیٰ (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (ضارب) مفرد منصرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر (ابو) بترکیب سابق مضاف (ھا) بترکیب سابق مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، (عمروا) بترکیب سابق مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر صلہ، اسم موصول اپنے صلے سے ملکر فاعل مرفوع محلاً، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس وہ شخص آیا جس کے باپ نے عمرو کو مارا یا مارتا ہے یا مارے گا۔

(جَآءَ نِیْ) بترکیب سابق (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً ذوالحال

(راکبا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً، اسم فاعل صیغہ واحد مذکر،

(غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (فرسا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس زید آیا درانحالیکہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار تھا۔

(ہمزہ) برائے استفہام مبنی بر فتح (ضارب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا کی قسم دوم، اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل قائم مقام خبر (عمروا) بترکیب سابق مفعول بہ، مبتدا کی قسم دوم اپنے فاعل قائم مقام خبر اور مفعول بہ سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: کیا زید کو عمر مارتا ہے یا مارے گا۔

(ما) حرف نفی مبنی بر سکون (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا کی قسم دوم، اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، قائم مقام خبر، مبتدا کی قسم دوم اپنے فاعل قائم مقام خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: زید کھڑا نہیں ہے یا کھڑا نہ ہوگا۔

تنبیہ ۱۸۱ تا ۱۸۷:

المصباح المنیر صفحہ ۱۲۳ میں اور مہر منیر صفحہ ۱۱۴ میں عمل اسم فاعل کی دوسری شرط کے متعلق بیان کیا کہ (دوم اسم فاعل سے قبل ایک اسم موجود ہو جو مبتدا ہو اور یہ اسم فاعل اسکی صفت ہو)۔

اقول:

یہ غلط ہے بلکہ اس صورت میں اسم فاعل اس کی خبر ہوگا۔ چونکہ یہ عبارت چونکہ یہ عبارت دونوں میں ہے اس لئے کاتب کے سر تھوپنا انصاف سے بعید ہوگا بلکہ گذشتہ اکثر و بیشتر غلطیاں بھی دونوں میں مشترک ہونے کی وجہ سے کاتب کی جانب منسوب نہیں کی جاسکتیں۔ پھر اول نے صفحہ ۱۲۴ میں اور دوم نے صفحہ ۱۱۵ میں (مررت برجل ضارب ابوہ بکرا) کا ترجمہ کیا ہے (میں ایک آدمی کے ساتھ گذرا جس کا باپ بکر کو مارنے والا ہے) یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولا اسلئے کہ (رجل) کا ترجمہ آدمی نہیں کہ نابالغ پر (آدمی) صادق آتا ہے (رجل) صادق نہیں آتا۔ ثانیا اس لئے کہ (کے ساتھ گذرا) ترجمہ صحیح نہیں کیونکہ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ متکلم کی طرح وہ بھی گذرنے والا ہے۔ حالانکہ یہ عبارت صرف متکلم کے گذرنے پر دلالت کرتی ہے۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم بیان کر آئے۔ پھر اول نے صفحہ ۱۲۵ پر اور دوم نے صفحہ ۱۱۵ پر (جَآءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا) کا ترجمہ یوں کیا ہے (زید میرے پاس اس حال میں آیا کہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہونے والا ہے) یہ بھی غلط ہے کہ زید کا آنا گذشتہ زمانہ میں واقع ہوا اور اس کے غلام کا سوار ہونا آئندہ زمانہ میں ہوگا، تو حال کا زمانہ اور عامل ذوالحال کا زمانہ متحد نہ رہا حالانکہ یہ شرط ہے۔ مگر یہ فاضل دیوبند اس کو کیا جانیں۔ صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا۔ اور یاد رہے کہ یہ حال حکائی جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل شرح جامی بحث اسم فاعل اور تکملہ میں دیکھی جائے۔ یہ مقام اُس کے بیان کا نہیں۔

پھر اول نے اسی صفحہ ۱۲۵ پر اور دوم نے صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶ پر (اَضارب زید عمروا) کو شبہ جملہ انشائیہ اور (ماقام زید) کو شبہ جملہ خبریہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اول کے الفاظ پہلی مثال کے متعلق یہ ہیں۔ (یاد رکھو کہ یہ اسم فاعل مع فاعل و مفعول بہ جملہ انشائیہ نہیں ہے۔ ہمزۂ استفہام کی وجہ سے بلکہ شبہ جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔ اور دوسری مثال کے متعلق الفاظ یہ ہیں (اور اسم فاعل مع فاعل زید کے جملہ اسمیہ خبریہ نہیں ہے بلکہ شبہ اسمیہ خبریہ ہے۔ خوب سمجھ لو) یہ بھی بدو وجہ غلط ہے۔ اولا اسلئے کہ کسی نحوی نے شبہ جملہ نہیں کہا اور کہتے بھی کیسے شبہ جملہ مفید نہیں ہوتا، کیونکہ اس میں نسبت تامہ نہیں ہوتی اور یہ دونوں مفید ہیں کہ پہلی مثال سے طلب مفہوم ہوتی ہے اور دوسری سے خبر۔ البتہ ان کے جملہ اسمیہ اور فعلیہ ہونے میں اختلاف ہے۔ جمہور کا مسلک ہے کہ دونوں جملہ اسمیہ ہیں کما فی الفوائد الشافیہ صفحہ ۵۶۔ ثانیا اس لئے کہ یہ کہنا (بلکہ شبہ جملہ انشائیہ کہلاتا ہے) اس سے اگر مراد یہ ہے کہ نحویوں کے مسلک میں شبہ جملہ کہلاتا ہے تو یہ نحویوں پر افترا ہوا اور ان کی توہین بھی۔ افترا اس لئے کہ وہ شبہ جملہ نہیں کہتے بلکہ جملہ کہتے ہیں کما مر۔

اور توہین اسلئے کہ کہ سلیم العقل کی جانب غلط بات کی نسبت اس کی توہین ہوتی ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے کہ دیوبندی مسلک میں شبہ جملہ کہلاتا ہے تو اس پر اتنی گذارش ہے کہ یہ کتاب نحوی مسلک کو بیان کرنے کے لئے ہے نہ دیوبندی مسلک کو۔ نظر برآں اس دیوبندی مسلک کا بیان یہاں درست نہیں۔ اس کا بیان تو ان کتابوں میں مناسب ہے جن میں مصنفین دیوبندی مسلک بیان کیا کرتے ہیں جیسے ہندوستانی دیوبندی صاحبان کے شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب، سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدر المدرسین دار العلوم دیوبند نے بھی (جهد المقل) میں دیوبندی مسلک یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ جملہ قبائح کے ساتھ متصف ہوسکتا ہے یعنی جھوٹ بول سکتا ہے، زنا کرسکتا ہے، خودکشی کرسکتا ہے کہ یہ سب قبائح ہیں۔العیاذ باللہ۔

اور مولانا خلیل احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے (براہین قاطعہ) میں یہ دیوبندی مسلک بیان کیا کہ صاحب لوک رسول پاک ﷺ سے شیطان کا علم زیادہ۔معاذ اللہ۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم اسم مفعول بمعنی حال واستقبال عمل فعل مجہول کند بشرط اعتماد مذکور چوں زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ وَعَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهٗ دِرْهَمًا وَبَكْرٌ مَعْلُوْمٌ نِ ابْنُهٗ فَاضِلًا وَخَالِدٌ مُخْبِرٌ نِ ابْنُهٗ عَمْرًا فَاضِلًا ہماں عمل کہ ضُرِبَ واُعْطِيَ وعُلِمَ واُخْبِرَ میکرد مَضْرُوْبٌ ومُعْطًى ومَعْلُوْمٌ ومُخْبِرٌ میکند۔

پانچویں قسم اسم مفعول حال واستقبال کے معنیٰ میں ہوکر فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے اعتماد مذکور کی شرط پر جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ وَعَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهٗ دِرْهَمًا وَبَكْرٌ مَعْلُوْمٌ نِ ابْنُهٗ فَاضِلًا وَخَالِدٌ مُخْبِرٌ نِ ابْنُهٗ عَمْرًا فَاضِلًا. جو عمل ضُرِبَ واُعْطِيَ وعُلِمَ واُخْبِرَ کرتے تھے مَضْرُوْبٌ ومُعْطًى ومَعْلُوْمٌ ومُخْبِرٌ کرتے ہیں۔

ترکیب:

(زید) بترکیب سابق مبتدا (مضروب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا، اسم مفعول، صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف۔

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مجرور محلا مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا، مضاف اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید کا باپ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا۔

(عمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا (معطیٰ) اسم مقصورہ مرفوع تقدیرا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف۔

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم، راجع بسوئے مبتدا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل (درھما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: عمرو کے غلام کو درہم دیا جاتا ہے یا دیا جائے گا۔

(بکر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا (معلوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم مفعول، صیغہ واحد مذکر (ابن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف۔

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل (فاضلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا صفت مشبہ، صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف مقدر (شخصا) صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر صفت، موصوف مقدر اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: پھر بکر فاضل جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا۔

(خالد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا (مخبر) مفرد منصرف صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرفوع لفظا اسم مفعول صیغہ واحد مذکر۔

(ابــن) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (هـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر نائب فاعل۔ (عـمـروا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ اول (فـاضـلا) بترکیب سابق صفت موصوف مقدر مذکور اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ دوم۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: پسر خالد کو خبر دی جاتی ہے کہ عمرو فاضل ہے یا خبر دی جائے گی کہ عمرو فاضل ہے۔

تنبیہ ۱۸۸ تا ۱۹۱:

المصباح المنیر صفحہ ۱۲۷ میں اور مہر منیر صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸ میں باختلاف اقل قلیل (زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ) کا ترجمہ کیا ہے

(زید کا باپ پیٹا ہوا ہے)

اور (عُـمَـرٌ مُـعْـطـى غُلَامُهٗ دِرْهَمًـا) کا، (عمر کے غلام کو ایک درہم دیا ہوا ہے) اور (بَـكْـرٌ مَـعْـلُـوْمٌ اِبْنُـهٗ فَـاضِلًا) کا، بکر کے بیٹے کو فاضل جانا ہوا ہے) اور (خَـالِـدٌ مُـخْبَرٌ اِبْنُهٗ عَمْرًوا فَاضِلًا) کا، (خالد کے بیٹے کو خبر دی ہوئی ہے کہ عمر فاضل ہے)

اقول:

یہ سب کے سب غلط ہیں کیونکہ ان مثالوں میں اسم مفعول بمعنی حال ہے یا بمعنی استقبال اور یہ ترجمے سب کے سب ماضی کے ہیں سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ششم صفت مشبہ عمل فعل خود کند بشرط اعتماد مذکور چوں زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ
ہمان عمل کہ حَسُنَ میکرد حَسَنٌ میکند۔

چھٹی قسم صفت مشبہ اپنے فعل جیسا عمل کرتی ہے۔اعتماد مذکور کی شرط پر جیسے
زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ جو عمل کہ حَسَنَ کرتا تھا حَسَنٌ کرتا ہے۔

سوال: صفت مشبہ کے عمل کے واسطے کیا صرف اعتماد شرط ہے حال اور استقبال
کے معنیٰ میں ہونا شرط نہیں؟

جواب: صفت مشبہ حال اور استقبال کے معنیٰ میں نہیں ہوتے،اس لئے عمل کے
واسطے صرف اعتماد شرط ہے۔

سوال: (اعتماد مذکور) جو صفت مشبہ کے عمل کے واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے شرط
بتایا۔اُس سے مراد اگر وہی اعتماد ہے جو اسم فاعل کی بحث میں گذرا،یعنی جو چھ چیزوں
میں سے ایک پر ہوتا ہے تو یہ صحیح نہیں کہ صفت مشبہ کا اعتماد الف لام بمعنیٰ اسم موصول
پر نہیں ہوتا۔مصنف علیہ الرحمۃ کو چاہیے تھا کہ اس کا استثنا فرماتے۔

جواب: بیشک الف لام بمعنیٰ موصول پر اعتماد نہیں ہوتا۔استثنا کی ضرورت اس لئے
نہ ہوئی کہ اسمائے موصولہ کی بحث میں گذر چکا ہے کہ الف لام بمعنیٰ اسم موصول صرف
اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے تو اعتماد مذکور سے مراد وہ اعتماد ہے جو باقی ماندہ
پانچ چیزوں میں سے کسی ایک پر ہو۔مبتدا پر اعتماد ہو،اس کی مثال کتاب میں
مذکور ہے۔موصوف پر جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُهٗ ذوالحال پر جیسے جَاءَنِیْ
زَیْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُهٗ،ہمزۂ استفہام پر جیسے اَحَسَنَ زَیْدٌ،حرف نفی پر جیسے مَا حَسَنَ
زَیْدٌ.ان کی ترکیب اسم فاعل کی مثالوں کی طرح ہوگی۔

سوال: اس کو صفت مشبہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: اسم فاعل کے ساتھ تثنیٰ،مجموع،مذکر،مؤنث ہونے میں اس کو نحوی تشبیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں، اسلئے مشبہ کہا جاتا ہے۔

ترکیب:

(زید) بترکیب معلوم مبتدا (حَسَنٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا صفت مشبہ، صیغہ واحد مذکر (غلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید کا غلام حسین ہے۔

ہفتم اسم تفضیل واستعمال او بر سہ وجہ است بہ مِنْ چوں زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ویا بالف ولام چوں جَآءَ نِی زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ یا باِضَافت چوں زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ وعمل او در فاعل باشد وآں ھُوَ است فاعل اَفْضَلُ کہ در و مستتر است۔

ساتویں قسم اسم تفضیل اور اس کا استعمال تین طریقہ پر ہے۔ مِنْ کے ساتھ جیسے جَآءَ نِی زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا الف لام کے ساتھ جیسے جَآءَ نِی زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ یا اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ۔ اور عمل اس کا فاعل میں ہوتا ہے اور وہ ھُوَ ہے اَفْضَلُ کا فاعل جو اُس میں پوشیدہ ہے۔

سوال: کیا اسم تفضیل کے لئے بھی اعتماد شرط ہے جیسے صفت مشبہ کے واسطے تھا؟ اگر ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ نے کیوں بیان نہ فرمایا؟

جواب: اعتماد شرط ہے بغیر اعتماد کسی صفت کا عمل ثابت نہیں، خواہ وہ اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا صفت مشبہ یا اسم تفضیل یا اسم منسوب۔ لیکن اسم تفضیل کے اعتماد میں تفصیل تھی جو اس ابتدائی کتاب کے واسطے مناسب نہیں، اس واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان نہ فرمائی۔ وہ تفصیل یہ ہے کہ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم منسوب کی طرح بجز مسئلہ کحل اسم ظاہر میں عمل نہیں کرتا۔ لہذا یہ مبتدا کی قسم ثانی بنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا حتی کہ اس پر حرف استفہام اور حرف نفی داخل ہو تو حرف استفہام اور حرف نفی پر اعتماد تو یوں گیا اور الف لام بمعنی اسم موصول بھی اس پر داخل نہیں ہوتا، تو اس پر بھی اعتماد گیا۔ اب صرف تین رہ گئے جن پر بروقت عمل اعتماد ہوتا ہے۔ اول مبتدا پر اعتماد جس کی دو مثالیں کتاب میں مذکور ہیں۔ یعنی اول اور سوم۔ دوم موصوف پر اعتماد جیسے مثال دوم۔ سوم ذوالحال پر اعتماد جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَعْلَمَ مِنْ عَمْرٍو.

ترکیب:

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (افضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً، اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (من) حرف جار مبنی بر سکون (عمرو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید عمرو سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

(جآء نی) بترکیب معلوم (زید) بترکیب معلوم موصوف (الافضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً، اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، اسم تفضیل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس (مثلاً عمرو سے) فاضل تر زید آیا۔

(زید) بترکیب معلوم مبتدا (افضل) غیر منصرف مرفوع لفظاً مضاف، اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (القوم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف الیہ، اسم تفضیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضاف اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ترجمہ: زید قوم سے فاضل تر ہے۔

تنبیہ ۱۹۲ تا ۱۹۶:

المصباح المنیر صفحہ ۱۲۹ پر اور مہر منیر صفحہ ۱۲۰ پر (جاء نی زید الافضل) کی ترکیب میں الافضل کو بدون عمل دیئے صفت قرار دیا۔

اقول:

یہ غلط ہے کیونکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے عمل کی مثال میں اس کو بیان فرمایا ہے اور بتا بھی دیا ہے کہ اس کا فاعل ان مثالوں میں (ھـــــو) ہے اور وہ افضل میں پوشیدہ۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا سمجھنے کی بھی توفیق نہ ہوئی۔ پھر اول نے اس مثال کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے (میرے پاس زید آیا جو سب سے افضل شخص ہے) اور دوم نے بایں الفاظ (میرے پاس وہ زید آیا جو سب سے افضل ہے) یہ دونوں ترجمے بدو وجہ غلط ہیں۔ اوّلاً اس لئے کہ مثال مذکور میں زید موصوف ہے اور الافضل صفت اور موصوف وصفت میں نسبت ناقصہ ہوتی ہے۔ اسی واسطے یہ مرکب غیر مفید کی قسم ہیں اور نسبت ناقصہ کا ترجمہ (ہے) نہیں ہوتا جو ان دونوں فاضلان دیوبند نے کیا ہے، یہ تو نسبت تامہ کا ترجمہ ہے لیکن ان فاضلان دیوبند کے نزدیک تام اور ناقص دونوں برابر ہیں کیوں اس لئے کہ اردو نہیں پڑھی۔ ثانیاً اس لئے کہ ترجمہ میں لفظ (سب) جملہ موجودات کو شامل ہے تو زید جملہ موجودات سے افضل ہوا اور جملہ موجودات میں خالق عالم عزوجل اور اس کے انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام سب داخل۔ اگر تاویل کی گنجائش نہ ہو تو اس کے کلمہ کفر ہونے میں کیا شک۔ پھر دونوں صاحبان نے مذکورہ صفحات میں دوسری مثال کے (الافـــضـــل) اور تیسری مثال کے (افـضـل) کو بدون ضم فاعل صفت اور خبر قرار دیا ہے، یہ بھی غلط ہے کہ مصنف علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرحمۃ خود فرمارہے ہیں کہ (افضل) کا فاعل اس میں پوشیدہ (ھو) ہے اور اس کو آخر میں بیان فرمایا تا کہ تینوں مثالوں کے (افضل) کو شامل رہے۔ پھر اول نے صفحہ ۱۳۰ پر اور دوم نے صفحہ ۱۲۱ پر تحریر کیا کہ (اگر فاعل ضمیر ہو تو عمل کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں) یہ بھی غلط ہے کہ بدون اعتماد عمل نہیں ہوتا تو اعتماد شرط ہوا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

ہشتم مصدر بشرط آنکہ مفعول مطلق نباشد عمل فعلش کند چوں اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا.

آٹھویں قسم مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا.

سوال: مصدر کے عمل کے واسطے اعتماد شرط ہے یا نہیں، اگر ہے تو مصنف علیہ الرحمۃ نے بیان کیوں نہ فرمایا اور اگر نہیں تو کیا وجہ؟

جواب: عمل مصدر کے واسطے اعتماد شرط نہیں۔ وجہ یہ کہ عمل میں فعل اصل ہے اور مصدر فرع۔ چونکہ فعل کے ساتھ مناسبت رکھنے کی بنا پر عمل کرتا ہے اور وہ مناسبت اشتقاق ہے کہ ایک دوسرے سے نکلتا ہے تو دونوں میں لفظی تناسب بھی ہوا اور معنوی بھی۔ لفظی بایں طور کہ حروف اصلی دونوں کے متحد ہوتے ہیں اور معنوی بایں طور کہ مصدر کے معنیٰ فعل کے معنیٰ کے جز ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ تناسب تھا اسلئے اعتماد کی طرف احتیاج نہ ہوئی۔

سوال: مصدر مفعول مطلق ہونے کی صورت میں عمل کیوں نہیں کرتا؟

جواب: مفعول مطلق ہونے کی صورت میں چونکہ فعل موجود ہوتا ہے اور وہ عمل میں اصل ہے، اس لئے اصل کی موجودگی میں فرع کو عامل قرار دینا مناسب نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصدر کا فعل اگر لازم ہے تو فاعل میں عمل کرے گا نہ مفعول بہ میں جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زَیْدٍ ۔اور متعدی ہے تو مفعول بہ میں بھی عمل کرے گا جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًوا۔

ترکیب:

(اعجب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون (ضرب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف (زید) مفرد منصرف صحیح مضاف الیہ مجرور لفظا مرفوع محلا بنا بر فاعلیت (عمرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول بہ۔ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: مجھے متعجب کر دیا زید کی مارنے عمر کو۔

تنبیہ ۱۹۷: مہر منیر صفحہ ۱۲۲ پر مثال کتاب کی ترکیب کرتے ہوئے کہا (مصدر اپنے مضاف الیہ یا فاعل اور مفعول بہ سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر فاعل)۔

اقول:

یہ غلط ہے اس لئے کہ یہاں پر مفرد کی تاویل میں کرنے والی کوئی چیز نہیں جیسے (اَنْ) اور (اَنَّ) موصول حرفی کہ یہ اپنے مدخول کے ساتھ ملکر مفرد کی تاویل ہوا کرتے ہیں اور یہاں پر ان میں سے کوئی بھی نہیں، نہ مفرد کی تاویل میں کرنے کے لئے کوئی ضرورت داعی ہے پھر تاویل میں مفرد کیسے ہوگیا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملاّ

حال طفلاں زبوں شدہ است

ہم اسم مضاف مضاف الیہ را بجر کند چوں جَآءَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ بدانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اینجالام حقیقت مقدرست زیرا کہ تقدیرش انست کہ غُلَامٌ لِزَيْدٍ

نویں قسم اسم مضاف، یہ مضاف الیہ کو جر کرتا ہے جیسے جَـــاءَ نِـــيْ غُلَامُ زَيْدٍ۔ جان لو کہ یہاں پر یعنی مضاف، مضاف الیہ کے درمیان در حقیقت لام مقدر ہے کیونکہ اس کی اصل یہ ہے غلام لزید۔

ترکیب:

(جـــاء نـــی) بترکیب معلوم (غـــلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (زیـد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس زید کا غلام آیا۔

سوال: ترکیب میں یہ کہنا صحیح ہے کہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل؟

جواب: ہرگز صحیح نہیں اس لئے کہ مضاف مضاف الیہ کا مجموعہ مرکب ہے اور فاعل مرکب نہیں ہوتا۔ فاعل اسم ہوتا ہے جیسے کہ اس کی تعریف میں گذرا اور اسم کلمہ کی قسم ہے اور کلمہ کی تعریف میں افراد ماخوذ ہے۔ نظر برآں فاعل مفرد ہوگا نہ مرکب۔ اسی طرح مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، تمیز، مستثنیٰ، حال، نائب فاعل وغیرہ معمولات جواز قبل اسماء ہیں۔ لیکن مبتدی کی سہولت کے پیش نظر ہندوستان میں ایسا کیا جاتا ہے جیسے تیسویں پارہ کی ترتیب بچوں کی سہولت پر نظر رکھتے ہوئے بدل دی گئی ہے۔ چنانچہ مولوی الٰہی بخش صاحب علیہ الرحمۃ نے شرح مائۃ عامل کی ترکیب اسی سہولت کے انداز پر فرمائی ہے اور الفوائد الشافیہ میں کافیہ کی ترکیب کا انداز نظر حقیقت ہے۔ اس اعتبار سے ترکیب یوں کی جائے گی۔ (غـــلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل (زیـــد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ترکیب اُن حضرات کے نزدیک جو صرف مسند الیہ اور مسند کو کلام قرار دیتے ہیں۔باقی متعلقات کو کلام سے خارج۔یہ حضرات ان متعلقات کا اعراب بیان فرمادیتے ہیں۔لیکن اُن کو ملا کر مصنف علیہ الرحمۃ اور جو حضرات متعلقات کو کلام میں داخل قرار دیتے ہیں وہ متعلقات کو ملا کر جملہ قرار دیتے ہیں۔چنانچہ ان کے نزدیک مثال مذکور میں یوں کہا جائے گا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔اسی طرح (غلام زید) میں صرف (غلام) کو مفعول بہ قرار دیا جائے گا (اور ضربا شدیدا) میں صرف (ضربا) کو مفعول مطلق نوعی اور (یوم الجمعة) میں صرف (یوم) کو مفعول فیہ۔وَهَلُمَّ جَرًّا۔

دہم اسم تام تمیز را نصب کند و تمامی اسم یا بتوین باشد چوں مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یا بتقدیر تنوین چوں عِنْدِي اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَزَيْدٌ اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا یا بنون تثنیہ چوں عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا یا بنون جمع چوں هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا یا بمشابہ نون جمع چوں عِنْدِي عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا تِسْعُوْنَ یا باضافت چوں عِنْدِي مِلْؤُهٗ عَسَلًا۔

دسویں قسم اسم تام، یہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور اسم کی تمامیت یا تنوین سے ہوتی ہے جیسے مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا یا بتقدیر تنوین جیسے عِنْدِي اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَزَيْدٌ اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا یا بنون تثنیہ جیسے عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا یا بنون جمع جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا یا بمشابہ نون جمع جیسے عِنْدِي عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا تِسْعُوْنَ یا باضافت جیسے عِنْدِي مِلْؤُهٗ عَسَلًا۔

مخفی نہ رہے کہ اس مقام پر کتابت میں دو سہو واقع ہوئے۔

اول یہ کہ اسم کی تمامیت بتوین کی مثال میں (مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا) کو ذکر کر دیا حالانکہ اسمیں اسم (قدر) کی تمامیت اضافت سے ہے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنوین سے۔ تمامیت بتنوین کی مثال (عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا) جس میں رطل اسم کی تمامیت تنوین سے ہوئی ہے۔

دوم یہ کہ تمامیت بتقدیر تنوین کی مثال میں (زید اکثر منک مالا) ذکر کر دیا حالانکہ یہ درست نہیں۔ کیونکہ جس اسم کی تمامیت تنوین سے ہوتی ہے خواہ تنوین ملفوظ ہو یا مقدر، اُس میں ابہام ہوتا ہے اور اکثر میں ابہام نہیں۔ ابہام تو اکثر کی نسبت بسوئے فاعل میں ہے تو (مالا) نسبت سے تمیز ہوئی نہ (اکثر) سے اور (الاخسرین) اُس اسم کی مثال ہے جس کی تمامیت بنون جمع ہوئی ہے لیکن اس میں بھی ابہام نہیں۔ ابہام اس کی نسبت بسوئے فاعل میں ہے اور (اعمالا) اس نسبت سے تمیز ہے۔

ترکیب:

(عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیرا کسرہ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم۔

(احد عشر) مرکب بنائی جس کے دونوں جز مبنی بر فتح، ممیز (رجلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز، ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا مرفوع محلا، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس گیارہ مرد ہیں۔

(زید) بترکیب معلوم مبتدا (اکثر) غیر منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم تفضیل، صیغہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح، راجع بسوئے مبتدا (من) حرف جار مبنی بر سکون (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر فتح۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو (مالا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز نسبت۔ یعنی نسبت (اکثر) بسوئے فاعل۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور تمیز نسبت سے ملکر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید تجھ سے مال میں زیادہ ہے۔

(ھل) حرف استفہام مبنی بر سکون (نُنَبِّئُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظا، صیغہ واحد متکلم معظم۔ اس میں (نحن) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ اول منصوب محلا مبنی بر ضم (م) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔

(با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (الاخسرین) جمع مذکر سالم مجرور لفظا بیائے ماقبل مکسور، منصوب معنیً بنابر مفعولیت اسم تفضیل، صیغہ جمع مذکر۔ اس میں (هُمْ) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف مقدر (الاشخاص) اور (اعمالا) جمع مکسر منصرف منصوب لفظا تمیز نسبت۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور تمیز نسبت سے ملکر صفت الاشخاص جمع مکسر منصرف مجرور لفظا منصوب معنیً، موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول بہ دوم۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کس کے ہیں۔

(عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا اور وہ بترکیب معلوم خبر مقدم۔

(عشرون) مشابہ بجمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ماقبل مضموم ممیز (درھما) مفرد منصرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح منصوب لفظا تمیز۔ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدائے مؤخر۔مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس بیس درہم ہیں۔

(عـــنـــدی) بترکیب معلوم خبر مقدم (مــــل ء) مفرد منصرف مرفوع لفظا مضاف (هـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے ظرف معہود مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ممیز (عســــلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا تمیز، ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدائے مؤخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۹۸ تا ۲۰۲:

المصباح المنیر میں صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴ پر اور مہر منیر صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵ پر (مَـــا فِـــی السَّـــمَـــاءِ قَـــدْرُ رَاحَةٍ سَـــحَـــابًـــا) میں (راحة) کو اسم تام بتنوین قرار دیا ہے اور (سحابا) اسکی تمیز۔

اقول:

یہ غلط ہے۔اسلئے کہ اسم تام بتوینٌ مبہم ہوا کرتا ہے اور (راحة) میں کوئی ابہام نہیں اور جب ابہام نہیں تو سحابا کو اسکی تمیز قرار دینا بھی غلط ہوا۔اس میں اسم تام (قـــــدر) ہے جو اضافت بسوئے راحۃ سے تام ہوا۔کمافی الرضی صفحہ ۱۹۹ اور (ســحــابــا) اس سے تمیز ہے اور یہ مثال یہاں پر سہو کاتب سے لکھی گئی۔مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنی تمیز کہاں۔

پھر حماقت بر حماقت یہ کہ ترکیب میں (قدر راحة) کو ممیّز قرار دیا اور (سحابا) کو اسکی تمیز پھر (زید اکثر منک مالا) میں (اکثر) کو ممیز قرار دیا اور (مالا) کو اس کی تمیز۔یہ بھی غلط ہے کہ مــــالا تمیز نسبت ہے یعنی نسبت اکثر بسوئے فاعل سے تمیز ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمافی الرضی صفحہ ۲۰۲، پھر اس مثال کا ترجمہ یوں کیا (مال کے اعتبار سے زید مجھ سے بڑھا ہوا ہے) یعنی (منک) کا ترجمہ مجھ سے۔

پھر مثال مذکور میں (الاخسرین) کو ممیز اور (اعمالا) کو اسکی تمیز قرار دیا۔ یہ بھی غلط ہے کہ (اعمالا) اس کی تمیز نہیں بلکہ یہ بھی تمیز نسبت ہے۔ پھر بالاخسرین کی با کو فعل مذکور سے متعلق قرار دے دیا۔ یہ بھی غلط ہے کہ یہ باء زائدہ ہے جو کسی سے متعلق نہیں ہوا کرتی۔ مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا شعور کہاں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

یازدہم اسمائے کنایہ از عدد و آن دو لفظ است کَمْ و کَذَا کَمْ بر دو قسم است استفہامیہ و خبریہ کَمْ استفہامیہ تمیز را نصب کند و کَذَا نیز چوں کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ وَعِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا و کَمْ خبریہ تمیز را جر کند و کذا نیز چوں کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ و کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ وگاہے مِنْ جار بر تمیز کَمْ خبریہ آید چوں قَوْلُهٗ تَعَالٰی کَمْ مِّنْ مَلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ۔

گیارہویں قسم، عدد پر غیر واضح دلالت کرنے والے اسماء اور وہ دو لفظ ہیں کم اور کذا۔ کم دو قسم پر ہے۔ استفہامیہ اور خبریہ۔ کم استفہامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور کذا بھی جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ وَعِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا اور کم خبریہ تمیز کو جر کرتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ اور کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ۔ اور کبھی مِنْ جارّ کم خبریہ کی تمیز پر آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا مقولہ: کَمْ مِّنْ مَلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ.

(کنایۃ) مصدر ہے جس کے لغت اور اصطلاح میں ایک معنٰی ہیں۔ یعنی کسی معین چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جس کی دلالت اُس پر واضح نہ ہو۔ لیکن یہاں پر معنٰی مصدری مراد نہیں بلکہ وہ لفظ مراد ہے جس کی دلالت اُس معین چیز پر واضح نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو(کم) استفہامیہ اُس عدد کے لئے آتا ہے جو متکلم کے نزدیک مبہم ہو اور اس کے خیال میں مخاطب کو معلوم اور (کم) خبریہ، اُس عدد کے لئے جو مخاطب کے نزدیک مبہم ہوتا ہے اور متکلم کے نزدیک بسا اوقات معلوم۔

ترکیب:

(کَمْ) استفہامیہ مبنی بر سکون مرفوع محلاً ممیز (رجلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا (عند) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مجرور محلاً مبنی بر فتح۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً، اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: کتنے مرد تیرے پاس ہیں۔

(عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً۔ کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثابت مقدر کا (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم (کذا) اسم کنایہ مرفوع محلاً مبنی بر سکون ممیز (درھما) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً۔ ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس اتنے درہم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کم) خبریہ مبنی بر سکون منصوب محلا ممیز مضاف (مال) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا تمیز مضاف الیہ ممیز، مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ مقدم۔
(انفقت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون، صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: کتنا مال خرچ کر دیا میں نے۔

(کم) خبریہ مبنی بر سکون منصوب محلا ممیز مضاف (دار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ تمیز، ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ مقدم۔
(بنیت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم۔ اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: کتنے گھر بنا ڈالے میں نے۔

وَكَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى. میں (کم) خبریہ مبنی بر سکون مرفوع محلا ممیز (مــن) حرف جار زائد مبنی بر سکون (مـلـک) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا موصوف (فـی) حرف جار مبنی بر سکون (السـمٰوٰت) جمع مؤنث سالم مجرور لفظا جار مجرور ظرف مستقر ہوا (ثـابـت) مقدر کا (ثـابـت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر اس میں (هـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر تمیز، ممیز اپنی تمیز سے ملکر مبتدا۔
(لا تـغـنـی) میں (لا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (تُـغـنِـیْ) فعل مضارع معروف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفرد معتل یائی مرفوع تقدیرا، صیغہ واحد مؤنث غائب (شفاعة) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید بنا بر فاعلیت، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل (شیئا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مفعول مطلق (الا) حرف استثنا مبنی بر سکون۔

(من) حرف جار مبنی بر سکون (بعد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف (اَنْ) ناصبہ موصول حرفی مبنی بر سکون (یاذن) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز منصوب لفظا صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل (لام) حرف جار مبنی بر کسر۔

(من) اسم موصول حرفی مبنی بر سکون مجرور محلا (یَشَاءُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمائر بارز مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (ھا) ضمیر منصوب متصل مقدر مفعول بہ، منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ (واؤ) حرف عطف مبنی بر فتح (یرضی) فعل مضارع معروف مفرد معتل الفی مرفوع تقدیرا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت (عند) مقدر جس میں (عن) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصوف، جار مجرور ملکر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف، (یشاء) معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر صلہ، موصول اسمی اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو (یاذن) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر صلہ، موصول حرفی اپنے صلہ سے ملکر بتاویل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفرد ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر مستثنیٰ مفرغ ہو کر ظرف لغو (لاتغنی) فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: آسمانوں میں رہنے والے کثیر فرشتوں کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب اللہ اجازت دیدے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے۔

تنبیہ ۲۰۳ تا ۲۰۶:

المصباح المنیر میں صفحہ ۱۳۵ پر اور مہر منیر میں صفحہ ۱۲۶ پر (کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ) کا ترجمہ کیا ہے (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں)۔

اقول:

یہ ترجمہ غلط ہے اسلئے کہ (رجلا) کے معنی آدمی نہیں بلکہ اس کے معنی ہیں مرد، جس کا اطلاق بالغ پر ہوتا ہے بخلاف آدمی کہ بالغ اور نابالغ دونوں کو شامل ہے۔ پھر اول نے اسی صفحہ پر تحریر کیا کہ (لفظ گاہے سے اس طرف اشارہ کیا کہ استعمال اکثری تو یہ ہے کہ کم خبریہ کی تمیز منصوب ہو مگر کبھی حرف جار داخل ہونے سے مجرور ہو جاتی ہے)۔ یہ بھی غلط ہے اور نحو میر نہ سمجھنے پر مبنی۔ اس لئے کہ (کم) خبریہ کی تمیز تو کبھی منصوب نہیں ہوتی چہ جائیکہ اکثر۔ اور لفظ (گاہے) سے اس طرف اشارہ ہوا کہ (کم) خبریہ کی تمیز پر کبھی (من) حرف جار آتا ہے اور اکثر اوقات نہیں آتا۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے تو اس سے پہلے خود فرمایا ہے کہ (کم خبریہ تمیز را بجر کند) مگر ان فاضلان دیوبند کو اتنا سمجھنے کی بھی توفیق نہیں اور شرح لکھنے بیٹھ گئے۔ پھر دوم نے صفحہ مذکورہ پر تحریر کیا کہ (مصنف نے یہاں پر مذہب مشہور کی پیروی کرتے ہوئے صرف کم خبریہ کے ساتھ من کا استعمال بیان کیا ہے ورنہ ابن حاجب کا قول ہے کہ من جارہ کم استفہامیہ اور خبریہ دونوں پر آسکتا ہے۔ دیکھو کافیہ۔ مگر امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی شارح کافیہ نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ کم استفہامیہ پر من آتا ہو اور نہ آج تک کسی کتاب میں میں نے دیکھا۔ البتہ علامہ زمخشری نے آیۃ:
سَلْ بَنِيٓ اِسْرَآئِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ میں لکھا ہے کہ یہاں کم استفہامیہ اور خبریہ دونوں طرح کا ہوسکتا ہے۔

اقول:

بچند وجوہ یہ بھی غلط ہے۔ اولا اسلئے کہ یہاں پر خود کم استفہامیہ اور خبریہ پر مِنْ کے دخول میں کلام نہیں۔ حتی کہ علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ کا قول مذکور یہاں پر نقل کرنا درست ہو۔

ثانیا اس لئے کہ قول مذکور کی نسبت شارح رضی کی جانب افترائے خالص ہے۔ شارح رضی نے ہرگز نہیں کہا کہ (مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ کم استفہامیہ پر مِنْ آتا ہو اور نہ آج تک کسی کتاب میں میں نے دیکھا) کیونکہ انہوں نے اپنی شرح میں صفحہ ۹۲ پر خود تصریح کی ہے کہ کم استفہامیہ اور خبریہ دونوں پر عامل رفع، عامل نصب، عامل جر آتا ہے اور عامل جر حرف جار بھی ہے اور حرف جار میں مِنْ بھی داخل۔ آپ کو مثال نہ ملتی ہو تو ہم سے سنئے۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا (مِنْ كَمْ مَجْلِسٍ اُخْرِجْتَ) تم کتنی مجلسوں سے نکالے گئے۔ تو اسمیں کم استفہامیہ ہے اور اس پر من داخل بلکہ کلام (کم) استفہامیہ اور خبریہ کی تمیز پر من کے دخول میں ہے اور علامہ ابن حاجب علیہ الرحمۃ دونوں اثبات فرمایا۔

شارح رضی نے (کم) استفہامیہ کی تمیز کے بارے میں کہا کہ مجھے اس کی تمیز پر من کا دخول نہ نثر میں دستیاب ہوا نہ نظم میں، نہ کتب نحو میں سے کسی کتاب نے اس کے جواز پر دلالت کی۔

ثالثا اس لئے (البتہ زمخشری نے الخ) کو شارح رضی کا مقولہ قرار دینا صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جیسے کہ عبارت اس پر صراحۃً دلالت کرتی ہے۔ یہ مقولہ تو شرح جامی میں عارف جامی قدس سرہ السامی کا ہے جو شارح رضی پر رد کرتے ہوئے فرمایا کہ تم کہتے ہو (کم استفہامیہ کی تمیز پر من کا دخول مجھے نہ نثر میں دستیاب ہوا نہ نظم میں، حالانکہ زمخشری نے آیت مذکورہ میں (کـــــــم) کا استفہامیہ ہونا جائز قرار دیا ہے اور اس کی تمیز پر (من) داخل ہے تو نثر میں۔ (کم استفہامیہ) کی تمیز پر من کا دخول موجود ہے اور زمخشری کی کتاب نے بھی جواز کی تصریح کر دی۔

بلکہ عارف جامی قدس سرہ السامی سے پہلے زمخشری کا قول مذکور نقل کرکے سید شریف قدس سرہ اللطیف نے حواشی شرح رضی میں یہ بھی فرمایا کہ علامہ تفتازانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ آیت مذکورہ میں بقرینۂ (سَـــل) یہ کم استفہامیہ ہے نہ خبریہ، جب ثابت ہوا کہ زمخشری کا قول مذکور شارح رضی کے رد میں ذکر کیا گیا ہے تو اس کو شارح رضی کی طرف منسوب کرنا بے عقلی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر ان فاضلان دیوبند سے بے عقلی کی باتیں بعید نہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم دوم

درعوامل معنوی بدانکہ عوامل معنوی بر دو قسم ست اوّل ابتداء یعنی خلو اسم از عوامل لفظی کہ مبتداء وخبر را برفع کند چوں زَیْدٌ قَائِمٌ وانیجا گویند کہ زَیْدٌ مبتداء ست مرفوع بابتداء وقَائِمٌ خبر مبتداء است مرفوع بابتداء وانیجا دو مذہب دیگر است یکی آنکہ ابتداء عامل است در مبتداء ومبتداء درخبر دیگر آنکہ ہر یکی از مبتداء وخبر عاملست در دیگر دوم خلو فعل مضارع از ناصب وجازم فعل مضارع را برفع کند۔

چوں یَضْرِبُ زَیْدٌ انیجا یَضْرِبُ مرفوعست زیرا کہ خالی است از ناصب وجازم تمام شد عواملِ نحو بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَوْنِہٖ۔

دوسری قسم عوامل معنوی کے بیان میں ۔جان لو کہ عوامل معنوی دو قسم پر ہیں ۔پہلی قسم ابتدا یعنی اسم کا لفظی عوامل سے خالی ہونا جو مبتدا اور خبر کو رفع کرتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ ۔اور اسکی ترکیب میں کہتے ہیں کہ زید مبتدا ہے، ابتدا کے سبب مرفوع اور قائم مبتدا کی خبر ہے ابتدا کے سبب مرفوع ۔اور اس کی ترکیب میں دو مذہب اور ہیں ۔ایک یہ کہ ابتدا عامل ہے مبتدا میں اور مبتدا خبر میں ۔اور دوسرا یہ کہ مبتدا و خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہے۔

دوسری قسم فعل مضارع کا خالی ہونا ناصب اور جازم سے، فعل مضارع کو رفع کرتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ، اس ترکیب میں یَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ خالی ہے ناصب اور جازم سے ۔تمام ہوئے نحو کے عوامل، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

سوال: عامل معنوی اور عامل لفظ کس عامل کو کہتے ہیں؟

جواب: لفظی عامل اس کو کہتے ہیں جس کا زبان سے تلفظ کر سکیں اور اگر اس کا تلفظ نہ ہو سکے تو اس پر دلالت کرنے والے کا تلفظ کر سکیں جیسے (اَنْ) ناصبہ عامل لفظی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض صورتوں میں اُس کا تلفظ کرتے ہیں۔ جب کہ یہ مذکور ہو اور بعض صورتوں میں اسکا تلفظ نہیں ہوتا جبکہ یہ (حتی) وغیرہ کے بعد مقدر ہو لیکن حتی وغیرہ کا تلفظ ہوتا ہے جو اس پر دلالت کرتے ہیں۔ لہذا یہ عامل لفظی ہوا اور جو عامل ایسا نہ ہو اس کو معنوی عامل کہتے ہیں جیسے ابتدا۔ یعنی اسم فاعل کا عامل لفظی سے خالی ہونا جو مبتدا اور خبر کو رفع کرتا ہے تو یہ خالی ہونا ملفوظ نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح فعل مضارع کا ناصب اور جازم سے خالی ہونا ملفوظ نہیں اور یہ ناصب و جازم سے خالی ہونا فعل مضارع کو رفع کرتا ہے ۔ نحویوں کے نزدیک عامل معنوی یہی دو ہیں، باقی لفظی۔

ترکیب:

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبتدا (قائم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا، اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید کھڑا ہے یا کھڑا ہوگا۔

(یضرب) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظا، صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید مارتا ہے یا مارے گا۔

(تمام) خبر مقدم (شد) فعل ماضی مطلق معروف صیغہ واحد مذکر غائب فعل ناقص (عوامل) مضاف (نحو) مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اسم۔

(با) حرف جار مبنی بر کسر (توفیق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف (اسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع محلا بنا بر فاعلیت ذوالحال (تعالیٰ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر، صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال منصوب محلا۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ۔

(و) حرف عطف مبنی بر فتح (عون) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مصدر مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور باعتبار محل قریب، مرفوع باعتبار محل بعید، بنا بر فاعلیت ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو، فعل ناقص اپنے اسم خبر اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

خاتمہ در فوائد متفرقہ کہ دانستن آن واجبست وآن سہ فصل ست فصل اول در توابع بدانکہ تابع لفظی است کہ دومی از لفظ سابق باشد باعراب سابق از یک جہت ولفظ سابق رامتبوع گویند وحکم تابع آنست کہ ہمیشہ دراعراب موافق متبوع باشد وتابع پنج نوع است اوّل صفت واوتابعیست کہ دلالت کند بر معنیٰ کہ در متبوع باشد چوں جَـآءَ نِـی رَجُـلٌ عَـالِـمٌ یا بر معنیٰ کہ در متعلق متبوع باشد چوں جَـآءَ نِـی رَجُـلٌ حَسَـنٌ غُلَامُـهٗ یـا اَبُـوْهُ مثلاً قسم اوّل درده چیز موافق متبوع باشد در تعریف وتنکیر وتذکیر وتانیث وافراد وتثنیہ وجمع ورفع ونصب وجر۔

چوں عِـنْـدِیْ رَجُـلٌ عَـالِـمٌ وَرَجُلَانِ عَـالِـمَانِ وَرِجَـالٌ عَـالِـمُوْنَ وَامْـرَأَةٌ عَـالِـمَةٌ وَّامْـرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَنِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ اما قسم دوم موافق متبوع باشد در پنج چیز تعریف وتنکیر ورفع ونصب وجر چوں جَـآءَ نِـی رَجُـلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ بدانکہ نکرہ را بجملہ خبریہ صفت تواں کرد چوں جَـآءَ نِـی رَجُـلٌ اَبُـوْهُ عَالِمٌ ودر جملہ ضمیری عائد بنکرہ لازم باشد۔

خاتمہ متفرق فوائد کے بیان میں جن کا جاننا واجب ہے اور وہ تین فصل پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل توابع کے بیان میں۔ جان لو کہ تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ سے دوسرے مرتبہ میں ہو، پہلے لفظ کے اعتبار کے ساتھ ایک جہت سے۔ اور پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں۔ اور تابع کا حکم یہ ہے کہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کی طرح ہوتا ہے۔ اور تابع پانچ قسم پر ہے، پہلی قسم صفت اور وہ ایسا تابع ہے جو دلالت کرے ایسے معنیٰ پر کہ وہ متبوع میں ہوں جیسے جَـآءَ نِـی رَجُلٌ عَالِمٌ یا ایسے معنیٰ پر جو متبوع کے متعلق میں ہوں جیسے جَـآءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ یا اَبُوْهُ۔ مثلاً پہلی صفت دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزوں میں متبوع کی طرح ہوتی ہے، معرفہ اور نکرہ ہونے میں اور مذکر اور مؤنث ہونے میں اور مفرد و مثنیٰ و مجموع ہونے میں اور مرفوع و منصوب و مجرور ہونے میں جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ وَرَجُلَانِ عَالِمَانِ وَرِجَالٌ عَالِمُوْنَ وَامْرَأَةٌ عَالِمَةٌ وَامْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَنِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ.

لیکن دوسری قسم متبوع کی طرح صرف پانچ چیزوں میں ہوتی ہے، معرفہ اور نکرہ ہونے میں اور مرفوع و منصوب اور مجرور ہونے جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ .

جان لو کہ نکرہ کو جملہ خبریہ کے ساتھ موصوف کیا جا سکتا ہے جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ اور جملہ میں نکرہ کی طرف راجع ہونے والی ضمیر لازم ہوتی ہے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ پہلی صفت دس چیزوں میں موصوف کی طرح ہوتی ہے اور اس کی مثال یہ پیش فرمائی (عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ) اس میں رجل موصوف ہے اور عالم صفت، لیکن دونوں میں دس چیزوں میں مطابقت نہیں۔

جواب: یہ مراد نہیں کہ ہر ترکیب میں یہ دسوں پائی جائیں گی بلکہ مراد یہ ہے کہ صفت اپنے موصوف کے ساتھ موافقت انہیں دس میں ضروری ہے نہ ان کے غیر میں۔ لیکن ان دس میں بعض ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو ہر ترکیب میں اُن میں سے ایک ہی ہوگا جیسے تعریف و تنکیر ہر ایک دوسرے کے مخالف ہے تو ان میں سے ہر ترکیب میں ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح تذکیر و تانیث ایک دوسرے کے مخالف ہیں تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح افراد و تثنیہ و جمع، ہر ایک دوسرے کے مخالف ہے تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح رفع و نصب و جر ہر ایک دوسری کے مخالف ہیں، ان میں سے ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح رفع و نصب و جر ہر ایک دوسرے کے مخالف ہے تو ہر ترکیب میں ان میں سے ایک ہی ہوگا۔

نظر برآں ہر ترکیب میں ان مین سے چار پائے جائیں گے۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب مذکور میں چار پائے جارہے ہیں (رجل) موصوف نکرہ (عالم) صفت بھی نکرہ۔ موصوف مذکر ہے، صفت بھی مذکر، موصوف مفرد، صفت بھی مفرد، موصوف مرفوع ہے، صفت بھی مرفوع۔ ان دس کے علاوہ کسی اور چیز میں موافقت ضروری نہیں مثلاً یہ ضروری نہیں کہ کہ موصوف مبنی ہو تو صفت بھی مبنی یا موصوف معرب ہو تو صفت بھی معرب یا موصوف غیر منصرف تو صفت بھی غیر منصرف یا موصوف منصرف ہو تو صفت بھی منصرف۔ اسی طرح دوسری صفت کی موافقت مذکورہ پانچ میں ضروری ہے نہ ان کے غیر میں۔

لیکن ہر ترکیب میں ان میں سے دو ہی پائیں جائیں گی۔ تعریف و تنکیر میں سے ایک اور رفع ونصب و جر میں سے ایک۔ چنانچہ مصنف علیہ الرحمۃ کی پیش کردہ دونوں صفت کی مثالوں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔

ترکیب:

(جاء) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر سکون (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موصوف (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل، مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس ایک علم والا مرد آیا۔

یہ پہلی صفت کی مثال ہے جو موصوف کے ساتھ تنکیر، افراد، تذکیر، رفع میں موافق ہے۔

(جاءنی) بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (حسن) مفرد منصرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر (غـــلام) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہٗ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس ایک حسین غلام والا مرد آیا۔

یہ دوسری صفت کی مثال ہے جو پانچ مذکورہ چیزوں میں موصوف کے موافق ہے جن میں دو پائی جارہی ہیں تنکیر اور رفع۔

یا غُلَامُہٗ کی جگہ اَبُوْہُ رکھ دیں تو (ابوہ) بترکیب معلوم (حسن) صفت مشبہ کا فاعل ہوجائے گا۔ اب یہ دو مثالیں ہوجائیں گی۔ اول میں صفت مشبہ کا فاعل مفرد منصرف صحیح ہے اور دوم میں اسمائے ستہ مکبرہ سے (عند) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم منصوب تقدیراً، کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت۔

(یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برسکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا (ثابت) مقدر کا۔ (ثابت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔

اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم۔ (رجل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (عــــالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، اس میں (ھــــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے موصوف، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میرے پاس ایک دانا مرد ہے۔

(رجلان عالمان) بتقدیر (عندی) کما مر عندی بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتان) مقدر کا (ثابتان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح۔

(الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر مقدم (رجلان) مثنیٰ مرفوع بالف موصوف (عالمان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مذکر اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس دو دانا مرد ہیں۔

(عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ماقبل مضموم، اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل، مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر۔

(میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم (رجال) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظا موصوف (عالمون) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برضم راجع بسوئے موصوف (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدائے موخر، مبتدائے موخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میرے پاس دانا مرد ہیں۔

(عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا۔(ثابتۃ) مقدر کا (ثابتۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث، اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم۔

(امرأۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (عالمۃ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل، صیغہ واحد مؤنث اس میں (ھی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس ایک دانا عورت ہے۔

(عندی) بترکیب معلوم مفعول فیہ ہوا (ثابتتان) مقدر کا (ثابتتان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مونث اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر مقدم (امرأتان) مثنیٰ مرفوع بالف موصوف (عالمتان) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل صیغہ تثنیہ مؤنث اس میں (ھما) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موصوف، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس دو دانا عورتیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عندی) بترکیب مفعول فیہ ہوا (ثابتات) مقدر کا (ثابتات) جمع مؤنث سالم مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی برفتح، اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر خبر مقدم (نسوۃ) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (عالمات) جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً اسم فاعل، صیغہ جمع مؤنث اس میں (ھُنَّ) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف۔
(نون) مشدد علامت جمع مؤنث مبنی برفتح، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدائے مؤخر، مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس دانا عورتیں ہیں۔

(جاء نی) بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر (ابو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواؤ مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس دانا باپ والا مرد آیا۔

(جاء نی) بترکیب معلوم (رجل) بترکیب معلوم موصوف (ابو) بترکیب معلوم مضاف (ہ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم راجع بسوئے موصوف، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا (عالم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی برفتح راجع بسوئے مبتدا، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت مرفوع محلا، موصوف اپنی صفت سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس ایک مرد آیا جس کا باپ دانا تھا۔

تنبیہ ۲۰۷ تا ۲۱۱:

المصباح المنیر میں صفحہ ۱۳۸ پر اور مہر منیر میں صفحہ ۱۲۹ پر (جاء نی رجل عالم) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک عالم آدمی آیا)۔

اقول:

یہ غلط ہے کیونکہ رجل کا ترجمہ آدمی نہیں بلکہ مرد ہے کمامر۔ پھر انہی صفحات پر دونوں نے (جاء نی رجل حسن غلامہ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جس کا غلام خوبصورت ہے) یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولا سلئے کہ (رجل) کا ترجمہ (شخص) نہیں۔ ثانیا اس لئے کہ حسن صفت مشبہ کی اسناد پر اپنے فاعل کی جانب ناقص ہوتی ہے نہ تام۔ اور لفظ ہے اسناد تام کا ترجمہ نہ ناقص کا، کما سبق فی اول الکتاب۔

پھر اول نے صفحہ ۱۳۹ پر اور دوم نے صفحہ ۱۳۱ پر (جاء نی رجل عالم ابوہ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس وہ مرد آیا جس کا باپ عالم ہے) یہ بیک وجہ غلط ہے کہ (عالم) اسم فاعل کی اسناد بھی اپنے فاعل کی طرف ناقص ہوتی ہے۔ تو اس اسناد کا ترجمہ بھی (ہے) نہیں ہو سکتا ہے۔ البتہ بحوائے

گاہ باشد کہ کودک ناداں

بغلط بر ہدف زند تیر

اس مثال میں (رجل) کا ترجمہ دونوں صاحبان صحیح کر گئے ہیں۔

ناظرین! ہمارا یہ کہنا کہ غلط سے صحیح ترجمہ کر گذرے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد کی مثال (جاءنی رجل ابوہ عالم) کا ترجمہ دوم نے یہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جس کا باپ عالم ہے) اور گزشتہ مثالوں میں دونوں صاحبان نے (رجل) کا ترجمہ (شخص) اور (آدمی) کیا ہے، پھر دونوں نے اس مثال کی ترکیب میں (ابوہ) مقدم کو (عالم) مؤخر کا فاعل قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے۔ سچ ہے کہ

یہ ہمی مکتب و ہمی ملّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم تاکید واوتابعیست کہ حال متبوع را مقرر گرداند در نسبت یا در شمول تا سامع راشک نماند و تاکید بر دو قسم است لفظی و معنوی تاکید لفظی بتکرار لفظ است چوں زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ وَضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ وَاِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وتاکید معنوی بہشت لفظ است نَفْسٌ وعَیْنٌ کِلَا وکِلْتَا وکُلٌّ واَجْمَعُ واَکْتَعُ واَبْتَعُ واَبْصَعُ چوں جَآءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ وجَآءَ نِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُهُمَا وجَآءَ نِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ وعَیْنٌ رابریں قیاس کن وجَآءَ نِی الزَّیْدَان کِلَاهُمَا وَالْهِنْدَانِ کِلْتَاهُمَا وکِلَا وکِلْتَا خاصند بمثنی وجَآءَ نِی الْقَوْمُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ وَاَکْتَعُوْنَ وَاَبْتَعُوْنَ وَاَبْصَعُوْنَ بدانکہ اَکْتَعُ واَبْتَعُ واَبْصَعُ اتباع اند بہ اَجْمَعُ پس بدون اَجْمَعُ ومقدم بر اَجْمَعُ نباشد۔

دوسری قسم تاکید اور وہ ایسا تابع ہے جو متبوع کے حال کو پختہ کر دے نسبت میں یا شمول میں تاکہ سامع کو شک نہ رہے اور تاکید دو قسم پر ہے لفظی اور معنوی۔

تاکید لفظی لفظ کو دوبارہ ذکر کرنے سے ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ وَضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ وَاِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ۔ اور تاکید معنوی آٹھ لفظ سے ہوتی ہے نَفْسٌ وعَیْنٌ کِلَا وکِلْتَا وکُلٌّ واَجْمَعُ واَکْتَعُ واَبْتَعُ واَبْصَعُ جیسے جَآءَ نِیْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زَیْدٌ نَفْسُہٗ وجَآءَ نِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا وجَآءَ نِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ وعَیْنٌ کو اس پر قیاس کرلو اور جَآءَ نِی الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا وَالْھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا و کِلَا و کِلْتَا خاص ہیں مثنیٰ کے ساتھ اور جَآءَ نِی الْقَوْمُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ وَ اَکْتَعُوْنَ وَاَبْتَعُوْنَ وَاَبْصَعُوْنَ جان لو کہ اَکْتَعُ و اَبْتَعُ و اَبْصَعُ تابع ہیں اَجْمَعُ کے۔ پس بغیر اَجْمَعُ کے اور مقدم اجمع پر نہیں ہوتے۔

سوال: تاکید متبوع کے حال کو نسبت میں پختہ کرتی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکید متبوع کے منسوب الیہ ہونے کو پختہ کرتی ہے جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ۔ میں (زید) اول منسوب الیہ ہے۔ (زید) ثانی نے اس کے منسوب الیہ ہونے کو سننے والے کے نزدیک پختہ کر دیا بایں معنیٰ کہ زید ثانی نے یہ بتایا کہ قائم مذکور کا منسوب الیہ زید ہی ہے کوئی اور نہیں یا متبوع کے منسوب ہونے کو پختہ کرتی ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ قَائِمٌ میں (قائم) اول منسوب ہے (قائم) ثانی نیا اس کے منسوب ہونے کو سننے والے کے نزدیک پختہ کر دیا بایں معنیٰ کہ (قائم) ثانی نے بتایا کہ (زید) مذکور کا منسوب (قائم) ہی ہے کوئی اور نہیں۔

سوال: شمول میں پختہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ متبوع اگر افراد والا ہے تو تاکید سے متبوع کے تمام افراد کو شامل ہونے کی پختگی حاصل ہوتی ہے جیسے اَلْاِنْسَانُ کُلُّہٗ حَیَوَانٌ میں (الانسان) تمام افراد کو شامل ہے۔ لفظ (کل) نے اس شمول کی پختگی کر دی اور اگر متبوع اجزاء والا ہے تو متبوع کے تمام اجزاء کو شامل ہونے کی پختگی حاصل ہوتی ہے جیسے جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ میں (القوم) کل اجزا کو شامل ہے لفظ (کل) نے اس شمول کو پختہ کر دیا۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے تاکید کی تعریف کے بعد فرمایا (وتاکید بر دو قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

است) اور چاہیے یہ تھا کہ یوں فرماتے (واو بر دوقسم است) یعنی بجائے لفظ (تاکید) ضمیر (او) لاتے۔

کیونکہ تاکید کا پہلے ذکر آچکا اور جب کسی چیز کو ایک مرتبہ ذکر کرنے کے بعد دوبارہ ذکر کیا جاتا ہے تو اس کو بنظر تخفیف ضمیر سے ذکر کیا کرتے ہیں تو بجائے ضمیر (او) لفظ (تاکید) ذکر کرنے میں کیا نکتہ ہے؟

جواب: بجائے ضمیر لفظ (تاکید) ذکر کرنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ یہ تاکید جس کو دو قسم پر بتایا جا رہا ہے وہ نہیں ہے جو پہلے مذکور ہو چکی کہ وہ تو اصطلاحاً صرف اسم ہوتی ہے جو نسبت یا شمول کی پختگی پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ اسم، فعل، حرف سب کو شامل ہے۔ اسی واسطے آئندہ تینوں کی مثالیں بیان فرمائی ہیں اور اگر (واو بر دوقسم است) فرماتے تو اس ضمیر مرجع تاکید مذکور ہوتی جو نسبت یا شمول کی پختگی پر دلالت کرتی ہے۔

اس تقدیر پر (اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ) کا ذکر کرنا درست نہ ہوتا کہ (انَّ) ثانی نہ نسبت کی پختگی پر دلالت کرتا ہے نہ شمول کی پختگی پر کیونکہ (انَّ) اول نہ منسوب الیہ ہے نہ منسوب۔ حتیٰ کہ (اِنَّ) ثانی اس کے منسوب الیہ یا منسوب ہونے کی پختگی پر دلالت کرے نہ (انَّ) اول کے افراد ہیں نہ اجزا جیسے (انسان) اور (قوم) کے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ (اِنَّ) ثانی شمول افراد یا شمول اجزا کی پختگی پر دلالت کرے۔ پس لازم آتا ہے کہ تاکید کی تعریف مذکور جامع نہ ہو۔ اسی واسطے (واو بر دوقسم است) نہ فرمایا۔ هذا ما یحظر بالبال و الله تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال.

سوال: تاکید کو لفظی اور معنوی کہنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: لفظی منسوب ہے لفظ کی طرف۔ یعنی لفظ والی چونکہ یہ تکرار لفظ سے حاصل ہوتی ہے، اسلئے لفظی کہتے ہیں اور معنوی منسوب ہے معنیٰ کی طرف یعنی معنیٰ والی چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بملاحظہ معنیٰ حاصل ہوتی ہے اس لئے معنوی کہتے ہیں۔

ترکیب:

(زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا (زید) ثانی تاکید قائم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید زید کھڑا ہے۔

(ضرب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (ضرب) ثانی تاکید (زید) بترکیب معلوم فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: مارا مارا زید نے۔

(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (ان) ثانی تاکید (زیدا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم (قائم) بترکیب معلوم خبر (ان) اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بیشک بیشک زید کھڑا ہے۔

(جاء نی) بترکیب معلوم (زید) بترکیب معلوم مؤکد (نفس) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (ہٗ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم، راجع بسوئے موکد، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تاکید، موکد تاکید سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس خود زید آیا۔

(جاء نی) بترکیب معلوم (الزیدان) مثنیٰ مرفوع بالف موکد (انفس) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً مضاف (ھما) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی برضم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راجع بسوئے موکد۔

(میــم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تاکید، موکد تاکید سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس دونوں زید آئے۔

(جاء نی) بترکیب معلوم (الزیدون) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ماقبل مضموم موکد (انفس) بترکیب معلوم مضاف (هم) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے موکد (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تاکید، موکد اپنی تاکید سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس سب زید خود آئے۔

(جاء نی) بترکیب معلوم (الزیدان) بترکیب معلوم موکد (کلا) مرفوع بالف مضاف (هما) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم، راجع بسوئے موکد (میــــم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس دونوں زید آئے۔

(جاء نی) مقدر بترکیب معلوم (هندان) مثنیٰ مرفوع بالف موکد (کلتا) مرفوع بالف مضاف (هـــمـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر ضم، راجع بسوئے موکد (میــــم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تاکید، موکد اپنی تاکید سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میرے پاس دونوں ہند آئیں۔

(جاء نی) بترکیب معلوم (القوم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا موکد (کل) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے موکد (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر تاکید اول (اجمعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ما قبل مضموم معطوف علیہ، (واؤ) حرف عطف مبنی بر فتح (اکتعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ما قبل مضموم معطوف (واؤ) حرف عطف مبنی بر فتح (ابتعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ما قبل مضموم معطوف (واؤ) حرف عطف مبنی بر فتح (ابصعون) جمع مذکر سالم مرفوع بواؤ ما قبل مضموم معطوف (اجمعون) معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر تاکید دوم، موکد اپنی دونوں تاکید سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس کل سب کی سب ساری قوم آئی۔

تنبیہ ۲۱۲ تا ۲۱۳:

المصباح المنیر صفحہ ۱۴۲ میں (جاءتنی الھندان کلتاھما) کا ترجمہ کیا ہے (دونوں ہندہ میرے پاس آئیں)۔

اقول:

یہ بدو وجہ غلط ہے۔ اولاً اس لئے کہ (ھندان) تثنیہ (ھند) کا ہے نہ (ھندۃ) کا۔ کافیہ میں (فھند منصرف) اسی ھند کا تثنیہ ہے (ھندان) تو ترجمہ میں (ھندہ) کہنا غلط ہوا۔ ثانیاً اس لئے کہ دو کے لئے (آئی) کہنا درست نہیں بلکہ (آئیں) کہا جائے گا۔

ان فاضل دیوبند کی اُردو بھی صحیح نہیں۔ اگر کافیہ یاد ہوتا اور اردو باقاعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھی ہوتی تو ایسے اغلاط میں آلودہ نہ ہوتے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل:

سوم بدل واوتابعیست کہ مقصود بہ نسبت او باشد و بدل بر چہار قسم ست بدل الکل و بدل الاشتمال و بدل الغلط و بدل البعض بدل الکل آنست کہ مدلولش مدلول مبدل منہ باشد چوں جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ و بدل البعض آنست کہ مدلولش جزو مبدل منہ باشد چوں ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ و بدل الاشتمال آنست کہ مدلولش متعلق بمبدل منہ باشد چوں سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ و بدل الغلط آنست کہ بعد از غلط بلفظی دیگر یاد کنند چوں مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ.

تیسری قسم بدل، اور وہ ایسا تابع ہے جو مقصود بہ نسبت ہو۔ اور بدل چار قسم پر ہے۔ بدل الکل و بدل الاشتمال و بدل الغلط و بدل البعض۔ بدل الکل وہ اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ۔ اور بدل البعض وہ اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا جزء ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ۔ اور بدل الاشتمال ایسا اسم تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ اور بدل الغلط ایسا اسم تابع ہے جس کو غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کریں جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

ترکیب:

(جاءنی) بترکیب معلوم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبدل منہ (اخو) اسمائے ستہ مکبرہ سے مرفوع بواو مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر فتح، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر بدل الکل، مبدل منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بدل الکل سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس زید تیرا بھائی آیا۔

(ضُرِب) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبدل منہ (رأس) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف۔

(ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبدل منہ،، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر بدل البعض، مبدل منہ اپنے بدل البعض سے ملکر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: پیٹا گیا زید اس کا سر۔

(سُلِبَ) فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مبدل منہ

(ثوب) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ،مجرور محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے مبدل منہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر بدل الاشتمال، مبدل منہ اپنے بدل الاشتمال سے ملکر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: کھینچا گیا زید اُس کا کپڑا۔

(مررت) بترکیب معلوم (با) حرف جار مبنی بر کسر (رجل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مبدل منہ (حمار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا بدل الغلط مبدل منہ اپنے بدل الغلط سے ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو، فعل اپنے اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں ایک مرد کے پاس سے گذرا (بلکہ) گدھے کے پاس سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۲۱۴:

المصباح المنیر صفحہ ۱۴۴ میں اور مہر منیر صفحہ ۱۳۵ میں (مـررت بـرجـل حمار میں واقع (رجل) کا ترجمہ (شخص) اور (آدمی) کے ساتھ کیا ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے بلکہ اس کا ترجمہ (مرد) کما سلف۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل:

چہارم عطف بحرف واو تابعیست کہ مقصود باشد بہ نسبت با متبوعش بعد از حرف عطف چوں جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو وحروف عطف دہ است در فصل سوم یاد کنیم انشاء اللہ تعالیٰ واورا عطف نسق نیز گویند۔

چوتھی قسم معطوف بحرف اور وہ ایسا اسم تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ حرف عطف کے بعد نسبت سے مقصود ہو جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔ اور حرف عطف دس ہیں، تیسری فصل میں ذکر کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور اس کو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔

(عطف بحرف) میں (عطف) مصدر بمعنیٰ (معطوف) اسم مفعول ہے۔ کیونکہ اس کے بعد مصنف علیہ الرحمۃ نے جو تعریف بیان فرمائی ہے یعنی (واو تابعیست الخ) وہ معطوف بحرف کی ہے نہ (عطف بحرف) معنیٰ مصدری کی نظر برآں تابع مذکور کا اسم نام ہو (عطف بحرف)۔

پھر مصنف علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ تابع مذکور (عطف نسق) بھی کہتے ہیں۔ اس میں بھی (عطف) بمعنیٰ (معطوف) ہے اور (نسق) بمعنیٰ منسوق۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتّب، اور یہ مرکب توصیفی ہے۔اب معنیٰ یہ ہوئے معطوف مرتّب اور مرتّب وہ چیز جو اپنے رتبہ پر رکھی گئی ہو اور اس معطوف کا اپنے رتبہ پر ہونا بایں معنیٰ کہ اپنے متبوع سے مؤخر ہوتا ہے کیونکہ تابع کا رتبہ متبوع سے متاخر ہے۔بایں وجہ اس کو (عطف نسق) کے ساتھ موسوم کیا گیا۔

یہ وجہ دوسرے توابع میں بھی پائی جاتی ہے لیکن وجہ تسمیہ میں اطراد وانعکاس نہیں ہوتا۔

لہذا یہ سوال وارد نہ ہوگا کہ وجہ مذکور دوسرے توابع میں بھی پائی جاتی ہے۔ نظر برآں اُن کو بھی (عطفِ نسق) کے ساتھ موسوم کیا جائے۔هذا مایحظر بالبال والله تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال۔

اور حاشیہ ملا عبدالغفور علیہ الرحمۃ سے مفہوم ہوتا ہے کہ عطف نسق میں نسق بمعنیٰ طریقہ ہے کہ لغت میں اس کے یہ معنیٰ بھی آتے ہیں۔بریں تقدیر یہ مرکب اضافی ہوا۔اور مراد یہ کہ ایک طریقہ والا معطوف۔یعنی وہ معطوف جو اپنے متبوع کے ساتھ ایک طریقہ پر ہو اور وہ ایک طریقہ یہ ہے کہ دونوں نسبت سے مقصود ہوتے ہیں۔

ترکیب:

(جاءنی) بترکیب معلوم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (عمرو) مفرد منصرف مرفوع لفظا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس زید اور عمرو آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجم عطف بیاں واوتابعیست غیر صفت کہ متبوعش راروشن گرداند چوں اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ وقتیکہ بعلم مشہورتر باشدو جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَبُوْعَمْرٍو وقتیکہ بکنیت مشہورتر باشد۔

پانچویں قسم عطف بیان اور وہ ایسا اسم تابع غیر صفت ہے جو اپنے متبوع کو واضح کرے جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ۔ یہ جبکہ معطوف علیہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔

سوال: کنیت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: (علم) جس کی تعریف گذرگئی۔ نحویوں کی اصطلاح میں اس کی تین قسمیں ہیں۔

اگر اس کے شروع میں لفظ (اب) یا (ابن) یا (ام) یا (بنت) تو اس کو (کنیت) کہتے ہیں ورنہ اگر اس سے مدح یا ذم مقصود ہو تو اس کو (لقب) کہتے ہیں۔ ورنہ اگر مدح یا ذم مقصود نہیں تو اس کو (اسم) کہتے ہیں۔ اور جب لفظ علم لقب یا کنیت کے مقابل بولا جائے تو اس سے مراد تیسری قسم ہوتی ہے۔ جیسے یہاں پر مصنف علیہ الرحمۃ نے کنیت کے مقابل استعمال فرمایا ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی (عمر) ہے اور کنیت (ابوحفص) جس کے ساتھ آپ کو سید عالم ﷺ نے موسوم فرمایا تھا۔ اور (حفص) بمعنیٰ (بچۂ شیر)۔ آپ نہ نسبت اسم کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ اسی واسطے اسم گرامی کو عطف بیان قرار دیا گیا۔ (اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ) یہ ایک اعرابی کا قول ہے جس نے خدمت والا میں حاضر ہو کر سواری طلب کی تھی۔ یہ کہہ کر کہ میری اونٹنی لاغر ہے اور اُس کے سم گھس گئے، پشت زخمی ہوگئی۔ آپ نے اس کے بیان کو غلط سمجھ کر فرمایا: بخدا تیری اونٹنی کہ سُم گھسے ہیں نہ پشت زخمی ہوئی ہے۔ اپنی اس اونٹنی پر سوار ہو کر جاؤ تمہیں ہم سے سواری طلب کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہیں۔ وہ اعرابی مایوس ہو کر واپس ہو گیا۔ راستے میں اونٹنی کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہنے لگا:

اَقْسَمُ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرْ
مَا مَسَّهَا نَقَبٌ وَلَا دَبَرْ
اِغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَرْ

یعنی ابوحفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی کہ نہ اونٹنی کے سُم گھسے ہیں نہ پشت زخمی ہوئی ہے۔ اے اللہ ان کی مغفرت فرما اگر ان کی قسم غلط بات پر ہو۔ سامنے سے حضرت فاروق اعظم تشریف لا رہے تھے۔ جب اُس کا یہ قول سنتے (اِغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فَجَرْ) تو فرماتے (اَللّٰهُمَّ صَدِّقْ صَدِّقْ) یعنی اے اللہ بیان مذکور میں اس کے صدق کو ظاہر فرمادے۔

یہاں تک کہ دونوں کی ملاقات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا اپنی اونٹنی سے سامان اتار دو۔ جب سامان اترا تو دیکھا کہ پشت زخمی ہے اور اونٹنی لاغر ہے، پھر اس کو سواری بھی عطا فرمائی اور زادِ راہ بھی دیا اور کپڑے بھی مرحمت فرمائے۔

نقب کے معنیٰ ہیں (گھس جانا) چوپایوں کے سموں کا۔ اور (دبر) جمع (دبرۃ) کی امام فراء کے نزدیک، جس کے معنیٰ ہیں زخم جو چوپاؤں کی پشت میں پڑ جاتا ہے۔ آپ نے بروز پنج شنبہ ۲۸ ذی الحجہ بمقام مدینہ منورہ ۶۳ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

(زید) بن ارقم ایک جلیل القدر صحابی کا اسم گرامی ہے۔ ان کی کنیت ابوعمر ہے، اسی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ اسی واسطے کنیت کو مثال مذکور میں عطف بیان قرار دیا گیا۔ (غزوہ مریسیع) سے فارغ ہو کر سید عالم ﷺ نے ایک کنویں کے پاس قیام فرمایا۔ وہاں یہ واقعہ پیش کہ حضرت فاروق اعظم کے اجیر (جہجاہ) غفاری اور ابن ابی منافق کے حلیف (سنان جہنی) کے درمیان جنگ ہو گئی۔ (جہجاہ نے مہاجرین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پکارا اور (سنان) نے انصار کو۔ اُس وقت ابن ابی منافق نے نبوی شان میں گستاخانہ کلمات بکے اور کہا کہ مدینہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم اپنا پس خوردہ ان کو نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں۔ اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں۔ یہی زید بن ارقم تھے جن کو یہ بکواس سن کر تاب نہ رہی اور ابن ابی منافق سے فرمایا کہ تو ہی ذلیل ہے، اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا۔ اور سید عالم ﷺ کے سر پر تاج معراج ہے۔ اللہ عزوجل نے انہیں عزت بخشی ہے۔ یہ منافق بولا کہ چپ رہو میں تو ہنسی سے کہا تھا۔ حضرت زید نے اس کی گساخانہ گفتگو نبوی خدمت میں نقل فرمائی۔ اس کو بلا کر دریافت کیا گیا تو مکر گیا۔ اللہ عزوجل نے سورۂ منافقون میں حضرت زید بن ارقم کی تصدیق نازل فرمائی:

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ.

یعنی کہتے ہیں (منافقین) ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور بڑی عزت والا اُس سے نکال دے گا نہایت ذلت والے کو۔

آپ نے بمقام کوفہ بزمانہ (مختار) ۶۶ھ یا ۶۸ھ میں وصال فرمایا۔

ترکیب:

(اقسم) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (بـــا) حرف جار مبنی برکسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور ملکر ظرف لغو (ابــو حــفــص) کنیت، جس کا جزو اول مرفوع بواؤ اور جزو ثانی مشغول باعراب سابق معطوف علیہ (عــمــر) غیر منصرف مرفوع لفظا عطف بیان۔ معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: ابو حفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مَـامَسّ) میں (ما) نافیہ مبنی بر سکون (مَسّ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح (هَــــا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ناقہ اعرابی (نَـقَبَ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واوَ) حرف عطف مبنی بر فتح (لا) زائدہ مبنی بر سکون (دبــــر) اسم جنس مفرد منصرف صحیح اور بر مذہب امام فرا جمع مکسر منصرف کہ وہ اسم جنس کو جمع فرماتے ہیں۔ کـذافـی نـوادر الاصـول۔ مرفوع لفظاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جواب قسم ہو قسم مقدر (واللہ) کا جس کی ترکیب معلوم۔

(اغفر) امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر۔ اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَن) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (لام) حرف جار مبنی بر فتح (هــا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (عمر)۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو۔

فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا ہوا مقدم (اَللّٰھم) میں (اسم جلالت) منادی مفرد معرفہ مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ (میم) مشدد عوض حرف ندا (یا) جو قائم مقام (ادعو) جس کی ترکیب معلوم، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ان) حرف شرطیہ مبنی بر سکون (کان) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح فعل ناقص مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے عمر۔ اور (فــجــر) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم کان، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر منصوب محلاً، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ جس کی جزا بقرینہ سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محذوف۔شرط مذکور اپنی جزائے محذوف سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

(جاء نی) بترکیب معلوم (زید) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف علیہ (ابو عمر) کنیت جس کا جزواول مرفوع بواؤاور جزوثانی مشغول باعراب سابق عطف بیان۔معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس زید ابوعمر آئے۔

تنبیہ ۲۱۵ تا ۲۱۸:

مہر منیر صفحہ ۱۳۷ میں اعرابی مذکور کے قول بابت اونٹنی (نقبا) کا ترجمہ کیا ہے کہ (پیروں مین سوراخ ہو گئے ہیں)۔

اقول:

(نقباء) کے ترجمہ میں یہاں پر (سوراخ) کہنا غلط ہے۔یہ نقب سے مشتق ہے جس کے معنی یہاں پر ہیں۔(سودہ وتنک شدن سپل ستور) یعنی چار پائے کے سم کا گھس جانا اور پتلا پڑ جانا۔یہ اُس نقب سے مشتق نہیں جو نقب زنی میں ہے۔نہ معلوم کس مناسبت کی بناء پر ان فاضل دیوبند کا ذہن اس طرف منتقل ہو گیا۔پھر لکھا ہے کہ اُس اعرابی کے اس بیان پر کہ میری اونٹنی لاغر ہے پشت زخمی ہوگئی سم گھس گئے ہیں فاروق اعظم نے فرمایا (خدا کی قسم تو جھوٹا ہے) یہ بھی غلط ہے۔انہوں نے یہ فرمایا تھا (واللہ لیس لھانقب ودبر) یعنی بخدا نہ اس کے سم میں سودگی ہے نہ پشت میں زخم۔کمافی حاشیۃ الجمال علی شرح الجامی قدس سرھما السامی.

دونوں میں کیسا فرق ہے مگر جو الٰہی اور نبوی توہین کے خوگر ہوں ان کو یہ فرق کیسے نظر آسکتا ہے۔پھر (اللھم صدق صدق) کا ترجمہ کیا ہے (خدایا اعرابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سچا کر دے) یہ بھی غلط ہے کہ اعرابی تو اپنے قول مذکور میں سچا تھا ہی، سچے کو سچا کرنا کیا معنیٰ۔

یہ تو (طلب حاصل) ہوئی اور حاصل کی طلب باطل۔ کمالا یخفی علی العاقل.

اس کے معنیٰ ہیں حق کی حقیقت کا اظہار اور ابطالِ باطل کے معنیٰ باطل کے بطلان کا اظہار۔ ورنہ حق کے معنیٰ ہی ہیں (ثابت) پھر اس کا اثبات تحصل حاصل ہوا جو باطل ہے۔ اسی طرح ابطال باطل از قبیل تحصیل حاصل۔ مگر یہ فاضل دیو بندان باریکیوں کے سمجھنے سے غافل نہیں نہیں بلکہ عاطل۔

۱۲ (مہر منیر) میں اسی صفحہ پر اور المصباح المنیر میں صفحہ ۱۴۵ و ۱۴۶ پر (اغفر لہ اللھم ان کان فجر) کا ترجمہ کیا ہے (خدایا ان کو بخش دے اگر انہوں نے جھوٹی قسم کھائی ہو) یہ یہاں غیر مناسب ہے کہ قسم جھوٹی نہیں ہوتی۔

وجہ یہ کہ قسم جملہ انشائیہ ہوتی ہے اور جملہ انشائیہ میں نہ صدق کا احتمال ہوتا ہے نہ کذب کا۔ مصنف علیہ الرحمۃ شروع نحو میر میں بیان فرما چکے ہیں کہ قسم جملہ انشائیہ کی قسم ہے۔ کہنا یوں تھا (اگر انہوں نے جھوٹ پر قسم کھائی) کیونکہ قسم جواب قسم پر کھائی جاتی ہے۔ وہ جھوٹا ہو سکتا ہے بشرطیکہ جملہ خبریہ ہو مگر یہ فاضلان دیو بند امکان کذب کے قائل ہو کر جھوٹ سے اتنے زیادہ مانوس ہو گئے ہیں کہ جس میں جھوٹ کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی اس کی جانب بھی جھوٹ کو منسوب کر دیتے ہیں۔ پھر دونوں نے مذکورہ صفحات پر مثال ثانی کی ترکیب میں (ابو عمر) کو مرکب اضافی قرار دیا ہے، یہ بھی غلط ہے کیونکہ (ابو عمر) کنیت ہے اور کنیت علم کی قسم ہے اور علم معرفہ کی قسم ہے اور معرفہ اسم کی قسم ہے اور اسم کلمہ کی قسم ہے اور کلمہ میں افراد معتبر ہے تو کلمہ مفرد ہوا۔ پس اُس کی قسم اسم بھی مفرد اور اسم کی قسم معرفہ بھی مفرد اور معرفہ کی قسم علم بھی مفرد اور علم کی قسم کنیت بھی مفرد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا مرکب اضافی کہنا باطل ہوا۔ اتنا بھی نہ سوجھا کہ مرکب اضافی کا جزو معنیٰ مقصود کے جزو پر دلالت کیا کرتا ہے ورنہ وہ سرے سے مرکب ہی نہ ہوگا کہ مرکب میں جزو لفظ کی دلالت جزو معنیٰ مقصود پر معتبر ہے جس کو مبتدی طلبہ بھی جانتے ہیں۔ اب یہ فاضلان دیوبند بتائیں کہ بحالت کنیت ابوعمرا گر مرکب اضافی ہے اور اس کے جزو دو ہی ہیں (ابو) اور (عمر) تو (ابو) معنیٰ مقصود کے کون سے جزو پر دلالت کرتا ہے اور عمر کون سے جزو پر۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

فصل دوم در بیان منصرف و غیر منصرف منصرف آنست کہ ہیچ سبب از اسباب منع صرف در و نباشد و غیر منصرف آنست کہ دو سبب از اسباب منع صرف در و باشند و اسباب منع صرف نُہ است عدل و وصف و تانیث و معرفہ و عجمہ و جمع و ترکیب و وزن فعل و الف و نون مزیدتان چنانچہ در عُمَرُ عدلست و عَلَم و در ثُلٰثُ و مَثْلَثُ صفت است و عدل و در طَلْحَۃُ تانیث ست و عَلَم و در زَیْنَبُ تانیث معنوی است و عَلَم و در حُبْلٰی تانیث ست بالف مقصورہ و در حَمْرَاءُ تانیث است بالف ممدودہ و این مؤنث بجائی دو سبب ست و در اِبْرَاهِیْمُ عجمہ است و عَلَم و در مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ جمع منتہی الجموع بجائی دو سبب ست و در بَعْلَبَکُّ ترکیب ست و عَلَم و در اَحْمَدُ وزن فعلست و عَلَم و در سَکْرَانُ الف و نون زائدتان ست و وصف و در عُثْمَانُ الف و نون زائدتانست و عَلَم و تحقیق غیر منصرف از کتب دیگر معلوم شود۔

دوسری فصل بیان میں منصرف اور غیر منصرف کے۔ منصرف وہ اسم ہے جس میں جوئی سبب (موخر) منع صرف کے اسباب سے نہ ہو اور غیر منصرف وہ اس ہے جس میں دو سبب منع صرف کے اسباب سے ہوں اور اسباب منع صرف نو ہیں عدل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وصف اور تانیث اور معرفہ اور عجمہ اور جمع اور ترکیب اور وزن فعل اور الف نون زائد جیسے عمر میں عدل ہے اور علم اور ثلث اور مثلث میں صفت ہے اور عدل اور طلحہ میں تانیث ہے اور علم اور زینب میں تانیث معنوی ہے اور علم اور حبلی میں تانیث بالف مقصورہ ہے حمراء میں تانیث ہے الف ممدودہ کے ساتھ اور یہ مؤنث دو سبب کے قائم مقام ہوتی ہے اور ابراہیم میں عجمہ ہے اور علم اور مساجد ومصابیح میں جمع منتھی الجموع قائم مقام دو سبب کے ہے اور بعلبک میں ترکیب ہے اور علم اور احمد میں وزن فعل ہے اور علم اور سکران میں الف ونون زائد ہیں اور وصف اور عثمان میں الف ونون زائد ہیں اور علم اور تحقیق غیر منصرف کی دوسری کتابوں سے معلوم ہوگی۔

اعراب غیر منصرف کے بیان میں ان فاضلان دیوبند نے بعض غلطیاں کی تھیں جن سے طلبہ گمراہ ہو رہے تھے نظر برآں ہم نے وہاں پر اسباب منع صرف کی بقدر ضرورت تفصیل کردی تا کہ طلبہ گمراہی سے محفوظ ہوجائیں ورنہ اسباب کی تعریف اور شرائط وغیرہ کے لئے بقول مصنف علیہ الرحمۃ کتب آئندہ ہیں۔

فصل سوم درحروف غیر عاملہ وآن شازدہ قسم است اوّل حروف تنبیہ وآن سہ است اَلَا و اَمَا و هَا.

تیسری فصل غیر عامل حروف کے بیان میں اور وہ سولہ قسم پر ہیں پہلی قسم حروف تنبیہ اور وہ تین ہیں اَلَا اور اَمَا اور هَا.

(حروف التنبیہ) یعنی وہ حروف جو تنبیہ کے لئے وضع کئے گئے ہیں (تنبیہ) کے معنی ہیں بیدار کرنا۔ متکلم ان کو اس لئے ذکر کرتا ہے کہ مخاطب اُس چیز سے غافل نہ رہے جو بیان کی جاتی ہے اور اس کو توجہ کے ساتھ سنے خواہ وہ چیز مفرد ہو جیسے زید ھذا یا کلام اور بر تقدیر کلام خواہ جملہ اسمیہ ہو جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَـــاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا جملہ فعلیہ جیسے اَلَا قُمْ عِنْدَ ذِکْرِ الْوِلَادَۃِ تَعْظِیْمًا۔ وہ جملہ خواہ خبریہ ہو جیسے مثال اول یا انشائیہ جیسے مثال ثانی۔ ان حروف میں (الا) اور (اما) صرف جملہ کے شروع میں آتے ہیں اور (ھا) جملہ اور مفرد دونوں کے شروع میں لیکن (ھا) معنی تنبیہ پر رہتے ہوئے ہر مفرد کے شروع میں نہیں آتا بلکہ صرف اسم اشارہ کے شروع میں اور منادی معرف بللام کے شروع میں آتا ہے مگر معنی تنبیہ پر نہیں ہوتا۔

تنبیہ ۲۱۹ تا ۲۲۱:

مہر منیر صفحہ ۱۲۹ میں حروف تنبیہ کے متعلق ہے کہ (اصطلاح میں ان حروف کو کہتے ہیں جو مخاطب کو تنبیہ اور آگاہ کرنے کے لئے آتے ہیں تاکہ متکلم جس بات کی خبر دے رہا ہے مخاطب اُس سے غافل نہ ہو)۔

اقول:

یہ غلط ہے کہ کیونکہ متکلم کی بات کبھی انشاء بھی ہوتی ہے تو خبر پر قصر کرنا صحیح نہیں اور خود انشاء کی مثال بھی پیش کی ہے (جیسے اَمَا لَاتَفْعَلْ۔ خبردار مت کر) لیکن ستم تو یہ ہے کہ فاضل دیوبند ہذا اپنا لکھا بھی نہیں سمجھتے۔ تو دوسرے کی لکھی نحو میر کیا سمجھیں گے۔ پھر تحریر فرمایا (یہ حروف ہمیشہ جملہ کے شروع میں آتے ہیں) یہ بھی غلط ہے کیونکہ ان میں سے (ھا) مفرد کے شروع میں بھی آتی ہے کما فی شرح الجامی قدس سرہ السامی۔

پھر (ھَا زَیْدٌ قَائِمٌ) کا ترجمہ کیا ہے (دیکھو زید کھڑا ہے) یہ ترجمہ ہو یا بیان مقصود دونوں غلط ہیں کیونکہ (ھا) کا ترجمہ (دیکھو) نہیں نہ یہ اُس سے مقصود اول اس لئے نہیں کہ (ھا) حرف ہے اور (دیکھو) فعل اور دونوں قسمیں ہیں اور ایک قسیم دوسرے قسیم کے ہم معنی نہیں ہوتا ورنہ قسمیں نہ رہیں گے۔ دوم اس لئے کہ یہ حروف تنبیہ ہے اور تنبیہ سے متکلم کا مقصود ہوتا ہے اپنی بات کے سننے کے لئے مخاطب کو متوجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا، نہ کسی چیز کو دیکھنے کے لئے متوجہ کرنا۔

نظر بر آں اس مقصود کو یوں تعبیر کیا جائے گا

(سنو زید کھڑا ہے) نہ یوں (دیکھ زید کھڑا ہے)

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

دوم حروف ایجاب وآن شش ست نَعَمْ وَبَلٰی واَجَلْ واِیْ و جَیْرِ واِنَّ .

دوسری قسم حروف ایجاب اور وہ چھ ہیں نعم اور بلی اور اجل اور ای اور جیر اور ان۔

(حروف ایجاب) میں (ایجاب) بمعنی (جواب دادن) ہے یعنی (جواب دینا) اور یہ حروف کسی نہ کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں۔ بایں مناسبت ان کو (حروف ایجاب) کہا جاتا ہے۔ ان میں (نعم) جملہ خبریہ کے بعد واقع ہوتا ہے جیسے کسی نے خبر دی (ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَدْرَسَةِ) زید مدرسہ گیا۔ تم نے جواب میں کہا (نعم) ہاں گیا۔ اور جملہ انشائیہ کے بعد بھی جیسے کسی نے سوال کیا (اَصَلَّيْتَ) کیا تم نے نماز پڑھ لی۔ تم نے جواب میں کہا (نَعَمْ) ہاں پڑھ لی۔

اور (بلٰی) صرف جملہ منفیہ کے جواب میں آتا ہے اُس کی نفی توڑنے کے لئے خواہ وہ خبریہ ہو جیسے کسی نے کہا (مَا صُمْتَ اَمْسِ) تم نے کل روزہ نہیں رکھا تھا۔ تم نے جواب میں کہا (بلٰی) نہیں۔ رکھا تھا یا انشائیہ جیسے کسی نے سوال کیا (اَمَا حَجَجْتَ) کیا تم نے حج نہیں کیا تم نے جواب میں کہا (بلٰی) نہیں کر لیا۔

اور (اَجَلْ) اور جَیْرِ اور (اِنَّ) تینوں اکثر مخبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں جیسے کسی نے خبر دی (قَدْ فَازَ اَخُوكَ فِي الْاِمْتِحَانِ) بیشک تمہارا بھائی امتحان میں پاس ہو گیا۔ تم نے اُس کی تصدیق کے لئے کہا (اَجَلْ) یا (جَیْرِ) یا (اِنَّ) ہاں بیشک پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا۔اور (اِیْ) اکثر استفہام کے بعد آتا ہے۔جس چیز کو دریافت کیا ہے اس کو ثابت کرنے کے لئے اور بغیر قسم کے مستعمل نہیں ہوتا۔جیسے کسی نے سوال کیا (هَلْ قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ) کیا نماز ہوگئی تم نے جواب میں کہا (اِیْ وَاللّٰهِ) ہاں بخدا ہوگئی۔

تنبیہ۲۲۲:

مہر منیر ۱۲۹ میں (بَلٰی) کا ترجمہ (ہاں) کیا ہے

اقول:

یہ ترجمہ ہو یا حاصل مطلب دونوں غلط ہیں کیونکہ (ہاں) سے کلام سابق کا اقرار ہوتا ہے جیسے (نعم) سے جس کو خود (نعم) کی بحث میں بیان کیا ہے اور (ہاں) کو (نعم) کا ترجمہ قرار دیا ہے پس (اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ) کے جواب میں جو (بَلٰی) کہا گیا تھا۔اگر اُس کا ترجمہ (ہاں) ہو تو کلام سابق کا اقرار ہوگا اور کلام سابق نفی ہے تو نفی کا اقرار ہوا کیونکہ ہاں کہنے سے نفی ٹوٹتی نہیں بلکہ تسلیم ہوتی ہے جیسے (نعم) میں پس (ہاں) کہنے سے معنی یہ ہوئے کہ تو ہمارا رب نہیں۔یہ معنی باطل ہیں۔بلکہ (بَلٰی) کا مطلب ہے (کیوں نہیں) یا صرف (نہیں) کہ یہ دونوں نفی پر دلالت کرتے ہیں اور سابق میں بھی نفی تھی تو جب نفی پر نفی وارد ہوئی تو سابق کی نفی ٹوٹ گئی اور جب سابق کی نفی ٹوٹ گئی تو اثبات ہوگیا۔اب معنی یہ ہوئے کہ تو ہمارا رب ہے۔یہ معنی صحیح ہیں یہ فاضل دیوبند اُردو بھی نہیں سمجھتے پھر نحو میر سمجھنا چہ معنی دارد۔سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملّا
حال طفلاں زبوں شده است

سوم حروف تفسیر و آں دو است اَیْ و اَنْ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی نَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرَاهِيْمُ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری قسم حروف تفسیر اور وہ دو ہیں اَیْ اور اَنْ جیسے اللہ تعالیٰ کے قول نَـادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرَاھِیْمُ.

میں (اَنْ) (اَیْ) اور (اَنْ) میں یہ فرق ہے کہ (اَیْ) مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کرتا ہے جیسے قُـطِعَ رِزْقُهٗ اَیْ مَاتَ کہ اس میں (اَیْ) نے جملہ (قُطِعَ رِزْقُهٗ) کی تفسیر کی (مَاتَ) جملہ کے ساتھ اور جیسے جَـاءَ نِـیْ زَیْدٌ اَیْ اَبُوْعَمْرٍو۔ اس میں (اَیْ) نے (زَیْدٌ) مفرد کی تفسیر کی (اَبُـوْعَمْرٍو) مفرد کے ساتھ۔ اور (اَنْ) حرف مفرد کی تفسیر کے لئے آتا ہے اور وہ بھی مفعول بہ کی جس کا فعل معنی میں (قول) کے ہو نہ خود (قول) خواہ وہ مفعول بہ مقدر ہو جیسے

نَـادَیْـنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرَاھِیْمُ۔ میں (بلفظٍ) مقدر ہے جس میں (لفظ) مفعول بہ غیر صریح (اَنْ) نے اسی کی تفسیر کی (یـاابراھیم) کے ساتھ یا وہ مفعول بہ مذکور ہو جیسے اِذْاَوْحَیْنَااِلٰی اُمِّکَ مَایُوْحٰی اَنِ اقْذِفِیْہِ۔

اس میں (اَنْ) نے (مَایُوْحٰی) مفعول بہ مذکور کی تفسیر کی (اِقْذِفِیْہِ) کے ساتھ۔

ترکیب:

(نَـــادَیْـنَـــا) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون۔ صیغہ واحد متکلم معظم۔ اس میں (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر سکون (ھا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم رسالت (بـلـفـظٍ) مقدر۔ جس میں (با) حرف جار مبنی بر کسر (لفظ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ یا مبدل منہ (اَنْ) برائے تفسیر مبنی بر سکون (یَـااِبْـرَاھِیْـمُ) مراد اللفظ مجرور تقدیراً عطف بیان یا بدل الکل معطوف علیہ اپنے عطف بیان سے مل کر یا مبدل منہ اپنے بدل الکل سے مل کر مجرور۔ جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ۲۲۳ تا ۲۲۵:

المصباح المنیر صفحہ ۱۴۹ میں مہر منیر صفحہ ۱۴۰ میں ہے (اَیْ بفتح ہمزہ وسکون یا بمعنی یعنی)

اقول:

یہ غلط ہے کہ (اَیْ) حرف ہے اور (یعنی) فعل مضارع اور دونوں قسمین ہیں تو ایک دوسرے کے ہم معنی کیسے ہوسکتا ہے۔ حرف کے معنی غیر مستقل اور فعل کے مستقل۔ جب حرف فعل کے معنی میں ہوا تو حرف نہ رہا پھر دوم میں ہے (دوم اَنْ بمعنی کہ) یہ ایسے فعل کے مقولے کی تفسیر کرتا ہے جو قول کے معنی میں ہو۔ یہ بھی غلط کہ مقولہ جملہ ہوتا ہے اور (اَنْ) جملہ کی تفسیر نہیں کرتا اور اول میں ہے (یہ ایسے فعل کی تفسیر میں) استعمال کرتے ہیں جو کہ قول کے معنی میں ہو جیسے نَادَیْنٰـــــهُ اَنْ یّٰاِبْرَاهِیْمُ ۔ یہاں پر نادیناہ قلنا کے ہم معنی ہے اس لئے اس کی تفسیر میں اَنْ آیا) یہ بھی غلط ہے کہ یہ (اَنْ) مذکورہ (نادیناہ) کی تفسیر کے لئے نہیں کیونکہ یہ جملہ ہے اور (اَنْ) جملہ کی تفسیر کے لئے نہیں آتا۔ یہ ہے ان فاضلانِ دیوبند کا مبلغ علم۔ سچ ہے کہ

به همی مکتب و همی ملّا
حال طفلاں زبوں شده است

چہارم حروف مصدر یہ و آن سہ است مَا و اَن و اَنَّ مَا و اَنْ در فعل روند تا فعل بمعنیٰ مصدر باشد۔

چوتھی قسم حروف مصدر یہ اور وہ تین ہیں مَا اور اَنْ اور اَنَّ مَا اور اَن فعل پر داخل ہوتے ہیں تا کہ فعل مصدر کے معنی میں ہو جائے۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کے قول (تا فعل بمعنی مصدر باشد) سے صراحۃً ثابت

WWW.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ تنہا فعل مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے نہ (اَنْ) اور (فعل) دونوں کا مجموعہ یا نہ (مــــا) اور فعل دونوں کا مجموعہ۔ حالانکہ پہلے یہ بیان ہو چکا ہے کہ تنہا فعل بمعنی مصدر نہیں ہوتا بلکہ دونوں کا مجموعہ۔

جواب: بات وہی صحیح ہے جو پہلے گذر چکی یہاں پر (وبا فعل بمعنی مصدر باشد) تھا۔ کاتب کی غلطی سے (واو) ساقط ہو گیا اور (با) کی جگہ (تا) لکھا گیا۔

یا (تا با فعل بمعنی مصدر باشد) تھا سہو کاتب سے (با) لکھنے سے رہ گئی۔ یہ توجیہ اس لئے اختیار کی گئی کہ مصنف علیہ الرحمۃ ماقبل میں خود بیان فرما چکے ہیں کہ مجموعہ بمعنی مصدر ہوتا ہے نیز دلیل قائم ہو چکی ہے اس بات پر کہ تنہا فعل بمعنی مصدر نہیں ہوتا بلکہ مجموعہ۔

سوال: یہ تیسری فصل حروف غیر عاملہ کے بیان میں ہے نظر برآں اس میں (اَنْ) اور (اَنَّ) کو بیان کرنا صحیح نہیں کہ یہ عامل ہیں۔

جواب: (اَنْ) جب فعل ماضی پر داخل ہو تو عمل نہیں کرتا اور (اَنَّ) کے ساتھ جب (مائے) کافہ لاحق ہوتا ہے تو وہ عامل نہیں رہتا۔ اسی اعتبار سے ان دونوں کو یہاں پر ذکر فرمایا ہے۔

سوال: ان حروف کو (مصدریہ) کہنے کی کیا وجہ؟

جواب: (مصدریہ) میں (یائے) نسبت ہے۔ اب معنی یہ ہوئے (مصدر ہونے والے) چونکہ یہ حروف اپنے مابعد سے مل کر مصدر کے معنی میں ہو جاتے ہیں اس لئے ان کو حروف مصدریہ کے ساتھ موسوم کیا گیا۔

تنبیہ ۲۲۶ تا ۲۲۵:

المصباح المنیر صفحہ ۱۵۰ میں حروف مصدریہ کی تفسیر بایں الفاظ بیان کی ہے (یعنی وہ حروف جو مصدر کے معنی میں فعل کو کر دیتے ہیں یا اسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو) اور (مہر منیر صفحہ ۱۴۱) میں بایں الفاظ (یعنی وہ حروف جو اپنے مابعد کو مصدر کی تاویل میں کردیتے ہیں)۔

اقول:

یہ دونوں غلط ہیں اوّلاً اس لئے کہ یہ حروف فعل یا اپنے مابعد کو مصدر کے معنی میں نہیں کرتے بلکہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتے ہیں۔ ثانیاً اس لئے کہ یہ حروف اسم کو معنی میں مصدر کے نہیں کرتے بلکہ اپنے مابعد جملہ اسمیہ کے ساتھ مل کر بمعنی مصدر ہوتے ہیں پھر دوسرے نے (وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ) کے متعلق کہا کہ (یہاں مانے رَحُبَتْ کو رُحب کی تاویل میں کردیا اور (اَعْجَبَنِیْ اَنْ تَضْرِبَ) کے متعلق کہا کہ (یہاں اَن نے تَضْرِبَ کو ضَرْب) کے معنی میں کردیا) اور (اَعْجَبَنِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ) کے متعلق کہا کہ (یہاں اَنَّ نے جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کردیا ہے) اور اول نے اَضْحَکَنِیْ اَنَّکَ نَاجِسٌ کے متعلق کہا کہ (یہاں پر اَنَّ نے جملہ اسمیہ کو مصدر کے معنی میں کردیا) یہ سب غلط ہے کہ (اَنْ) یا (اَنَّ) اپنے مابعد کو مصدر کے معنی میں نہیں کرتے بلکہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہوتے ہیں۔ سچ ہے کہ

> بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
>
> حال طفلاں زبوں شدہ است

پنجم حروف تحضیض و آن چہار است اَلَّا و هَلَّا و لَوْلَا و لَوْمَا.

پانچویں قسم حروف تحضیض اور وہ چار ہیں الا اور ھلا اور لولا اور لوما۔

سوال: ان کو حروف تحضیض کہنے کی کیا وجہ؟

جواب: (تحضیض) کے معنی ہیں (اُبھارنا) کسی فعل کے کرنے پر چونکہ متکلم ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ سے مخاطب کو کسی فعل کے کرنے پر اُبھارتا ہے۔اس لئے ان کو حروف تحضیض کہا جاتا ہے جیسے اَلَّا تَحْفَظُ الدَّرْسَ تو سبق زبانی یاد کیوں نہیں کرتا۔ جب مضارع پر داخل ہوں تو حرف تحضیض کا افادہ کرتے ہیں اور جب ماضی پر داخل ہوں تو تندیم کا افادہ بھی کرتے ہیں جیسے:

اَلَّا حَفِظْتَ الدَّرْسَ تو نے سبق زبانی یاد کیوں نہیں کیا؟ اس سے مخاطب کو پشیمان کرنا مقصود ہے۔سبق زبانی یاد نہ کرنے پر اور سبق زبانی یاد کرنے پر اُبھارنا بھی۔

ترکیب:

(اَلَّا) حرف تحضیض مبنی بر سکون (تحفظ) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر حاضر۔اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (الدرس) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(اَلَّا) حرف تحضیض مبنی بر سکون (حَفِظْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح۔

(الدرس) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ۲۳۲:

المصباح المنیر صفحہ ۱۵۰ میں ہے کہ ان حروف سے تحضیض کا افادہ مقصود ہو یا تندیم کا، دونوں صورتوں میں جملہ انشائیہ بن جاتا ہے۔کیونکہ دونوں کا خبر دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ انشائے توبیخ یا انشائے ترغیب ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول:

یہ غلط ہے بلکہ جملہ خبریہ رہتا ہے۔وجہ یہ کہ حرف مذکور انشائے تمنی کے لئے ہے۔اسی واسطے جملہ مدخولہ انشائیہ ہو جاتا ہے بلکہ ان کا جملہ مدخولہ خبریہ ہے جس میں عدم فعل کا اخبار ہے اور اُس اخبار سے انشائے تخصیص وتندیم کی جانب اشارہ مقصود ہوتا ہے تو اس اشارہ سے وہ جملہ خبریت سے نہ نکلے گا جیسے کبھی انشاء سے اخبار کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

مثلاً آقا نے کچھ لوگوں کے سامنے اپنے غلام سے کہا (لَاتَــعْـتَــمِــلْ اَمْــرِیْ) میرے حکم کی تعمیل نہ کرو۔ یہ نہی کا صیغہ ہے جو عدم تعمیل کی طلب پر دلالت کرتا ہے تو جملہ انشائیہ ہوا لیکن اس سے مقصود حاضرین کو غلام کے نافرمان ہونے کی خبر دینا ہے۔

تو اس اخبار کے مقصود ہونے سے (لاتمش) جملہ خبریہ نہیں ہوا۔وہ تو انشائیہ ہی رہا اور اگر نقل درکار ہو تو سنئے تکملہ صفحہ ۵۵۰ میں:

والافیدوتلزم الجملة الفعلية الخبرية لاتدخل الانشاء لامتناع محض عليه اه فتاملوفی هذاالمقام کیلایلزم التنافی بين كلمات الاعلام.

سوال: المصباح المنیر میں یہ لکھا ہے کہ دونوں صورتوں میں جملہ انشائیہ بن جاتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ حروف مذکورہ جملہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں لیکن ان کے دخول سے وہ جملہ خبریہ انشائیہ بن جاتا ہے اب یہ تکملہ کے خلاف نہ ہوا۔

جواب: قطعاً مخالف ہے کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ یہ حروف جملہ فعلیہ خبریہ کو لازم ہیں اور جب جملہ مدخولہ انشائیہ بن گیا تو لزوم جاتا رہا۔نظر برآں ثابت ہوا کہ ان حروف کے داخل ہونے پر بھی وہ جملہ خبریہ رہتا ہے۔سچ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ ہمی مکتب و ہمی ملّا

حال طفلاں زبوں شدہ است

ششم حروف توقع وآن قَدْ است برائ تحقیق در ماضی و برائ تقریب ماضی بحال و در مضارع برائ تقلیل۔

چھٹی قسم حرف توقع اور وہ قَدْ ہے تحقیق کے لئے ماضی میں اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے اور مضارع میں تقلیل کے واسطے۔

سوال: توقع کے کیا معنی؟

جواب: اس کے معنی ہیں کسی چیز کے حصول کا انتظار جیسے قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ ترجمہ بیشک امیر ابھی سوار ہو گیا۔ یہ اس شخص سے کہا جائے گا جس کو اس خبر دینے سے پہلے امیر کے سوار ہونے کا انتظار ہو۔ یعنی جس چیز کا تمہیں انتظار تھا وہ بیشک ابھی واقع ہو گئی۔ اس مثال میں (قَدْ) توقع کے ساتھ ساتھ تقریب اور تحقیق کا بھی افادہ کر رہا ہے۔ نظر برآں اس میں تین معنیٰ کا اجتماع ہوا اور کبھی بدوں توقع صرف تحقیق کا افادہ کرتا ہے تقریب کے ساتھ جیسے یہی مثال جبکہ غیر متوقع سے کہی جائے۔ اب اس میں دو معنیٰ رہے۔ اور کبھی صرف تحقیق کا افادہ کرتا ہے جیسے کسی نے سوال کیا (هَلْ قَامَ زَيْدٌ) اسکے جواب میں کہا (قَدْ قَامَ زَيْدٌ) اس جواب میں قَدْ صرف تحقیق کے لئے ہے۔ حاصل یہ کہ جب ماضی پر داخل ہو تو کبھی تحقیق، توقع، تقریب تینوں معنیٰ کا فائدہ دیتا ہے اور کبھی صرف تحقیق اور تقریب کا اور کبھی صرف تحقیق کا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ کہ تحقیق کے معنیٰ ماضی پر داخل ہونے کی صورت میں اس سے منفک نہیں ہوتے بخلاف تخریب اور توقع کہ کہ یہ منفک ہو جاتے ہیں اور جب مضارع پر داخل ہو تو کبھی صرف تحقیق کے لئے ہوتا ہے جیسے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا۔

اور کبھی تحقیق کے ساتھ تکثیر کے لئے بھی جیسے قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيْ السَّمَاءِ کہ اس میں باعتبار (نَرٰی) مفید تحقیق ہے۔

اور باعتبار (تقلب) مفید تکثیر اور کبھی تحقیق کے ساتھ تقلیل کا بھی مفید ہوتا ہے۔

جیسے اِنَّ الْـکَـذُوْبَ قَـدْ یُـصْـدَقُ (بیشک زیادہ جھوٹ بولنے والا کبھی تحقیقاً سچ بول جاتا ہے) اس بیان سے ظاہر ہوا کہ مضارع پر داخل ہونے کی صورت میں بھی تحقیق کے معنیٰ قَـدْ سے جدا نہیں ہوتے۔ ماضی اور مضارع میں فرق یہ ہے کہ تقریب کا فائدہ ماضی میں دیتا ہے نہ مضارع میں۔ اور تقلیل و تکثیر کا فائدہ مضارع میں دیتا ہے نہ ماضی میں، معنیٰ تحقیق کا فائدہ دونوں میں دیتا ہے۔

نظر بر آں کاتب الحروف کی نظر قاصر بتاتی ہے کہ عبارت کتاب میں ناسخین سے تقدم وتاخر ہو گیا ہے۔ اصل عبارت یوں تھی (برائے تحقیق ودر ماضی برائے تقریب ماضی بحال اور در مضارع برائے تقلیل) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (قَـدْ) تحقیق کے لئے ہے خواہ ماضی پر داخل ہو یا مضارع پر، تحقیق کے معنیٰ اس سے منفک نہیں ہوتے۔ البتہ کبھی ماضی میں تقریب کا بھی افادہ کرتا ہے اور کبھی مضارع میں تقلیل کا۔ یہ تقریب اور تقلیل ماضی اور مضارع میں مابہ الامتیاز ہیں۔ معنیٰ تحقیق کے اعتبار سے دونوں میں فرق نہیں کہ وہ تو دونوں میں پائے جاتے ہیں اور کتاب کی موجودہ عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماضی میں تحقیق کا افادہ کرتا ہے اور مضارع میں تقلیل کا۔ اس تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مضارع میں تحقیق کا افادہ نہیں کرتا۔ تحقیق کا افادہ ماضی کے ساتھ مخصوص ہے، حالانکہ ایسا نہیں۔ موجودہ عبارت میں واؤ پہلے ہے، برائے تقریب سے اس کو در ماضی سے پہلے ہونا چاہیے۔ سہواً برائے تقریب سے پہلے لکھا گیا۔

مخفی نہ رہے کہ ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ معنیٰ تکثیر بھی مابہ الامتیاز ہیں کہ قد مضارع میں ان کا افادہ کرتا ہے نہ ماضی میں، فتامل۔ نیز ظاہر ہوا کہ قد پانچ معنیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا افادہ کرتا ہے۔ تحقیق، توقع، تقریب، تقلیل، تکثیر۔ ھذا مایحظر بالبال و اللّٰہ تعالیٰ اعلم بحقیقة الحال.

ترکیب:

(قد) برائے تحقیق وتکثیر مبنی بر سکون (نریٰ) فعل ماضی معروف مفرد معتل الفی مرفوع تقدیرا صیغہ واحد متکلم معظم اس میں (نحن) ضمیر مرفوع منفصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم (تقلب) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا مصدر مضاف۔

(وجہ) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب معنیٰ بنا بر مفعولیت مضاف الیہ مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلا مبنی بر فتح (وجہ) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ (فی) حرف جار مبنی بر سکون (السماء) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا، جار مجرور ملکر ظرف لغو (تقلب) مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو ہوا۔

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا۔

(ان) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (الکذوب) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا اسم (قد) حرف تحقیق مع التقلیل مبنی بر سکون (یصدق) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظا صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مرفوع محلا (ان) اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(قد) حرف تحقیق مع التوقع مبنی بر سکون (رکب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (الامیر) منفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قد) حرف تحقیق مبنی بر سکون (یعلم) فعل مضارع معروف صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (یتسللون) فعل مضارع فعل مضارع معروف صحیح با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واؤ) ضمیر مرفوع متصل بارز ذوالحال مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول (لواذا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر ذوالحال۔

(من) حرف جار مبنی بر سکون (کم) میں (کاف) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، جار مجرور سے ملکر ظرف مستقر ہوا (ثابتین) مقدر کا (ثابتین) جمع مذکر سالم منصوب بیائے ماقبل مکسور، اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (ھم) پوشیدہ جس میں (ھا) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے ذوالحال (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لیکر۔

ہفتم حروف استفہام و آن سہ است مَا و همزه و هَلْ ۔

ساتویں قسم حروف استفہام اور وہ تین ہیں، ما اور ہمزہ اور ھل۔

سوال: ہدایۃ النحو، کافیہ وغیرہ کتب نحو میں حروف استفہام صرف دو بتائے ہیں ہمزہ اور ھل۔ اور مصنف علیہ الرحمۃ نے تین بیان فرمائے، ما کا اضافہ فرمایا تو کیا (ما) حرفیہ بھی استفہام کے لئے آتا ہے۔

جواب: (ما) حرفیہ استفہام کے واسطے نہیں آتا۔ یہاں پر ناسخین نے (اَمْ) کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ (مَا) لکھ دیا ہے اور (اَنْ) استفہام کے لئے آتا ہے۔امام قطربی نے جلیل القدر صحابی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمایا (اَنْ فَعَلْتَ) یعنی (هَلْ فَعَلْتَ) کذافی التکملة صفحہ ۵۵۰۔نظر برآں حروف استفہام تین ہو گئے۔

سوال: ھدایۃ النحو وغیرہ میں کتب نحو سے مخالفت اب بھی رہی کہ انہوں نے حروف استفہام صرف دو بیان فرمائے ہیں۔

جواب: جنہوں نے حروف استفہام دو بیان فرمائے ہیں وہ (اَنْ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ اصل میں (هَلْ) ہے (هَا) کو ہمزہ سے بدل کر (اَنْ) کہتے ہیں۔(اَنْ) الگ کوئی حرف نہیں۔نظر برآں حروف استفہام دو ہی رہے۔مصنف علیہ الرحمۃ نے (اَنْ) کو مستقل حرف شمار فرمایا تو تین ہوئے۔

وللناس فیمایعشقون مذاھب۔

یایوں کہاجائے گا کہ اصل عبارت یوں تھی (وآں دواست ہمزہ وھل) ناسخین نے (دو) کی جگہ (سہ) کردیااور (ما) بڑھادیا۔اب دیگر کتب سے مخالفت نہ رہے گی۔ناسخین کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ کہ ہدایۃ النحو، کافیہ اوراس کی شروح، شرح جامی، جامع الغموض، غایۃ التحقیق، تسہیل الکافیہ، محرم آفندی، وافیہ، حتی کہ شرح رضی میں بھی نہیں ملا کہ (ما) حرفیہ برائے استفہام آتا ہے۔نہ شرح رضی کے حاشیہ میں سید شریف میں، نہ شرح جامی کے حواشی، حاشیہ ملاعبدالغفور، حاشیہ ملاعبدالحکیم موسوم بہ تکملہ، حاشیہ ملاعصام، حاشیہ ملاجمال، حاشیہ سوال باسولی، حاشیہ سوال کابلی وغیرہ میں بلکہ نہ علامہ ابن ہشام کی مغنی اللبیب میں، نہ ہمع الھوامع میں، شرح جمع الجوامع للسیوطی میں، نہ الفیہ ابن مالک کی شرح اشمونی میں، نہ اُس کے حاشیہ الصبان میں۔بلکہ (ما) حرفیہ کی کل چار قسمیں مذکور ہیں۔اول نافیہ، دوم کافیہ، سوم مصدریہ، چہارم زائدہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب اس پر ہے کہ نحو میر کے کسی صاحبان جیسے کہ حضرت مولانا عبدالعلی صاحب مدارسی، مولانا انور علی صاحب، مولانا ہادی علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے بھی اس طرف توجہ نہیں فرمائی بلکہ نحو میر کا تحشیہ فرمانے والے صاحب نے اس مقام پر نحو میر کی شرح بزبان فارسی سے حروف استفہام کی مثالیں ذکر کی ہیں۔ شرح مذکور کے مصنف نے (ما) حرفیہ استفہام کی مثال میں (مَا اِسْمُکَ) پیش فرمایا ہے جو صحیح نہیں کہ اس مثال میں (ما) اسمیہ استفہامیہ ہے نہ (ما) حرفیہ استفہامیہ۔ ورنہ لازم آئے گا کہ (ما اسمک) جملہ نہ رہے۔ حالانکہ جملہ ہے کہ اس پر سکوت کرنے سے مخاطب کو طلب معلوم ہوتی ہے، جملہ نہ رہنے کی وجہ یہ کہ (ما) چونکہ حرف ہے۔

لہذا وہ نہ مسند الیہ، نہ مسند، اب رہ گیا (اسمک) اگر یہ مسند الیہ ہے تو مسند غیر موجود اور اگر مسند ہے تو مسند الیہ مفقود۔ اور یہاں پر فقط مسند الیہ یا مسند سے جملہ نہیں بنتا۔ نظر برآں مثال مذکور میں (ما) حرفیہ ہونا یقیناً ناحق تو اسمیہ ہونا حق حق حق۔

فیا ایها الناظرون خذوا ما اتیتکم فان الناس من قدیم الزمان عنه غافلون.

ترکیب: (اَلْ) حرف استفہام مبنی بر سکون (فَعَلْتَ) ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اسمیں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، مرفوع محلاً مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ما) اسمیہ برائے مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اسم) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (کاف) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مجرور محلاً مبنی بر فتح، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۲۴۳و۲۴۴:

مہر منیر صفحہ ۱۴۲میں، المصباح المنیر صفحہ ۱۵۱میں (مـــا) حرفیہ کو برائے استفہام قرار دیا ہے اور اول نے صفحہ مذکور پر اس کی مثال میں (مـــا اسـمـک) پیش کیا ہے۔

اقول:

یہ دونوں غلط ہیں۔ کماسبق آنفا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا

حال طفلاں زبوں شدہ است

ہشتم حروف ردع وآں کَلّاست بمعنیٰ بازگردانیدن وبمعنیٰ حقا نیز آمدہ است

چوں کَلّاسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ .

آٹھویں قسم حرف ردع اور وہ کَلّا ہے۔ بمعنیٰ کسی کو روکنا اور بمعنیٰ حَـقًّا بھی آیا ہے جیسے کَلّاسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ .

سوال: ردع کے کیا معنیٰ؟

جواب: روکنا چونکہ متکلم کو اس کے کلام سے روکنے کے لئے آتا ہے اس لئے حرف ردع کہتے ہیں۔ جیسے کسی نے تم سے کہا (زَیْـدٌ ایُبْـغِضُـکَ) ترجمہ: زید تجھ سے بغض رکھتا ہے۔ تم نے جواباً کہا (کَلّا) ہرگز نہیں۔ یعنی آئندہ ایسا نہ کہنا جو تم کہہ رہے ہو، ایسا نہیں ہے۔ اور یہ (کَلّا) کبھی (حَـــقًّـــا) کے معنیٰ میں آتا ہے یعنی جیسے (حَـــقًّـــا) مضمون جملہ کی تحقیق کے لئے آتا ہے، یہ بھی آتا ہے جیسے: کَلّاسَـوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: بیشک عنقریب جان لوگے (نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجۂ بد کو)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب:

(زید) بترکیب معلوم مبتدا (یبغض) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (ک) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مرفوع محلاً، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: زید تجھ سے بغض رکھتا ہے۔

(کَلّا) حرف ردع مبنی برسکون، اس کے بعد (لاتقل کذا) محذوف جس میں (لا) برائے نہی مبنی برسکون (تقل) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں (اَنْتَ) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع منفصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون (تَ) علامت خطاب مبنی بر فتح (کذا) اسم کنایہ مفعول بہ منصوب محلاً مبنی برسکون، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یا (لیس الامر کذا) محذوف جس میں (لیس) فعل ناقص مبنی بر فتح (الامر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم (کذا) اسم کنایہ، خبر منصوب محلاً مبنی برسکون فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(کلا) بمعنی (حقا) مبنی برسکون (سوف) حرف استقبال مبنی بر فتح (تعلمون) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون، صیغہ جمع مذکر حاضر، اس میں (واؤ) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نہم تنوین وآن پنج است تمکن چوں زَیْدٌ وتنکیر چوں صَہٍ اَیْ اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا اَمَّا صَہْ بغیر تنوین فمعناہ اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ وعوض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں یَوْمَئِذٍ و مقابلہ چوں مُسْلِمَاتٌ وترنّم کہ در آخر ابیات باشد شعر اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِی اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ ۔ وتنوین ترنّم در اسم وفعل وحرف رود اما چہار اولین خاص است باسم۔

نویں قسم تنوین اور وہ پانچ ہیں تمکن جیسے زید اور تنکیر جیسے صہ بمعنی اسکت سکوتا في وقت ما لیکن صہ بغیر تنوین تو اس کے معنی ہیں اسکت السکوت الان اور عوض جیسے یومئذٍ اور مقابلہ جیسے مسلمات اور ترنم جو آخر ابیات میں ہوتی ہے۔

اے عاذلہ تو ملامت اور عتاب کو کم کر، اگر میں صواب کو پہنچوں تو کہہ کہ وہ صواب کو پہنچا۔

اور تنوین ترنم اسم اور فعل اور حرف پر داخل ہوتی ہے لیکن اول چار خاص ہیں اسم کے ساتھ۔

سوال: لغت عرب اور اصطلاح میں (تنوین) کے کیا معنی؟

جواب: تنوین کے لغت عرب میں کوئی معنٰی نہیں عرب نے اس لفظ کا استعمال ہی نہیں کیا۔

یہ لفظ اہل عبیت کا ایجاد کردہ ہے انہوں نے (نون) سے (تنوین) بنایا جس کے حاصل معنی اُن کے نزدیک یہ کہ کسی کلمہ پر (نون) داخل کرنا۔ کوئی (نون) بھی ہو۔ پھر اس معنی سے نقل کیا (نون) مخصوص کی جانب یعنی (نون) اصطلاحی کی جانب جس کی تعریف آئندہ آتی ہے اب (تنوین) کے معنی ہوئے کسی کلمہ پر (نون) اصطلاحی داخل کرنا۔ چونکہ یہ معنٰی پہلے معنٰی سے منقول ہوئے۔ نظر بر آں پہلے معنٰی اصل قرار پائے۔ بایں معنٰی عارف جامی قدس سرہ السامی نے پہلے معنٰی کو اصل قرار دیا ہے نہ بایں معنٰی کہ پہلے معنی لغت عرب کے ہیں (تکملہ صفحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵۰) پھر نون مخصوص تنوین کے ساتھ موسوم کر دیا۔ نظر برآں جن کتابوں میں پہلے معنیٰ کو لغوی قرار دیا ہے وہ صحیح نہیں۔

تنوین کے اصطلاحی معنیٰ:

وہ نون جو وضعاً ساکن اور کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد واقع ہو اور تاکید فعل کا افادہ نہ کرے جیسے جاء نی زید میں (زید) کلمہ ہے۔ اسکا منتہی (دال) ہے۔ اُس پر حرکت ضمہ، اس ضمہ کے بعد نون ساکن ہے۔ جس کی وضع سکون پر ہوئی ہے۔ ایسے نون کو تنوین کہتے ہیں۔ اگر یہ نون کسی عارض کی بنا پر متحرک ہو جائے تو تنوین ہونے سے خارج ہو جائے گا کہ باعتبار وضع ساکن ہے جیسے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُنِ اللّٰهُ الصَّمَدُ میں (احد) کے نون ساکن پر بعارض وصل کسرہ آگیا۔ (وضعاً ساکن ہو) اس قید سے وہ نون تنوین ہونے سے نکل گیا جو وضعاً متحرک ہو جیسے فَعَلْنَ کا نون (کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد واقع ہو اس قید سے (مِن) اور (لَدُن) کے نون تنوین ہونے سے نکل گئے کہ یہ خود کلمہ کے منتہی ہیں۔ منتہی کی حرکت کے بعد واقع نہیں (اور تاکید فعل کا افادہ نہ کرے) اس قید سے (نون خفیفہ) نکل گیا جیسے (لَيَفْعَلَنْ) کہ یہ وضعاً ساکن بھی ہے اور کلمہ کے منتہی کی حرکت کے بعد بھی ہے لیکن فعل کی تاکید کا افادہ کرتا ہے اور تنوین تاکید فعل کا افادہ نہیں کرتی۔ نظر برآں یہ تنوین نہ ہوا۔ اس تنوین کی پانچ قسم ہے۔

اول تنوین تمکن جو اسم کے معرب ہونے پر دلالت کرے جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ میں۔

دوم تنوین تنکیر جو اسمائے مبنیہ کے معرفہ اور نکرہ ہونے میں فارق ہو جس پر یہ تنوین داخل ہے وہ نکرہ اور جس پر داخل نہیں وہ معرفہ جیسے صَہٍ، اسم فعل پر تنوین اس کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

نظر برآں اس کے معنیٰ ہیں اُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَا۔ یعنی کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت تو چپ رہا کرو اور (صـــہ) بغیر تنوین اسم فعل معرفہ ہے۔ نظر بر آں اس کے معنی ہوئے (اُسْـکُـتْ السُّـکُوْتِ الْاٰنَ) اب چپ رہو۔ یعنی خاموشی اختیار کرو زمانہ متکلم کے بعد متصل زمانہ میں۔

سوم تنوین عوض جو اسم پر مضاف الیہ کے بدلے میں آتی ہے خواہ مضاف الیہ جملہ ہو جیسے حِیْنَئِذٍ میں (اِذْ) پر تنوین (کَانَ کَذَا) جملہ مضاف الیہ کے بدلے میں ہے، خواہ مضاف الیہ جملہ نہ ہو جیسے تِـلْـکَ الـرُّسُـلُ فَـضَّلْنَابَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ میں (بعض) پر تنوین (هم) مضاف الیہ کے بدلے میں ہے جو جملہ نہیں۔

چہارم تنوین مقابلہ جو نون جمع مذکر سالم کے مقابلہ میں جمع مونث سالم پر آتی ہے جیسے جَـاءَ نِـیْ مُسْلِمَاتٌ میں تنوین مُـسْـلِمُوْنَ کے نون مقابلہ ہے۔ اس میں علامت جمع (واوٗ) ہے اور اُس میں (الف)۔

پنجم تنوین ترنم جو شعر کے مصرعوں کے آخر لگتی ہے جیسے:

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ
وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

پہلے مصرع میں (العتاب) کے آخر اور دوسرے مصرع میں (اصاب) کے آخر، پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ مخصوص ہیں، اسی واسطے علامت اسم قرار پائیں۔ پانچویں مخصوص نہیں اسی واسطے اس کو علامت اسم قرار نہیں دیا گیا۔

ترکیب:

(صـــہ) اسم فعل مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر کسر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (اَنْ) ضمیر مرفوع متصل فاعل قائم مقام خبر مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح اسم فعل مبتدا اپنے فاعل قائم مقام خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(اُسْـــکُـــتْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (سکوتا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (ما) صفت مبنی بر سکون منصوب محلاً موصوف اپنی صفت سے ملکر مفعول مطلق نوعی (فی) حرف جار مبنی بر سکون (وقت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً موصوف (ما) صفت مجرور محلاً مبنی بر سکون، موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق نوعی اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(صه) اسم فعل مبتدا مبنی بر سکون۔ باقی ترکیب حسب سابق۔ (اسکت) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون کسرہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین باقی حسب سابق (الان) ظرف زمان مبنی بر فتح مفعول فیہ منصوب محلاً، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(اَقِلِّیْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر حذف نون صیغہ واحد مونث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (اللوم) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف علیہ (واوٌ) حرف عطف مبنی بر فتح (العتاب) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً معطوف (تنوین) برائے ترنم، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا مقدم ہوا (یاعاذل) اس میں (یا) حرف ندا قائم مقام (ادعو) فعل مضارع معروف مفرد معتل واوی مرفوع تقدیراً، صیغہ واحد متکلم اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (عاذل) منادی مفرد معرفہ مرخم مبنی بر ضم مقدر مفعول بہ منصوب، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جملہ ندا ہوا۔

(واوٌ) حرف عطف مبنی بر فتح (قولی) فعل امر حاضر معروف مبنی بر حذف نون صیغہ واحد مونث حاضر اس میں (یا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسکون (لقد) میں (لام) برائے تاکید مبنی بر فتح (قد) حرف تحقیق مبنی برسکون۔

(اصاب) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی بر فتح راجع بسوئے جرید جو اس شعر کا قائل ہے۔ (تنوین) برائے ترنم، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ منصوب محلا (قولی) فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

ھذا علی ما فی التکملة کے، انہوں نے جملہ من حیث جملہ کو مقولہ قرار دیا ہے۔ فقیر کاتب الحروف اس کے سمجھنے سے قاصر رہا۔ کیونکہ یہ مقولہ منصوب ہے کہ رفع اور جر کی کوئی وجہ نہیں اور منصوب ہونے کی تقدیر پر ضروری ہے کہ منصوبات میں سے کوئی منصوب ہو۔ حالانکہ کسی منصوب میں داخل نہیں کہ سب کے سب اسم ہوتے ہیں اور جملہ من حیث جملہ اسم نہیں، اگر اس کو اسم کی تاویل میں لیں تو جملہ نہ رہے گا اور مقولہ جملہ ہی کہلاتا ہے عند الکل۔

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِكَ اَمْرًا۔

(اِنْ) حرف شرط مبنی برسکون (اَصَبْتُ) فعل ماضی معروف مبنی برسکون مجزوم محلا صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلا مبنی بر ضم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط جس کی جزا بقرینہ سابق محذوف یعنی (قولی لقد اصابن) شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترجمہ: اگر میں تیرے عشق میں صادق ہوں تو یوں کہہ کہ میرے عشق میں برحق ہے ۔یہ ترجمہ اس وقت ہے جبکہ (قلت) سے عدم مراد ہو جو مناسب مقام ہے، ورنہ ترجمہ معروف۔

تنبیہ ۲۲۵ تا ۲۲۷:

المصباح المنیر صفحہ ۱۵۱ میں تنوین تنکیر کے متعلق تحریر کیا ہے کہ (یہ تنوین فقط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمائے افعال میں لگتی ہے)

اقول:

یہ غلط ہے بلکہ اسمائے اصوات میں بھی لگتی ہے کمافی التکملۃ صفحہ ۵۵۷، پھر صفحہ ۱۵۶ پر تنوین مقابلہ کے بیان میں تحریر کیا کہ اس تنوین کو تنوین مقابلہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تنوین دراصل نون جمع کے مقابلے میں لائی گئی ہے کیونکہ جمع مذکر سالم میں نون جمع اور الف آتا ہے اور جمع مؤنث سالم میں الف جمع اور تنوین آتی ہے۔ اسلئے اس تنوین کو تنوین مقابلہ کہا جاتا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ جمع مذکر سالم میں الف نہیں آتا۔ بلکہ (واؤ) آتا ہے جس کو علامت جمع کہتے ہیں اور جمع مذکر سالم میں (نون) نونِ جمع نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ بصورت اضافت نون ساقط ہونے کے بعد جمع نہ رہے۔ نظر برآں اسم متمکن کی باعتبار وجوہ اعراب سولھویں قسم باقی نہ رہے گی۔ حالانکہ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو سولھویں قسم قرار دیا ہے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

دہم نون تاکید در آخر فعل مضارع ثقیلہ وخفیفہ چوں اِضْرِبَنَّ واِضْرِبَنْ۔

دسویں قسم نون تاکید فعل مضارع کے آخر میں ثقیلہ اور خفیفہ جیسے اِضْرِبَنَّ اِضْرِبَنْ۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ کا نون تاکید کے فعل مضارع کے آخر میں ہونے کی مثال میں (اِضْرِبَنَّ) اور (اِضْرِبَنْ) کو پیش فرمانا صحیح نہیں کہ:

(اِضْرِبَنَّ) اور (اِضْرِبَنْ) امر حاضر معروف ہیں اور یہ فعل مضارع نہیں بلکہ فعل مضارع کے قسیم ہیں اس لئے کہ نحویوں کے نزدیک فعل کی تین قسم ہیں۔ ماضی، مضارع، امر حاضر معروف نظر برآں مثال مطابق نہیں ممثل لہ کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہاں پر (فعل مضارع) سے مراد (فعل مستقبل) ہے یعنی وہ فعل جو زمانہ آئندہ پر دلالت کرے خواہ اُس سے طلب مفہوم ہوتی ہو جیسے بصورت (امر) جس کی مثال کتاب میں مذکور ہے یا نہی جیسے لَاتَضْرِبَنَّ یا استفہام جیسے هَلْ تَضْرِبَنَّ زَيْدًا یا تمنی جیسے لَيْتَكَ تَضْرِبَنَّ زَيْدًا وغیرہ یا اُس سے طلب مفہوم نہ ہوتی ہو بلکہ خبر جیسے اَضْرِبَنَّ زَيْدًا لیکن مضارع خبری سے نون تاکید کا لحوق مشروط ہے بایں شرط کہ اُس کے شروع میں لام تاکید ہو۔

ترکیب:

(اِضْرِبَنَّ) امر حاضر معروف مبنی بر سکون، فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: ضرور ضرور مار۔

(اِضْرِبَنْ) فعل امر حاضر معروف مبنی بر سکون، فتحہ موجودہ حرکت تخلص من السکونین ونون خفیفہ مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: ضرور مار۔

(لا) برائے نہی مبنی بر سکون (تَضْرِبَنْ) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح مجزوم محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ہرگز ہرگز مت مار۔

(ھل) حرف استفہام مبنی بر سکون (تَضْرِبَنَّ) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح مرفوع محلاً صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (تا) علامت خطاب مبنی بر فتح (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح (زیدا) بترکیب مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: کیا تو زید کو ضرور ضرور مارے گا۔

(لیت) حرف مشبہ بالفعل مبنی بر فتح (کاف) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر فتح (تضربنّ) بترکیب معلوم فعل و فاعل (زیدا) بترکیب معلوم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مرفوع محلاً (لیت) اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

ترجمہ: کاش کہ تو زید کو ضرور بالضرور مارے۔

اس مثال میں جملہ انشائیہ خبر یہ ہوا جس کا جواز مختلف فیہ ہے۔ متفق علیہ مثال یہ ہے:

لَيْتَمَا تَضْرِبَنَّ زَيْدًا۔

اس میں (لیت) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح مکفوف عن العمل (ما) کافہ مبنی بر سکون (تضربن زیدا) بترکیب معلوم، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(لَيَضْرِبَنَّ زَيْدًا) اس میں (لا) برائے تاکید مبنی بر فتح (یضربن) فعل مضارع معروف مبنی بر فتح مرفوع محلاً صیغہ واحد مذکر غائب (نون) ثقیلہ مبنی بر فتح (زید) بترکیب معلوم فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: البتہ ضرور ضرور زید مارے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ ۲۳۸:

مہر منیر میں (لَیْتَکَ تَضْرِبَنَّ) کا ترجمہ کیا ہے (کاش تو ضرور مارتا)۔

اقول:

یہ غلط ہے کہ (تَضْرِبَنَّ) بمعنیٰ مستقبل ہے کیونکہ نون تاکید کے ساتھ مضارع بمعنیٰ مستقبل ہوتا ہے اور (مارتا) ترجمہ ہے ماضی کا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

یازدہم تروف زیادت وآں ہشت حرفست اِنْ واَنْ وما ولا ومِنْ وکاف وباء
ولام چہار آخر در حروف جر یاد کردہ شد۔

گیارہویں قسم حروف زیادت اور وہ آٹھ حروف ہیں، اِنْ اور اَنْ
اور ما اور لا اور من کاف اور با اور لام آخری چار حروف جر میں ذکر کر دیئے گئے۔

سوال: ان حروف کو حروف زیادت کیوں کہتے ہیں؟

جواب: بایں وجہ کہ اگر ان کو کلام سے علیحدہ کر دیں تو کلام کے معنیٰ اصلی متغیر نہیں ہوتے وہ توجوں کے توں باقی رہتے ہیں۔ معنیٰ اصلی کے افادہ میں ان کو دخل نہیں۔ تو بنظر افادۂ معنیٰ اصلی زائد ہوئے نہ بایں معنیٰ کہ بے فائدہ ہیں بلکہ تاکید معنیٰ، تحسین کلام، استقامتِ واں شعر وغیرہ فوائد کا حصول ان سے ہوتا ہے۔

سوال: یہ گیارہویں قسم حروف غیر عاملہ کی ہے تو اس میں انہی حروف کو بیان کرنا چاہیے جو عامل نہ ہوں۔

نظر برآں مصنف علیہ الرحمۃ کا (من) اور (کاف) اور (با) اور (لام) کو ذکر کرنا درست نہیں کہ یہ تو زائد ہوئے کے باوجود عمل کرتے ہیں جیسے:

وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا۔ میں (با) زائد ہونے کے باوجود اسم جلالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جر دے رہی ہے۔

ترجمہ: اور اللہ کافی ہے گواہ۔

اور (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ) میں (کاف) زائد ہونے کے باوجود جر دے رہا ہے۔

ترجمہ: اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔

اور (هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ) میں (مِنْ) زائد ہونے کے باوجود عامل ہے۔

ترجمہ: کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے۔

وَمَلَكْتَ مَا بَيْنَ الْعِرَاقِ وَيَثْرِبٍ
مُلْكًا اَجَارَ لِمُسْلِمٍ وَمُعَاهِدٍ

میں (لام) زائد ہونے کے باوجود عمل کر رہا ہے۔

ترجمہ: اور تم عراق سے لیکر یثرب تک کے مالک ہوئے ایسی ملکیت کے ساتھ جس نے مسلم اور ذمی کافر کو پناہ دی۔

جواب: بیشک یہ حروف زائد ہونے کے باوجود عمل کرتے ہیں لیکن یہاں پر ان کا ذکر طرد اللباب ہے کہ حروف زائد غیر عاملہ کے ساتھ زوائد عاملہ کو بھی ذکر کر دیا تا کہ کل زوائد بیان میں آجائیں اور جو چیز طرد اللباب بیان کی جاتی ہے اس کے ذکر کو کرنا درست نہیں۔ کہتے جیسے کافیہ میں منع صرف کے سبب (عدل) تقدیری کے ساتھ باب قطام کے عدل تقدیری کو بھی ذکر فرما دیا۔ حالانکہ باب قطام کا عدل تقدیری منع صرف کے لئے سبب نہیں۔ اس کا ذکر طرد اللباب ہے تا کہ عدل تقدیری کے کل افراد بیان میں آجائیں۔ ایک وہ جو منع صرف کے سبب بنے، دوسرا وہ جو منع صرف کے لئے سبب نہ ہو۔ کمافی حاشیۃ الملا عبد الغفور علیہ الرحمۃ اللہ الشکور۔

(اِنْ) زائدہ جیسے

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٰكِنْ مَدَحْتُ بِمَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدٍ

اس میں (ما) کے بعد (اِنْ) زائد ہے۔اس شعر کے حاصل معنیٰ یہ کہ میں اپنے الفاظ سے محبوب خدا ﷺ کی مدح نہیں کی کہ اس قابل کہاں۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بلکہ آپ کی مدح میں واقع ہونے سے میرے الفاظ کو شرافت حاصل ہوگئی۔

اور (اَنْ) جیسے:

فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا.

اس میں (لَمَّا) کے بعد (اَنْ) زائد ہے۔

ترجمہ: پھر جب خوشی سنانے والا آیا اُس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈالا، اسی وقت اس کی آنکھیں پھر آئیں۔

اور (ما) زائدہ جیسے:

اِذَا مَا تُسَافِرُ اُسَافِرُ اس میں (اذا) کے بعد (ما) زائدہ ہے۔

ترجمہ: جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔

اور (لا) زائد جیسے ما جاء نی زید و لا عمرو۔اس میں واوٗ) کے بعد (لا) زائد ہے۔

ترجمہ: میرے پاس نہ زید آیا نہ عمرو۔باقی ماندہ چار حروف کی مثالیں گزر گئیں۔

ترکیب:

(واوٗ) حرف عطف مبنی بر فتح (کفی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر، صیغہ واحد مذکر غائب (با) حرف جار زائد مبنی بر کسر (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع محلا فاعل (شہیدا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظا صفت مشبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،صیغہ واحد مذکر اس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم جلالت، صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر تمیز نسبت، فعل اپنے فاعل اور تمیز نسبت سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(لیس) فعل ناقص مبنی بر فتح (کاف) حرف جار زائد مبنی بر فتح (مثل) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا منصوب محلا مضاف (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم جلالت، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مقدم (شیء) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا اسم، فعل ناقص اپنے اسم مؤخر و خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ھل) حرف استفہام مبنی بر سکون (من) حرف جار زائد مبنی بر سکون (خالق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مرفوع محلا مبتدا (غیر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا مضاف (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(واو) حرف عطف مبنی بر فتح (ملکت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (ما) اسم موصول مبنی بر سکون (بین) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف۔

(العراق) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (یثرب) غیر منصرف بوجہ علمیت اور وزن فعل مجرور بکسرہ بضرورت شعری معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا (ثبت) مقدر کا (ثبت) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم موصول۔

فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے محل اعراب نہیں۔اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ منصوب محلاً (مِلْکًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً موصوف (اَجَارَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب۔جس میں (ھو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے موصوف۔

(لام) حرف جار زائد مبنی ہو کر (مسلم) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح۔

(مُعَاهِد) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً منصوب محلاً معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت منصوب محلاً۔موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق نوعی۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول مطلق نوعی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

کیونکہ یہ شعر مدح میں ہے اور مدح انشاء ہوتی ہے۔

(ما) حرف نفی مبنی بر سکون (انْ) حرف زائد برائے تاکید نفی مبنی بر سکون (مدحت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (اسم رسالت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ (با) حرف جار مبنی بر کسر (مقالة) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت (یا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا کہ اس میں مدح سابق کے متعلق اخبار ہے۔فتامل

(لکن) حرف عطف مبنی بر سکون (مدحت) بترکیب سابق (مقالة) غیر جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکر سالم مضاف بیائے متکلم مجرور تقدیراً کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت۔

(یــــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر سکون۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ (بـــا) حرف جار مبنی بر کسر (اسم رسالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔

فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (فا) حرف عطف مبنی بر فتح (لما) ظرف زمان متضمن معنی شرط مبنی بر سکون مفعول فیہ مقدم منصوب محلاً (اَنْ) حرف زائد مبنی بر سکون (جَـآءَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، صیغہ واحد مذکر غائب۔

(البشیـــر) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (القی) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے البشیـــر (هـــا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (قمیص) جو ماقبل میں مذکور ہے۔

(عـــلـــی) حرف جار مبنی بر سکون (وجـــه) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف (هـــا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے یعقوب علیہ السلام، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور ظرف لغو سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔

(فا) حرف عطف مبنی بر فتح (ارتد) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح، فعل ناقص صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ اسم مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے یعقوب علیہ السلام (بـصیرا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر، اس میں (هو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسوئے اسم فعل ناقص، صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جزا، شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

(اذا) اسم شرط مبنی برسکو مفعول فیہ مقدم منصوب محلا (مـــا) حرف زائد مبنی برسکون (تـــسـافـــر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظا، کیونکہ اذا جازم نہیں، صیغہ واحد مذکر حاضر۔

اس میں (انت) پوشیدہ جس میں (ان) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون (تـــا) علامت خطاب مبنی برفتح، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط۔ (اســـافـــر) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظا صیغہ واحد متکلم، اسمیں (انا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلا مبنی برسکون، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا، شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

(مـــا) حرف نفی مبنی برسکون (جـــاء) فعل ماضی معروف مبنی برفتح صیغہ واحد مذکر غائب (نـــون) برائے وقایہ مبنی برکسر (یـــا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلا مبنی برسکون (زید) بترکیب معلوم معطوف علیہ (واؤ) حرف عطف مبنی برفتح (لا) حرف زائد مبنی برسکون (عـمرو) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ: ۲۳۹ تا ۲۴۳:

المصباح المنیر صفحہ ۱۵۴ میں (ما) زائدہ کی مثال یوں تحریر کی ہے۔ (لیتما تصلی اصلی اور اینما تنوم انوم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول:

یہ غلط ہے کہ (لَیۡتَمَا) اور (اَیۡنَمَا) جازم ہیں تو پہلی مثال میں (تَصَلّ اُصَلّ) اور دوسری میں (تَنَمۡ اَنَمۡ) ہونا چاہیے۔ اور المصباح المنیر میں اسی صفحہ پر اور مہر منیر میں صفحہ ۱۴۵ پر (من) اور (کاف) اور (با) اور (لام) حروف جار زائدہ کے ذکر اس مقام پر تسامح قرار دیا ہے۔ یہ بھی غلط ہے کہ ان کا ذکر طرداللباب ہے کماسبق تفصیلہ۔ اور جو چیز طرداللباب ذکر کی جائے اس کو تسامح نہیں کہتے۔

پھر اول نے اسی صفحہ پر ان چاروں حروف کے متعلق لکھا ہے کہ (یاد رکھو کہ یہ حروف کلام غیر موجب میں زائد آیا کرتے ہیں) پھر لام زائدہ کی مثال میں (رَدِفَ لَکُمۡ) ذکر کیا ہے۔ یہ بدووجہ غلط ہے۔ اولا اسلئے کہ (رَدِفَ لَکُمۡ) کلام غیر موجب نہیں حالانکہ اس لام زائد ہے۔

ثانیا اس لئے کہ (کلام غیر موجب) کی قید دیوبندی اضافہ ہے۔ جس کے باطل ہونے میں کوئی شک نہیں کیونکہ (کفی باللہ شھیدا) میں (با) زائد ہے اور یہ کلام غیر موجب نہیں۔ اسی طرح مذکورہ شعر میں (اجاز لمسلم) کلام غیر موجب نہیں حالانکہ یہ کلام غیر موجب نہیں کذا فی الرضی۔ باقی رہا (من) اسمیں تحقیق یہ ہے کہ کلام موجب میں بھی زائد ہوتا ہے چنانچہ عبدالرسول میں ہے:

بھر تبعیض وقسم ونسبت بدل
نیز تجوید است وزائد ھم بیایدمطلقا

درخود حاشیہ میں اس مثال میں یہ آیت پیش فرمائی:

وَلَقَدۡ جَآءَکَ مِنۡ نَّبَاِیْ الۡمُرۡسَلِیۡنَ۔ اسمیں (من) زائد ہے حالانکہ یہ کلام غیر موجب نہیں۔ سچ ہے کہ

یہی مکتب وہی ملاں ☆ حال طفلاں زبوں شداست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوازدہم حروف شرط وآں دو است اَمَّا و لَوْ اَمَّا برائے تفسیر وفا در جوابش لازم باشد کقولہ تعالٰی فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ ولَوْ برائے انتفائے ثانی بسبب انتفائے اول چوں لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا.

بارھویں قسم حروف شرط اور وہ دو ہیں اَمَّا اور لَوْ برائے تفصیل اور فا اُس کے جواب میں لازم ہوتی ہے جیسے اللہ تعالٰی کا مقولہ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ اور لو انتفائے ثانی کے لئے بوجہ انتفائے اول جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔

(اَمَّا) تفصیل کے لئے آتا ہے جس کے دو معنی ہیں۔اول مجمل سابق کی توضیح جیسے آیت مذکورہ میں فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ۔کلام سابق باعتبار حکم مجمل ہے (فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ اور (وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ) سے اُس کی توضیح کردی گئی کہ شقی کا حکم دخول دوزخ ہے اور سعید کا حکم دخول جنت۔اس میں بعض حصہ درمیان سے اور بعض حصہ آخر سے اختصاراً ذکر کیا گیا ورنہ یہ آیات بایں ترتیب نہیں۔صرف اتنا حصہ ذکر کردیا گیا ہے جو مقصود سے متعلق تھا۔مصنف علیہ الرحمۃ نے مبتدی طلبہ کا لحاظ کرتے ہوئے اسی ایک معنی پر اکتفا فرمایا اور مناسب بھی یہی ہے کیونکہ تفصیل کے لئے اگلی کتابیں ہیں۔دوم چند چیزوں کو الگ الگ ذکر کرنا جیسے فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا۔اس میں مجمل سابق کی تفصیل نہیں بلکہ مومن اور کافر میں سے ہر ایک کے حال کا علیحدہ علیحدہ بیان ہے۔اور (اَمَّا) استیناف کے لئے بھی آتا ہے جس کے معنی ہیں کلام ابتدائی کے اول لانا۔جیسے وہ (اَمَّا) جس کو کتابوں اور وعظ کے خطبوں میں ذکر کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اسی نحو میر میں تھا (اَمَّـا بَـعْـدُ) بہر کیف (اَمَّـا) تفصیل کے لئے ہو یا استیناف کے لئے معنی شرط اُس سے جُدا نہیں ہوتے اور اس کے جواب پر (فا) لازم ہوتی ہے اِلَّا نَـادِرًا جیسے ارشادِ نبوی۔ اَمَّـا مُـوْسٰـی کَـاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ اِذْیَـنْحَدِرُ فِیْ الْوَادِیْ ۔ کہ اس میں (کَـاَنِّیْ) پر (فا) نہیں ہے جو جواب میں واقع ہے اور (لَـوْ) اس پر دلالت کرتا ہے کہ جزا کا انتفاء ہوا بوجہ انتفائے شرط کے جیسے آیت مذکورہ میں (لَـــوْ) نے اس بات پر دلالت کی کہ اول کا انتفاء یعنی تعدد آلہہ کا انتفائے معلوم سبب ہے ثانی کے انتفاء یعنی فسادِ زمین و آسمان کے انتفائے معلوم کے لئے نفس الامر میں یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا ہوتے تو زمین و آسمان کا موجودہ نظام برباد ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا اور خدا نہیں اس لئے زمین و آسمان کا نظام برباد نہ ہوا (لَـــو) کا استعمال بایں معنی مشہور ہے اور کبھی بایں معنی مستعمل ہوتا ہے کہ جزا لازم ہے شرط کے لئے اور جزا منتفی۔

اس سے استدلال کیا جاتا ہے شرط کے منتفی ہونے پر جیسے یہی آیت کریمہ کہ جزا یعنی زمین و آسمان کا فساد لازم ہے شرط کے لئے، یعنی تعدد آلہہ کے لئے تو شرط ملزوم ہوئی اور لازم منتفی ہے کہ زمین و آسمان فاسد نہیں ہیں تو ملزوم منتفی ہوا۔ یعنی تعدد آلہہ منتفی ہوا تو توحید ثابت ہوئی۔ چونکہ اس لزوم کا اخبار اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کے اخبار میں کذب ممکن نہیں تو یہ لزوم قطعی ہوا اور جب لزوم قطعی ہوا تو آیت کریمہ توحید پر دلیل قطعی ہوگئی۔ فَـاحْفَظْهُ اور کبھی (لَوْ) کا استعمال جزا کا استمرار بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اُس وقت جزا کو لازم قرار دیتے ہیں اُس شرط کے لئے جو دو متنافی چیزوں میں سے بہ نسبت جزا بعید ہوتی ہے۔

جیسے لَوْ اَهَنْتَنِیْ لَاَکْرَمْتُکَ۔ اگر تو میری اہانت کرتا تو بھی میں تیرا اکرام کرتا۔ مخاطب کی (اهانة) اور اُس کا (اکرام) دو متنافی چیزیں ہیں۔ ان میں مخاطب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی (اهانة) بہ نسبت (اکرام) متکلم بعید ہے اور (اکرام) مستمر ہے۔ مخاطب قریب متکلم نے اپنے (اکرام) کو مخاطب (اهانة) کے لئے لازم قرار دیا تو اُس کے (اکرام) کے لئے بدرجہ اولیٰ لازم ہوا۔

پس معنی یہ ہوئے کہ متکلم کا (اکرام) مستمر ہے۔ مخاطب (اهانة) کرے یا (اکرام) اسی قبیل سے ہے یہ حدیث نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْلَمْ يُحِبُّ اللّٰهَ لَمْ يُعْصِهِ۔ کہ عدم عصیان عدم حب کو لازم ہے تو حُب تو بدرجہ اولیٰ لازم ہوا اب معنی یہ ہوئے کہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عدم عصیان مستمر ہے کہ اُن سے معصیت صادر نہیں ہوتی۔

ترکیب:

(فا) برائے تفصیل مبنی بر فتح (مِنْ) حرف جار مبنی بر سکون (هم) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (نفس) جو ماقبل میں تحت نفی واقع ہونے کی وجہ سے عام ہو گیا اسی واسطے ضمیر جمع کا ارجاع درست ہے (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثَابِتَانِ) مقدر کا (ثَابِتَانِ) مثنیٰ مرفوع بالف اسم فاعل بصیغہ تثنیہ مذکر اس میں (هُمَا) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے مبتدائے مؤخر (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر مقدم (شَقِي) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً معطوف علیہ (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (سَعِيد) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مفصلہ ہوا۔

(فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح (اَمَّا) حرف شرط مبنی بر سکون برائے تفصیل جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شرط محذوف وجوباً (اَلَّذِیْنَ) اسم موصول مبنی بر فتح (شقوا) فعل ماضی معروف مبنی برضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی برسکون (النار) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ مفصلہ ہوا (واو) حرف عطف مبنی بر فتح (اما) حرف شرط مبنی برسکون جس کی شرط محذوف وجوباً (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (سُعِدُوْا) فعل ماضی مجہول مبنی برضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی برسکون راجع بسوئے اسم موصول۔

فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً۔

(فا) جوابیہ مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی برسکون (الجنة) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا (ثابتون) مقدر کا (ثابتون) جمع مذکر سالم مرفوع بواو ماقبل مضموم اسم فاعل صیغہ جمع مذکر اس میں (هم) پوشیدہ جس میں (ها) ضمیر مرفوع متصل فاعل مرفوع محلاً مبنی برضم راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی برسکون۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

(لو) حرف شرط مبنی بر سکون (کان) فعل ناقص مبنی بر فتح (فی) حرف جار مبنی بر سکون (هما) میں (ها) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر۔ راجع بسوئے ارض وسماء (میم) حرف عماد مبنی بر فتح (الف) علامت تثنیہ مبنی بر سکون۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔ (متصرفةً) مقدر کا (متصرفةً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مؤنث اس میں (هی) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے اسم مؤخر۔

اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر .... خبر مقدم۔

(آلهة) جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً موصوف (الا) بمعنی (غیر) مضاف مرفوع محلاً (اسم جلالت) مضاف الیہ مجرور تقدیراً ضمہٗ موجودہ (الا) کے اعراب محلی کو بیان کرنے کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم مؤخر۔ فعل ناقص اپنے اسم مؤخر اور خبر مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لام) جوابیہ مبنی بر فتح (فَسَدَتَا) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ تثنیہ مؤنث غائب اس میں (الف) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے ارض وسماء (تا) علامت تانیث مبنی بر سکون۔ فتحہٗ موجودہ حرکت مناسبت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو (فا) حرف تفصیل مبنی بر فتح۔ (اَمّا) حرف شرط برائے تفصیل بمعنی ثانی مبنی بر سکون۔ جس کی شرط محذوف وجوباً (الذین) اسم موصول مبنی بر فتح (اٰمَنُوْا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً۔

(فـــا) جوابیہ مبنی بر فتح (فیـــعـــلـــمـــون) فعل مضارع معروف صحیح باضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (اَنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتح موصول حرفی (ھا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے (مثلاً) جو ماقبل میں مذکور ہے (الـــحـــق) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً صفت مشبہ۔صیغہ واحد مذکر اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ ذوالحال (مـــن) حرف جار مبنی بر سکون (رب) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً (ھم) میں (ھا) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا (میم) علامت جمع مذکر مبنی بر سکون۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔

جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہوا۔(ثـابتاً) مقدر کا (ثـابتاً) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هـــو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال۔اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر حال۔ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر خبر۔اسم (اَنَّ) اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔موصول حرفی اپنے صلہ سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مفعول بہ منصوب محلاً۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہو (واو) عطف مبنی بر فتح (اَمّا) حرف شرط برائے تفصیل بمعنی ثانی مبنی بر سکون۔جس کی شرط محذوف وجوباً (الـــذیـــن) اسم موصول مبنی بر فتح (کَـــفَـــرُوْا) فعل ماضی معروف مبنی بر ضم صیغہ جمع مذکر غائب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے اسم موصول۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔

اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مبتدا مرفوع محلاً (فا) جوابیہ مبنی بر فتح (یقولون) فعل مضارع معروف صحیح با ضمیر بارز مرفوع باثبات نون۔ صیغہ جمع مذکر غائب اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون راجع بسوئے مبتدا (ما) اسمیہ برائے استفہام مبتدا مرفوع محلاً مبنی بر سکون (ذا) بمعنی (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون (اَرَادَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح لفظاً فاعل (ھــــا) ضمیر منصوب محذوف مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر ضم راجع بسوئے اسم موصول (بـــا) حرف جار مبنی بر سکون (ذا) اسم اشارہ مبنی بر سکون ممیز (مثلا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً تمیز۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور محلاً جار مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ جس کے لئے محل اعراب نہیں۔ موصول اپنے صلے سے مل کر خبر مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مقولہ یا مراد اللفظ ہو کر مقولہ منصوب محلاً یا تقدیراً۔

فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا۔ شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ معطوفہ ہوا۔

(اما) حرف شرط مبنی بر سکون اس کی شرط محذوف وجوباً (موسیٰ) غیر منصرف مرفوع تقدیراً مبتدا (کَـــاَنَّ) حرف مشبہ بفعل مبنی بر فتحہ مقدر کسرۂ موجودہ حرکت مناسبت برائے تحقیق (نَا) ضمیر منصوب متصل اسم منصوب محلاً مبنی بر سکون (اَنْظُرُ) فعل مضارع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً۔ صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَــا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون۔

(اِلٰی) حرف جار مبنی بر سکون (ھا) ضمیر مجرور متصل مجرور محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے مبتدا۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ (اِذْ) ظرف زمان مبنی بر سکون مضاف (یَنْحدِرُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (فِـیْ) حرف جار مبنی بر سکون (اَلْـوَادِیْ) اسم منقوص مجرور تقدیراً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مرفوع محلاً (کَـاَنَّ) حرف مشبہ بفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر مرفوع محلاً مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط محذوف اپنی جزائے مذکور سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ (نِعْمَ) فعل مدح مبنی بر فتح (اَلْـعَبْدُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر خبر مقدم مرفوع محلاً (صُهَیْــــبٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدائے مؤخر۔ مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لَوْ) حرف شرط مبنی بر سکون (لَـمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یُـحِـــبَّ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مجزوم بسکون۔ فتحہ موجودہ یا کسرہ موجودہ حرکت حرکت تخلص من السکونین صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (ھـو) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے

(صُهَیْـبٌ) اور (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لَمْ) حرف جازم مبنی بر سکون (یَعْصِ) فعل مضارع معروف مفرد معتل یائی مجزوم بحذف لام صیغہ واحد مذکر غائب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (ھو) ضمیر مرفوع منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر کسر راجع بسوئے اسم جلالت۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ (لَوْ) حرف شرط مبنی بر سکون (اَھَنْتَ) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد مذکر حاضر اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح (نون) برائے وقایہ مبنی بر کسر (یا) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر سکون۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط (لام) جوابیہ مبنی بر فتح۔

(اکرمت) فعل ماضی معروف مبنی بر سکون صیغہ واحد متکلم اس میں (تا) ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل مرفوع محلاً مبنی بر ضم (کاف) ضمیر منصوب متصل مفعول بہ منصوب محلاً مبنی بر فتح۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ ۲۴۴ تا ۲۴۶:

مہر منیر ۱۴۶ میں ہے (تنبیہ) حروف شرط میں سے اِنْ بھی ہے مگر مصنف نے اس کو چھوڑ دیا ہے جو تسامح پر مبنی ہے۔

اقول:

یہ غلط ہے اور آپ کی سمجھ کا قصور مصنف علیہ الرحمۃ یہاں پر حروف غیر ملہ کو بیان فرما رہے ہیں اور (اِنْ) ہے عامل پھر اُس کو کیوں بیان فرماتے اور المصباح المنیر صفحہ ۱۵۵ میں ہے (ف) حروف شرط میں اِنْ بھی داخل ہے لیکن وہ بعض صورتوں میں عامل بھی ہوتا ہے مگر مصنف نے یہاں اس کو ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ حرف شرط جب کہ شرط و جزا مضارع ہوں تو عامل ہوتا ہے جیسے (اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ) یہ بدو وجہ غلط ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاً اس لئے کہ (اِنْ) کو بعض صورتوں میں عامل کہنا درست نہیں کیونکہ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ بعض صورتوں میں عامل نہیں ہوتا حالانکہ وہ تمام صورتوں میں عامل ہوتا ہے۔ کبھی مُلْغٰی عَنِ الْعَمَل نہیں ہوتا جیسے حروف مشبہ بہ فعل مائے کافہ کے ملحق ہونے سے عامل نہیں رہتے (اِنْ) ایسا نہیں اُس کو کوئی چیز عمل سے نہیں روکتی۔ ثانیاً اس لئے کہ یہ کہنا (جبکہ شرط وجزا مضارع ہوں تو عامل ہوتا ہے) درست نہیں کیونکہ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب شرط وجزا مضارع نہ ہوں تو عامل نہیں ہوتا۔ یہ غلط ہے اور نحو میر یاد نہ رہنے پر مبنی۔ مصنف علیہ الرحمۃ حروف جازمہ کے بیان میں فرما چکے ہیں (اِنْ) برائے مستقبل است اگرچہ در ماضی رود چوں اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ وایں جازم تقدیری بود زیرکہ ماضی معرب نیست) کہے اگر (اِنْ) غیر مضارع میں عامل نہیں ہوتا یہ جزم تقدیری کہاں سے آگیا۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

سیزدہم لَـوْلَا واو موضوعست برائ انتفائے ثانی بسبب وجودِ اوّل چوں لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ.

تیرھویں قسم لَـوْلَا اور وہ وضع کیا گیا ہے انتفائے ثانی کے لئے بوجہ وجود اول جیسے لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَکَ عُمَرُ.

(لَوْلَا) دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ نحوی دوسرے کو جواب لولا کہتے ہیں۔ چونکہ یہ حرف شرط نہیں اس لئے پہلے جملے کو شرط نہیں کہتے۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دوسرے جملے کا مضمون پہلے جملے کے پائے جانے کے سبب سے منتفی ہو گیا جیسے لَـوْلَا عَـلِـیٌّ لَهَـلَـکَ عُـمَـرُ۔ اس میں دوسرا جملہ (لَهَـلَـکَ عُـمَـرُ) ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مضمون (ھَلَاکِ عُمَرُ) اور پہلا جملہ (لَوْلَا عَلِیٌّ) ہے جو اصل میں (لَوْلَا عَلِیٌّ مَوْجُوْدٌ) تھا اس کا مضمون (وجودِ علی) ہوا۔ نظر بر آں (لَوْلَا) نے اس پر دلالت کی کہ (ھلاک عمر) منتفی ہوا بسبب (وجودِ علی) یہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک حاملہ عورت سے زنا صادر ہوا۔ بعد ثبوت شرع آپ نے اُس کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا۔ مولانے مشکل کشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یاد دلایا کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا ہے کہ حاملہ عورت کو وضع حمل کے بعد سنگسار کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے مذکورہ حکم سے رجوع کر کے فرمایا (لَوْلَا عَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ) علی کی وجہ سے عمر ہلاک نہ ہوا۔ یعنی مولائے مشکل کشا کی یاد دہانی نے دینی ہلاکت سے بچا لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلاف شرع حکم دینی ہلاکت ہے۔

ترکیب:

(لَوْلَا) امتناعیہ مبنی بر سکون (علی) مفرد منصرف جاری مجرائے صحیح مرفوع لفظاً مبتدا جس کی خبر (مَوْجُوْدٌ) محذوف وجوباً۔ (مَوْجُوْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول صیغہ واحد مذکر اس میں (ھُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لام) حرف تاکید مبنی بر فتح (ھلک) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (عمر) غیر منصرف مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب لولا ہوا۔

تنبیہ ۲۴۷:

المصباح المنیر صفحہ ۱۵۶ میں اور مہر منیر صفحہ ۱۴۶ میں ہے (قولہ لولا، یہ بھی حروف شرط میں سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول :

لاحول و لا قوۃ تم بھی کوئی انسان ہو
تصنیفِ شرح اور تم لاحول و لا قوۃ

یہ غلط فاحش ہے ان فاضلان دیوبند کو علم نحو سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ اگر شرط کے اصطلاحی معنی جانتے تو ہرگز یہ نہ کہتے کہ (لـــو لا) بھی حروف شرط سے ہے بلکہ اتنی سمجھ بھی نہیں کہ اگر (لـــو لا) حروف شرط سے ہوتا تو مصنف علیہ الرحمۃ حروف شرط میں بیان فرماتے جن کا تذکرہ کچھ دور نہیں گذرا بلکہ اس سے پہلے بلا فصل وہی مذکور ہیں۔ اس کو علیحدہ بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لَقَدْ صَدَقَ مَا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الدَّيَابِنَةَ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ. سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا
حال طفلاں زبوں شدہ است

چہاردہم لام مفتوحہ برائے تاکید چون لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو.

چودھویں قسم لام مفتوحہ تاکید کے لئے جیسے لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو.

ترکیب:

(لام) حرف تاکید مبنی بر فتح (زَيْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتدا۔

(اَفْضَلُ) غیر منصرف مرفوع لفظاً اسم تفضیل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا (مِـــنْ) حرف جار مبنی بر سکون (عَـــمْـــرٍو) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بیشک زید زیادہ فضیلت والا ہے عمرو سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانزدہم مَا بمعنیٰ مَادَام چون اَقُوْمُ مَاجَلَسَ الْاَمِیْرُ.

پندرھویں قسم مَا بمعنی مادام جیسے اَقُوْمُ مَاجَلَسَ الْاَمِیْرُ.

(حروف مصدریہ) میں جس (مــا) کا ذکر ہوا تھا اُس کی دو قسم ہیں۔اول غیر زمانیہ جیسے وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَارَحُبَتْ. یہ اپنے مابعد سے مل کر بمعنی مصدر ہوتا ہے چنانچہ (بِمَـارَحُبَتْ) بمعنی (بِرُحْبِهَا) ہوا۔دوم زمانیہ جیسے مثال مذکور میں۔اس کو زمانیہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے پہلے (وقــت) مضاف کو حذف کر کے اُس کے قائم مقام اس کو کر دیا گیا تو قائم مقام ہونے کے اعتبار سے یہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے بخلاف اول کہ اُس سے پہلے (وقت) مضاف نہیں ہوتا تو وہ (وقت) کے قائم مقام نہ ہوا لہٰذا وہ زمانہ پر دلالت نہیں کرتا اسی لئے وہ غیر زمانیہ کہلاتا ہے۔

سوال: جب یہ وہی (مــا) مصدری ہے جس کا ذکر حروف مصدریہ ہو چکا۔تو اب دوبارہ ذکر کرنے سے تکرار لازم آئی ہے جو مناسب نہیں؟

جواب: جی نہیں اولاً ذکر غیر زمانیہ ہونے کے اعتبار سے ہے اور ثانیاً زمانیہ ہونے کے اعتبار سے۔

سوال: اس (ما) کو بمعنی (مادام) کہنے سے کیا مقصود اتنا فرمانا کافی تھا کہ (ما) بمعنی (وقت)؟

جواب: (مـادام) میں یہی (مائے) مصدری ہے اور (دَامَ) فعل ناقص جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُس کی خبر کا ثبوت اسم کے لئے دائم ہے تو (ما) اپنے مابعد سے مل کر بمعنیٰ (دوام) مذکور ہوا اور (مــا) قائم مقام (وقت) تھا تو (مــادام) کے معنی ہوئے (وقتِ دوامِ مذکور) یعنی ثبوت خبر برائے اسم کا کل وقت۔تو مصنف علیہ الرحمۃ نے (بمعنی مادام) فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ یہ (مــا) زمانیہ (کل وقت) کے معنی میں ہوتا ہے نہ (مطلقاً وقت) کے جو کل اور بعض دونوں کو شامل ہے۔یہ بات (بمعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت) کہنے سے حاصل نہیں ہوتی اسی واسطے (بمعنی وقت) نہیں فرمایا۔

ترکیب:

(اَقُــــوْمُ) فعل مضارع معروف صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع لفظاً صیغہ واحد متکلم اس میں (اَنَا) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر سکون (مَا) موصول حرفی مبنی بر سکون۔

(جَلَسَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح صیغہ واحد مذکر غائب (اَلْاَمِیْرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول حرفی اپنے صلے سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ مجرور محلاً (وَقْتَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف مقدر۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں کھڑا رہوں گا۔ امیر کے بیٹھنے تک۔

تنبیہ ۲۴۸ تا ۲۵۰:

المصباح المنیر صفحہ ۱۵۰ میں ہے کہ (یہ مافعل ناقص مادام کے ہم معنی ہوتا ہے)۔

اقول:

یہ غلط ہے اس لئے کہ (مَــادَامَ) پورا فعل ناقص نہیں۔ کما سبق۔ اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (بمعنی مادام فعل ناقص) نہیں فرمایا اور افعال ناقصہ میں پورا (مــادام) ذکر فرمایا اس لئے کہ مادام فعل ناقص بدون (مــا) مصدریہ مستعمل نہیں ہوتا ہے جیسے (مَــــا انْــــفَــکَّ) میں فعل ناقص فقط (انْــــفَــکَّ) ہے اور (مــا) نافیہ۔ لیکن یہ فعل ناقص بغیر (مــا) وغیرہ حرف نفی استعمال نہیں کیا جاتا اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف نفی کے ساتھ ذکر فرمایا۔

پھر المصباح المنیر میں اسی صفحہ پر اور مہر منیر میں صفحہ ۱۴۷ پر (ما) کی دو قسم اسمیہ اور حرفیہ بیان کر کے تحریر کیا کہ (پھر اسمیہ کی تین قسمیں ہیں موصولہ، موصوفہ، شرطیہ اور حرفیہ کی بھی تین قسمیں ہیں نافیہ، کافہ اور ما بمعنی مادام) یہ دونوں حصر بھی غلط ہیں اول اس لئے کہ (ما) اسمیہ برائے استفہام بھی ہوتا ہے جیسے (وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى) میں جس کو یہ دونوں فاضل دیوبند شروع کتاب میں بیان کر چکے ہیں:

کہ صیغہ تعجب (مَا اَحْسَنَهٗ) میں (مَا) بر مذہب امام فرا برائے استفہام ہے لیکن بات یہ ہے کہ (حافظ نباشہ) علاوہ استفہام اور معانی میں بھی آتا ہے جس کی تفصیل کافیہ وغیرہ میں دیکھی جائے۔ اس حصر کے اعلان پر یہی کافی ہے۔

دوم اس لئے کہ (مَا) حرفیہ مصدریہ غیر زمانیہ بھی آتا ہے جس کی مثال میں فاضل دیوبند دوم صفحہ ۱۴۱ پر (وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ) پیش کر چکے ہیں اور (مَا) حرفیہ زائد بھی آتا ہے جس کا بیان حروف زیادت میں عنقریب گذر گیا جیسے اَيْنَمَا میں۔

ناظرین یہ ہیں فاضلان دیوبند جن کو تصنیف شرح ہے بیحد پسند لیکن عقل سے ہیں عاری اور علم سے ہیں خالی جس کا مشاہدہ کر چکے ہیں مبتدی و عالی۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی مُلّا ☆ حال طفلاں زبوں شدہ است

شانزدہم حروف عطف و آن دہ است واؤ و فاء و ثُمَّ و حَتّٰى و اِمَّا و اَوْ و اَمْ و لَا و بَلْ و لٰكِنْ.

سولھویں قسم حروف عطف اور وہ دس ہیں واؤ اور فاء اور ثُمَّ اور حَتّٰى اور اِمَّا اور اَوْ اور اَمْ اور لَا اور بَلْ اور لٰكِنْ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عطف) کے لغوی معنی ہیں (مَالَہ) یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف مائل کرنا اور نحویوں کی اصطلاح میں (معطوف کو مائل کرنا معطوف علیہ کی طرف اعراب وحکم وغیرہ میں) ان کے ماقبل کو معطوف علیہ کہتے ہیں اور مابعد کو معطوف یہ حروف باعتبار حصول حکم تین قسم پر ہیں۔ اول وہ جن کے حکم معطوف اور معطوف علیہ دونوں کے لئے ثابت ہوتا ہے یہ (واو) اور (فا) اور (ثُمَّ) اور (حَتّٰی) ہیں جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو اس میں حکم بھی دونوں کے لئے ثابت ہے اور جَاءَ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو اس میں بھی ترتیب اور مہلت کے ساتھ اور قَدِمَ الْحَاجُّ حَتّٰی الْمُشَاۃُ اس میں بھی لیکن ترتیب اور مہلت کے ساتھ جو (ثُمَّ) میں معتبر مہلت سے قدرے کم ہوتی ہے۔ دوم وہ جن سے حکم دونوں میں سے کسی ایک معین کے لئے ثابت ہو یہ (لا) اور (بَلْ اور لٰکِنْ) ہیں جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو۔ کہ اس میں حکم بھی ایک معین کے لئے ثابت ہوا یعنی (زید) کے لئے اور جَاءَ نِیْ زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو اس میں بھی یعنی عمرو کے لئے اور مَا جَاءَ نِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو اس میں بھی حکم مجی عمرو کے واسطے ثابت ہوا۔ سوم وہ جن سے حکم دونوں میں سے ایک غیر معین کے لئے ثابت ہوتا ہے اور وہ (اَوْ) اور (اِمَّا) اور (اَمْ) ہیں جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو اس میں حکم مجی دونوں میں سے کسی ایک غیر معین کے لئے ہے اور جَاءَ نِیْ اِمَّا زَیْدٌ وَاِمَّا عَمْرٌو۔ اس میں کسی ایک غیر معین کے لئے اور اَزَیْدًا رَأَیْتَ اَمْ عَمْرًوا۔ اس میں بھی کسی ایک غیر معین کے لئے۔ مبتدی کے لئے اتنا کافی ہے۔ تفصیل اگلی کتابوں میں آئے گی۔

ترکیب:

(جَاءَ نِیْ) بترکیب معلوم (اِمَّا) حرف تردید مبنی بر سکون (زَیْدٌ) بترکیب معلوم معطوف علیہ (واو) زائدہ بر مذہب جمہور مبنی بر فتح (اِمَّا) حرف عطف مبنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسکون (عَمْرٌو) بترکیب معلوم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ہمزہ) برائے استفہام مبنی بر فتح (زَیْدًا) بترکیب معلوم معطوف علیہ (اَمْ) حرف عطف مبنی برسکون (عَمْرًوا) بترکیب معلوم معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ (رَأَیْتَ) بترکیب معلوم۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ باقی ماندہ سابقہ مثالوں کی ترکیب یہاں تک پڑھنے کی بعد طلبہ خود کر سکتے ہیں۔

فائدہ:

(واو) حرف عطف کا ترجمہ اردو میں حرفِ (اور) ہے جس کو اس طرح پڑھا جائے کہ (واو) ظاہر نہ ہو جیسے (خوش) میں ظاہر نہیں ہوتا۔ اور اگر (واو) ظاہر کر کے پڑھا جائے تو وہ حرف نہیں بلکہ اسم ہے بمعنی دیگر جس کو عربی میں (آخر) کہتے ہیں۔ جیسے مندرجہ ذیل قطعہ بند شعر میں حرف عطف ہے

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

تمام شد بتوفیقہ تعالیٰ وعونہ۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں بحث مستثنیٰ در کتاب نحو میر نبود برائے افادہ طلاب افزودہ شد

چونکہ بحث مستثنیٰ کتاب نحو میر میں نہ تھی اس لئے فائدہ طلبہ کے واسطے بڑھائی گئی

بدانکہ مستثنیٰ لفظیست کہ مذکور باشد بعد اِلَّا واخوات آں یعنی غَیر و سوٰی و سِوَاءَ و حَاشَا و خَلَا و عَدَا و مَا خَلَا و مَا عَدَا و لَیْسَ و لَا یَکُونُ تا ظاہر گردد کہ منسوب نیست بسوئے مستثنیٰ انچہ نسبت کردہ شدہ است بسوئے ماقبل وی وآن بر دو قسم ست متصل و منقطع متصل آنست کہ خارج کردہ شود از متعدد بلفظ اِلَّا واخوات وی مثل جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا پس زید کہ در قوم داخل بود از حکم مجی خارج کردہ شد و منقطع آن باشد کہ مذکور بعد اِلَّا واخوات وی وخارج کردہ نشود از متعدد بسبب آنکہ مستثنیٰ داخل نباشد در مستثنیٰ منہ مثل جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ حمار در قوم داخل نبود۔

جان لو کہ مستثنیٰ وہ لفظ ہے جو مذکور ہو اِلَّا اور اُس کے نظائر کے بعد یعنی غَیرَ اور سوٰی اور سِوَاءَ اور حَاشَا اور خَلَا اور عَدَا اور مَا خَلَا اور مَا عَدَا اور لَیْسَ اور لَا یَکُونُ کے بعد تا کہ ظاہر ہو کہ منسوب نہیں ہے مستثنیٰ کی طرف وہ چیز جو نسبت کی گئی ہے اُس کے ماقبل کی طرف۔ اور وہ دو قسم پر ہے متصل اور منقطع۔ متصل وہ مستثنیٰ ہے جو خارج کیا گیا ہو متعدد سے لفظ اِلَّا اور اُس کے نظائر میں سے کسی کے ساتھ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا پس جو قوم میں داخل تھا آمد کے حکم سے خارج کر دیا گیا اور منقطع وہ ہے جو مذکور ہو اِلَّا اور اُس کے نظائر میں سے کسی کے بعد اور خارج نہ کیا گیا ہو متعدد سے بایں سبب کے مستثنیٰ داخل نہیں ہے مستثنیٰ منہ میں۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ حمار قوم میں داخل نہ تھا۔

سوال: مستثنیٰ کی تعریف میں (لفظ) کہا گیا ہے جو اسم، فعل اور حرف سب کو شامل ہے تو کیا یہ تینوں مستثنیٰ ہوتے ہیں؟

جواب: جی نہیں صرف اسم مستثنیٰ ہوتا ہے (لفظ) سے مراد (اسم) ہے بایں قرینہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستثنیٰ ہونا اسم کی علامت ہے۔ اب تعریف یہ ہوئی کہ (مستثنیٰ) وہ اسم ہے جو (اِلَّا) اور اُس کے نظائر میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہوتا کہ اس بات پر دلالت ہو سکے کہ اس کی جانب وہ چیز منسوب نہیں ہے جو اس کے ماقبل کی جانب منسوب کی گئی ہے (ماقبل) کو (مستثنیٰ منہ) کہتے ہیں اور اس سے بھی (اسم) مراد ہے کیونکہ مستثنیٰ منہ ہونا بھی علامت اسم ہے پھر مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔

اول متصل:

وہ ایسا اسم ہے جس کو ایسے اسم سے خارج کیا گیا ہو جو کثیرین پر دلالت کرے جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا کہ اس میں (زَیْدًا) کو (اَلْقَوْمُ) سے خارج کیا گیا جو کثیرین پر دلالت کرتا ہے کہ (قوم) کثیر رجال کو کہتے ہیں۔ خارج کرنے سے مراد یہ کہ جو حکم (قوم) کا ہے ہے یعنی (آمد) وہ اس کیلئے نہیں۔

دوم منقطع:

وہ ایسا اسم ہے جس کو کثیرین پر دلالت کرنے والے اسم سے خارج نہ کیا گیا ہو۔ جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ (حمار) قوم میں داخل نہیں تو اخراج کیسے ہو سکتا ہے کہ اخراج تو دخول کے بعد ہوتا ہے اور جب یہ قوم میں داخل نہیں تو قوم کا حکم یعنی (آمد) بھی اس کے لئے نہ ہوا۔ غرضکہ مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منقطع ہونے کا دارو مدار دخول اور عدم دخول پر ہے۔ اگر مستثنیٰ کا دخول بالیقین معلوم ہے تو مستثنیٰ متصل ہے اور اگر عدم دخول بالیقین معلوم ہے تو مستثنیٰ منقطع۔

ترکیب:

(جَاءَ نِی) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (اِلَّا) حرف استثناء مبنی بر سکون (زَیْدًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مستثنیٰ متصل مستثنیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس قوم آئی بجز زید۔

(جَاءَ نِیْ) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (حِمَارًا) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مستثنیٰ منقطع مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس قوم آئی بجز حمار۔

تنبیہ ۲۵۱:

المصباح المنیر صفحہ ۱۵۷ میں اور مہر منیر ۱۴۹ میں مستثنیٰ منہ کی تعریف بالفاظ مختلف بایں طور کی ہے کہ (جس کو عام حکم میں سے الگ کیا جاتا ہے اُسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں)۔

اقول:

یہ غلط ہے کہ اُس حکم عام کو مستثنیٰ منہ نہیں کہتے بلکہ اُس (متعدد) کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں جس کی تفسیر ہم بیان کر چکے ہیں۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا
حال طفلاں زبوں شدہ است

بدانکہ اعراب مستثنیٰ بر چہار قسم ست اوّل آنکہ اگر مستثنیٰ بعد اِلّا در کلام موجب واقع شود پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَآءَ نِی اَلْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا و کلام موجب آنکہ دران نفی و نہی و استفہام نباشد و ہمچنین در کلام غیر موجب اگر مستثنیٰ را بر مستثنیٰ منہ مقدم گردانند منصوب خوانند نحو مَا جَآءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ و مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باشد واگر مستثنیٰ بعد خلا واقع شود بر مذہب اکثر علماء منصوب باشد۔

وبعد مَاخَلَاوَمَاعَدَااولَیْسَ وَلَایَکُوْنُ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَآءَ نِی الْقَوْمُ خَلَازَیْدًاوَعَدَازَیْدًا......الخ.

جان لو کہ اعراب مستثنیٰ چار قسم پر ہے اول یہ کہ مستثنیٰ اِلّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو بس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّازَیْدًااور کلام موجب اُس کلام کو کہتے ہیں جس میں نفی اور نہی اور استفہام نہ ہو اور ایسے ہی کلام غیر موجب میں اگر مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کریں تو اس کو منصوب پڑھتے جیسے مَاجَاءَ نِیْ اِلَّازَیْدًااَحَدٌ اور مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور اگر مستثنیٰ خَلَااور عَدَاکے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے مذہب پر منصوب ہوتا ہے اور مَاخَلَااور مَاعَدَااور لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ کے بعد ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

جیسے جَاءَ نِی الْقَوْمُ خَلَازَیْدًااور عَدَازَیْدًاآخر تک۔

(خَلَااور عَدَا) کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے اکثر نحات کے نزدیک اور بعض نحویوں کے نزدیک مجرور ہوتا ہے کہ وہ استثناء میں بھی ان دونوں کو حرف جار قرار دیتے ہیں اسی واسطے مصنف علیہ الرحمۃ نے (بر مذہب اکثر علماء) فرمایا۔

ترکیب:

(مَا) حرف نفی مبنی بر سکون (جَاءَ نِیْ) بترکیب معلوم (اِلَّا) حرف استثناء مبنی بر سکون (زَیْدًا) بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مقدم (اَحَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ موخر۔ مستثنیٰ منہ موخر اپنے مستثنیٰ مقدم سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس کوئی نہیں آیا بجز زید۔

(جَاءَ نِی) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) بترکیب معلوم ذوالحال (خَلَا) فعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر۔صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (زَیْدًا) بترکیب معلوم مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال منصوب محلاً۔ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس قوم آئی بجز زید۔

ترکیب:

(وَعَدَا زَیْدًا) اس میں (واو) کے بعد (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) بقرینۂ سابق مقدر ہے اور ترکیب حسب سابق (جَاءَ نِیْ) بترکیب سابق (مَا) مصدری موصول حرفی مبنی بر سکون (خَلَا زَیْدًا) بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ (مَا) موصول حرفی اپنے صلے سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر مضاف الیہ ہوا (وَقْتَ) مضاف مقدر کا۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس قوم آئی بغیر زید کے۔

اسی طرح (جَاءَ نِی الْقَوْمُ مَاعَدَا زَیْدًا) کی ترکیب ہوگی۔اور (جَاءَ نِی الْقَوْمُ لَایَکُوْنُ زَیْدًا) اور (جَاءَ نِی الْقَوْمُ لَیْسَ زَیْدًا) میں (الْقَوْمُ) بترکیب سابق ذوالحال اور (لَایَکُوْنُ زَیْدًا) میں واقع دونوں فعل ناقص میں پوشیدہ ضمیر راجع بسوئے ذوالحال اسم اور (زَیْدًا) خبر۔پھر جملہ ہو کر حال ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔باقی معلوم۔

دوم آنکہ مستثنیٰ بعد اِلّا در کلام غیر موجب واقع شود و مستثنیٰ منہ ہم مذکور باشد پس دران دو وجہ رواست یکی آنکہ منصوب باشد بر سبیل استثناء و دیگر آنکہ بدل باشد از ماقبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خویش چوں مَاجَآءَ نِیْ اَحَدٌاِلَّا زَیْدًا وَاِلَّا زَیْد.

دوسری قسم یہ کہ مستثنیٰ اِلَّا کے بعد غیر موجب کلام میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو پس اُس میں دو وجہ درست ہیں ایک وجہ یہ کہ منصوب ہو بر طریق استثناء اور دوسری وجہ یہ کہ بدل ہو اپنے ماقبل سے جیسے مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌاِلَّا زَیْدًا وَاِلَّا زَیْدٌ.

ترکیب:

(مَا) حرف نفی مبنی بر سکون (جَاءَ نِیْ) بترکیب سابق (اَحَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ منہ (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (زَیْدًا) بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس کوئی نہیں آیا بجز زید۔

(وَاِلَّا زَیْدٌ) اس میں (واو) کے بعد (مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ) بقرینۂ سابق مقدر ہے (مَاجَاءَ نِیْ) بترکیب سابق معلوم (اَحَدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبدل منہ (اِلَّا) بترکیب سابق (زَیْدٌ) بترکیب سابق بدالبعض۔ مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوم آنکہ مستثنیٰ مفرغ باشد یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نباشد و در کلام غیر موجب واقع شود پس اعراب مستثنیٰ بہ اِلَّا درین صورت بحسب عوامل مختلف باشد نحو مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ وَمَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا وَمَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ.

تیسری قسم یہ کہ مستثنیٰ مفرغ ہو یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور غیر موجب کلام میں واقع ہو پس مستثنیٰ بِاِلَّا کا اعراب اس صورت میں باعتبار مقتضائے عوامل ہو گا جیسے مَاجَآءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ وَمَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا وَمَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعتبار مقتضائے عوامل اعراب کے مختلف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر عامل کا مقتضی رفع ہے تو مستثنیٰ مفرغ مرفوع ہوگا اور اگر مقتضی نصب ہے تو منصوب ہوگا اور اگر مقتضی جر ہے تو مجرور ہوگا جو کتاب میں مذکور مثالوں سے ظاہر ہے۔

ترکیب:

(جَاءَ نِیْ) بترکیب سابق (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (زَیْدٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مستثنیٰ مفرغ کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس نہیں آیا مگر زید۔

ترکیب:

(مَارَأَیْتُ) بترکیب معلو (اِلَّا) بترکیب معلوم (زَیْدًا) بترکیب معلوم مستثنیٰ مفرغ ہوکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے نہیں دیکھا مگر زید کو۔

ترکیب:

(مَــا مَــرَرْتُ) بترکیب معلوم (اِلَّا) بترکیب معلوم (بِـــا) حرف جار مبنی بر کسر (زَیْـــدٍ) بترکیب معلوم مجرور۔ جار مجرور مل کر مستثنیٰ مفرغ ہوکر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نہیں گذرا مگر زید کے پاس سے

تنبیہ۲۵۲:

(مہر منیر صفحہ ۱۵۱) میں (مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ) کا ترجمہ کیا ہے (میں زید کے سوا کسی کے ساتھ نہیں گذرا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول:

یہ غلط ہے۔شرح مائۃ عامل یاد نہ ہونے پر مبنی۔صحیح ترجمہ وہی ہے جو ہم نے کیا۔ایسے غلط ترجمے کر کے ان فاضل دیوبند نے طلبہ کو گمراہ کر ڈالا۔سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب و ہمی ملا

حال طفلاں زبوں شدہ است

چہارم آنکہ مستثنیٰ بعد لفظ غَیْـــرو سِـــوٰی وسَـــواء واقع شود پس مستثنیٰ را مجرور خوانند و بعد حَـــاشَـــا بر مذہب اکثر نیز مجرور باشد و بعضے نصب ہم جائز داشتہ اند چوں جَآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَسِوٰی زَیْدٍ وَسِوَاءَ زَیْدٍ وَحَاشَا زَیْدٍ۔

چوتھی قسم یہ کہ مستثنیٰ لفظ غیر اور سوی اور سواء کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں اور بعد حاشا کے بھی ...... پر مجرور ہوتا ہے اور بعض نصب بھی جائز رکھتے ہیں جَآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ اور سِوٰی زَیْدٍ اور سِوَاءَ زَیْدٍ اور حَاشَا زَیْدٍ۔

یعنی (غیـر) اور (سـوی) اور (سـواء) کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور (حـــاشـــا) کے بعد اکثر نحات کے نزدیک اس لئے کہ ان کے نزدیک یہ حرف جار ہے اور بعض نحویوں نے اس کے بعد نصب جائز رکھا ہے اس بنا پر کہ (حاشا) فعل ہے اور (حـــاشـــا) کبھی اسم بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے حاشا اللہ میں اس وقت بمعنی (تنزیہ) ہوتا ہے۔

ترکیب:

(جَآءَ نِی) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غیر) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (زَیْـــدٍ) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ متصل مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: میرے پاس قوم آئی بجز زید۔

(جَاءَ نِی) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) بترکیب معلوم فاعل (سِوٰی) اسم مقصور منصوب تقدیرًا مضاف (زَیْدٍ) بترکیب معلوم مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس قوم آئی سوا زید کے۔

(جَاءَ نِیَ الْقَوْمُ) بترکیب معلوم (سِوَاءَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظًا مضاف (زَیْدٍ) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: وہی۔

(جَاءَ نِی) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) مستثنیٰ منہ (حَاشَا) جار مبنی برسکون (زَیْدٍ) بترکیب معلوم مجرور لفظًا منصوب معنیٰ مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(جَاءَ نِی) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) بترکیب معلوم ذوالحال (حَاشَا) بمعنیٰ (جَانَبَ) فعل ماضی معروف مبنی بر فتح مقدر۔ صیغہ واحد مذکر غائب اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلًا مبنی بر فتح راجع بسوئے ذوالحال (زَیْدًا) بترکیب معلوم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر حال منصوب محلًا۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ترجمہ: وہی۔

(حَاشَا) بمعنیٰ (تنزیہ) اسم مبنی برسکون مبتداء مرفوع محلًا۔ مبنی اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ (حَاشَا) حرف سے لفظاً اور معنیً مشابہت رکھتا ہے۔ لفظاً مشابہت تو ظاہر ہے اور معنیً بایں طور کہ جس طرح (حَاشَا) حرفی اپنے مدخول سے حکم سابق کی نفی کرتا ہے اسی طرح یہ اپنے مدخول سے نقص کی نفی کرتا ہے (لام) حرف جار مبنی بر کسر (اسمِ جلالت) مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً۔

جار مجرور مل کر ظرف مستقر ثابت مقدر کا (ثَـابِتٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً، اسم فاعل صیغہ واحد مذکر اس میں (هُـوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ فاعل مرفوع محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے مبتدا۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اللہ کے لئے پاکی ہے نقص سے۔

بدانکہ اعراب لفظ غَیْر مثل اعراب مستثنیٰ بہ اِلّا باشد در جمیع صورتہائی مذکورہ چنانکہ گوئی جَآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَغَیْرَ حِمَارٍ وَمَاجَآءَ نِی غَیْرَزَیْدٍنِ الْقَوْمُ وَمَـاجَـآءَ نِـیْ اَحَـدٌ غَیْـرَ زَیْـدٍ وَغَیْـرُ زَیْـدٍ وَمَـاجَـآءَ نِـیْ غَیْـرُ زَیْدٍ وَمَارَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ وَمَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ.

جان لو کہ لفظ غَیْرَ کا اعراب مستثنیٰ بِاِلَّا کے مثل ہوتا ہے تمام مذکورہ صورتوں میں چنانچہ یوں کہو گے جَآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وَغَیْرَ حِمَارٍ وَمَاجَآءَ نِی غَیْرَزَیْدٍنِ الْقَوْمُ وَمَـاجَـآءَ نِـیْ اَحَـدٌ غَیْـرَ زَیْـدٍ وَغَیْـرُ زَیْـدٍ وَمَـاجَـآءَ نِـیْ غَیْـرُ زَیْدٍ وَمَارَأَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ وَمَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ.

(جَآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ) یہ مثال مستثنیٰ کی ہے جو کلام موجب میں واقع ہو۔ یہ مستثنیٰ چونکہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے لہٰذا اس کا اعراب (نصب) لفظ (غ) پر آیا اور (وَغَیْرَ حِمَارٍ) بتقدیر (جَاءَ نِی الْقَوْمُ) ہے۔ یہ مثال مستثنیٰ منقطع کی ہے۔ یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے اور (مَـاجَاءَ نِیْ غَیْرَزَیْدٍنِ الْقَوْمُ) یہ مثال اُس مستثنیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے جو کلام غیر موجب میں مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو اور (مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ غَیْرَ زَیْدٍ) یہ مثال اُس مستثنیٰ کی ہے جو کلام غیر موجب میں واقع ہو اور بر طریق استثناء منصوب اور (غَیْرُ زَیْدٍ) بتقدیر (مَاجَاءَ نِیَ الْقَوْمُ) یہ اُس مستثنیٰ کی جو کلام غیر موجب میں بر بنائے بدل مرفوع ہے اور (مَاجَاءَ نِیْ غَیْرُ زَیْدٍ) یہ مثال ہے مستثنیٰ مفرغ کی جو مرفوع ہے اور (مَارَاَیْتُ غَیْرَ زَیْدٍ) یہ مثال مستثنیٰ مفرغ منصوب کی اور (مَامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ) یہ مثال ہے مستثنیٰ مفرغ مجرور کی۔

ترکیب:

(جَاءَ نِیْ) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غَیْرَ) مفرد منصرف صحیح منصوب لفظاً مضاف (زَیْدٍ) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ متصل۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (جَاءَ نِیْ) بترکیب معلوم (اَلْقَوْمُ) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ (غَیْرَ) بترکیب معلوم مضاف (حِمَارٍ) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ منقطع۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(مَاجَاءَ نِیْ) بترکیب معلوم غَیْرَ زَیْدٍ بترکیب معلوم مستثنیٰ متصل مقدم (اَلْقَوْمُ) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ موخر۔ مستثنیٰ منہ موخر اپنے مستثنیٰ مقدم سے مل کر فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(مَاجَاءَ نِیْ) بترکیب معلوم (اَحَدٌ) بترکیب معلوم مستثنیٰ منہ غَیْرَ زَیْدٍ بترکیب معلوم مستثنیٰ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (غَیْرُ زَیْدٍ) بتقدیر (مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ) منصوب (مَاجَاءَ نِیْ) بترکیب معلوم (اَحَدٌ) بترکیب معلوم مبدل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ (غَیــرُ زَیــدٍ) بترکیب معلوم مرفوع فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(مَــارَأَیتُ) بترکیب معلوم (غَیــرَ زَیدٍ) بترکیب معلوم منصوب۔ مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا (مَــامَـرَرتُ) بترکیب معلوم (بِغَیرِ زَیدٍ) بترکیب معلوم ظرف لغو فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بدانکہ لفظ غیر موضوع ست برائے صفت وگاہ برائی استثناء آید چنانکہ الّا برائے استثناء موضوع ست وگاہ در صفت مستعمل شود نحو قولہ تعالیٰ لَـوْ کَـانَ فِیهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنی غَیْرُ اللّٰهِ وھمچنین لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

جان لو کہ لفظ غَیــر وضع کیا گیا ہے صفت کے واسطے اور کبھی استثناء کے لئے آتا ہے جیسے اِلَّا استثناء کے لئے وضع گیا ہے اور کبھی صفت میں مستعمل ہوتا ہے جیسے اللہ کا مقولہ لَـوْ کَـانَ فِیهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنی غَیْرُ اللّٰهِ اور اسی طرح لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اقول:

(لفظ غَیرَ) اسم ہے جو مشتقات سے نہیں لیکن اس میں وصفی معنیٰ پائے جاتے ہیں وہ و یہ کہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا مابعد اس کے ماقبل کے مغایر ہے اسی واسطے علماء نحو اس کو صفت کہتے (غَیــرَ بمعنیٰ (اِلَّا) کی مثالیں گذر گئیں اور (اِلَّا) برائے استثناء کی بھی اور غَیــرَ برائے صفت کی مثال یہ ہے جَــاءَ نِــیْ رَجُـلٌ غَیــرُ زَیــدٍ اس میں (غَیرُ زَیدٍ) صفت ہے (رَجُلٌ) کی اور غَیرُ واحد، جمع، مذکر مؤنث سب کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے اَمْوَاتٌ غَیرُ اَحْیَاءٍ اس میں جمع اور مؤنث کی صفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع ہے اور اِلَّا بمعنیٰ (غَیر) مذکورہ آیت کریمہ میں ہے کیونکہ اس میں اِلَّا کا برائے استثناء ہونا درست نہیں جس کی تفصیل بشیر الناجیہ بشرح الکافیہ میں ملاحظہ کی جائے۔

لیکن (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ) میں بمعنیٰ غیر نہیں۔ یہ بحث مستثنیٰ اضافہ کنندہ بزرگ کی لغزش ہے اور یہ لغزش انہیں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دیگر ارباب تصانیف سے بھی صادر ہوئی ہے۔ وجہ یہ کہ (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ) کے کلمہ توحید ہونے پر اجماع ہے چنانچہ تلویح صفحہ ۵۵ میں (قَوْلُنَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ تَوْحِيْدٍ اِجْمَاعًا) اور توحید کے معنیٰ ہیں اللہ تعالیٰ کے وجود کا بیان اور دیگر الٰہ کے وجود کی نفی۔

چنانچہ صفحہ مذکورہ پر ہے (اَلتَّوْحِيْدُ بَيَانُ وُجُوْدِهٖ وَنَفْيُ اِلٰهٍ غَيْرِهٖ) اور اس کلمہ توحید کے معنیٰ ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا الٰہ سے وجود کی نفی۔ نہ اللہ تعالیٰ کے مغایر ہونے کی نفی ہر الٰہ سے۔ چنانچہ اسی صفحہ پر ہے (اَلْمَعْنٰى نَفْيُ الْوُجُوْدِ عَنْ اٰلِهَةٍ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَا عَلٰى نَفْيِ مُغَايَرَةِ اللّٰهِ عَنْ كُلِّ اِلٰهٍ)۔

نظر برآں اگر کلمہ توحید میں (اِلَّا) بمعنیٰ (غَیر) لیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے مغایر ہونے کی نفی ہوگی ہر الٰہ کو بمعنیٰ (غیر) لینا باطل ہوا اور برائے استثناء ہونا متعین کہ اسی تقدیر پر اجماعی معنیٰ حاصل ہوتے ہیں۔

ترکیب:

آیتِ کریمہ کی ترکیب گذر گئی۔

کلمہ طیبہ کی ترکیب یوں ہوگی (لَا) برائے نفی جنس مبنی بر سکون (اِلٰـهَ) نکرہ مفردہ مبنی بر فتح منصوب باعتبار محل قریب مرفوع باعتبار محل بعید مبدل منہ (اِلَّا) حرف استثنا مبنی بر سکون (اسم جلالت) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً بدل البعض۔ مبدل منہ اپنے بدل البعض سے مل کر اسم (مَوْجُوْدٌ) مقدر مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً اسم مفعول، صیغہ واحد مذکر۔ اس میں (هُوَ) ضمیر مرفوع متصل پوشیدہ نائب فاعل مرفوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محلاً مبنی بر فتح راجع بسوئے (اِلٰـہَ) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے مل کر خبر (لا) اپنے اسم وخبر سے مل جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی موجود نہیں۔

ترکیب:

(جَـاءَ نِیْ) بترکیب معلوم (رَجُلٌ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً موصوف (غَیْــــرُ) مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مضاف (زَیْـــدٍ) بترکیب معلوم مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت۔ موصوف اپنی صفت سے مل فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میرے پاس زید کے مغایر ایک مرد آیا۔

تنبیہ ۲۵۳ تا ۲۶۰:

(مہر منیر صفحہ ۱۵۲) میں (جَــاءَ نِــیْ رَجُـلٌ غَیْــرُ زَیْـدٍ) کا ترجمہ کیا ہے (میرے پاس ایک شخص آیا جو زید کے سوا تھا)

اقول:

یہ ترجمہ بدو وجہ غلط ہے۔

اولاً اس لئے کہ (رَجُلٌ) کا ترجمہ (شخص) نہیں۔

ثانیاً اس لئے کہ (رَجُـلٌ) اور (غَیْـرُ زَیْـدٍ) موصوف وصفت ہیں اور ان میں نسبت ناقصہ ہوتی ہے اور (تھا) ترجمہ نسبت تامہ کا ہے نہ ناقصہ کا۔

اور المصباح المنیر صفحہ ۱۶۲ میں ہے کہ (غیر دراصل صفت مشبہ ہے بروزنِ خیر) یہ بھی غلط ہے کہ (غیر) صفت مشبہ نہیں کیونکہ صفت مشبہ از قبیل مشتقات ہے جس کے لئے مشتق منہ ضروری۔ اور مشتق منہ ہے نہیں کیونکہ (غَـارَ یَغِیْرُ) کا مصدر (غَیْرًا) بمعنی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مُغَایَرَۃ) نہیں آتا۔ اور (غیر) بمعنی (مغایر) ہے تو پھر یہ صفت مشبہ کیسے ہو گیا (خیر) کے وزن پر ہونے سے یہ ضروری نہیں کہ صفت مشبہ ہو جائے ورنہ یہ مثل صادق آجائے گی، (جتنے کالے سب میرے باپ کے سالے)۔

پھر صفحہ ۱۶۳ پر آیت مذکورہ میں (الّا) کے بمعنی (غیر) ہونے پر یہ شبہ ذکر فرمایا کہ (الّا) کے بمعنی (غیر) ہونے پر موصوف اور صفت میں مطابقت حاصل نہ ہوگی کہ (آلھۃ) موصوف مؤنث ہے اور (غیر) مذکر۔

پھر اس شبہ کا جواب بایں طور ارقام فرماتے ہیں جواب اٰلِھَۃ میں جو ت یہاں پر موجود ہے وہ تانیث کے لئے نہیں ہے بلکہ اٰلِھَۃ فاعلۃ کے وزن پر صیغہ جمع ہے) یہ بہ چہار وجہ غلط ہے۔

اولاً اس لئے کہ (اٰلِھَۃ) کی (تا) سے تانیث کی نفی کرنا ان فاضل دیوبند کے سوا کسی سلیم العقل سے متصور نہیں۔

ثانیاً اس لئے کہ (اٰلِھَۃ) کو (فاعلۃ) کے وزن پر کہنا ایسے ہی شخص کی بات ہو سکتی ہے جس کا دماغی توازن صحیح نہ ہو۔ کیونکہ یہ بروزن (فاعلۃ) نہیں بلکہ بروزن (اَفْعِلَۃ) ہے جمع قلت۔

ثالثاً اس لئے کہ (فاعلۃ) جمع کا وزن نہیں تو اس وزن پر ہونے سے لفظ (اٰلِھَۃ) کا مذکر ہونا کیسے لازم آیا حتّٰی کہ صفت کے ساتھ تذکیر میں مطابقت ہو جائے۔ کیا جمع تکسیر مذکر ہوا کرتی ہے۔

ان دونوں فاضلان دیوبند کی شروح بسم اللہ کے ترجمہ سے لے کر یہاں تک ہیچو قسم اغلاط سے لبریز ہیں جن سے عربی مدارس کے طلبہ گمراہ ہو گئے۔ سچ ہے کہ

بہ ہمی مکتب وہ ہمی ملا
حال طفلان زبوں شدہ است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّاٰخِراً وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُجْتَبٰى.

تمام شد بتوفیقہ تعالیٰ وعونہ

فقیر سید غلام جیلانی

صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی، اندر کوٹ میرٹھ

۱۴ المحرم الحرام ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۷۷ء یوم چہار شنبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مآخذومراجع

ا۔ قرآن مجید
۲۔ مشکوٰۃ شریف
۳۔ ھمع الھوامع
۴۔ الفوائد الشافیہ
۵۔ حاشیۃ الصبان
۶۔ الرضی
۷۔ اشمونی شرح الالفیہ
۸۔ کافیہ
۹۔ الفوائد الضیائیہ للجامی
۱۰۔ حاشیۃ منتھی الادب
۱۱۔ المنجد الکبیر
۱۲۔ ترتیب ابو سعیدی
۱۳۔ کلیات امدادیہ
۱۵۔ تکملہ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی
۱۶۔ تیسر المبتدی
۱۷۔ کنز الایمان ترجمہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ
۱۸۔ محرم آفندی
۱۹۔ حواشی شرح رضی
۲۰۔ زلزلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ المصباح المنیر

۲۲۔ مہر منیر

۲۳۔ تحذیر الناس

۲۴۔ براہین قاطعہ

۲۵۔ جھد المقل

۲۶۔ حفظ الایمان

۲۷۔ اخبار دعوت

۲۸۔ اخبار نجات

۲۹۔ ترجمہ قرآن مولانا اشرف علی تھانوی

۳۰۔ ترجمۂ قرآن محمود الحسن دیوبندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
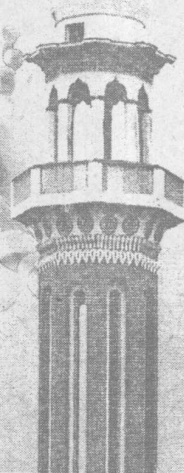
قابلِ مُطالعہ کتابیں
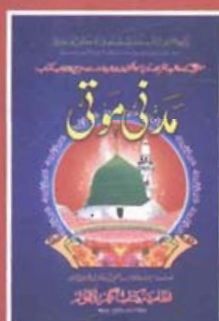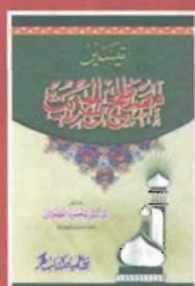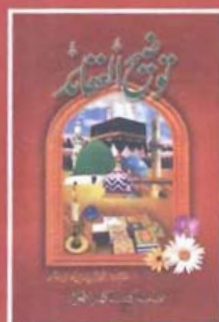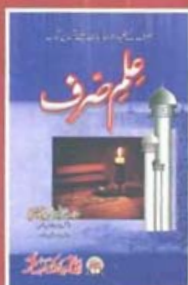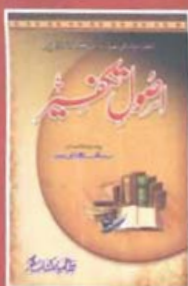
زبیدہ سنٹر۔ ۴۰ اردو بازار لاہور Cell:0301-4377868